e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 90 Monday , December 30 2024 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۹۰) لکھنؤ، بروز پیر ۳۰-دسمبر ۲۰۲۴ء مطابق ۲۷/جمادی الثانی ۱۴۴۶ھ صفحات-۸

مشہور شراب گھوٹالے میں ای ڈی کا 15 گھنٹے تک چھاپہ

رائے پور۔(یو این آئی) چھتیس گڑھ کے مشہور 2000 کروڑ روپے کے شراب گھوٹالہ معاملے میں انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے ہفتہ کو 15 گھنٹے تک پانچ مقامات پر چھاپے مارے، اس میں سابق ایکسائز منسٹر کاواسی لکھما، بیٹے ہریش لکھما اور ان سے وابستہ لوگوں کے ٹھکانے پر چھاپے مارے گئے۔اس دوران ای ڈی نے کچھ لوگوں کو حراست میں بھی لیا ہے۔منسٹر کاواسی اور ان کے بیٹے سمیت کچھ لوگوں کو سمن جاری کیا گیا ہے۔چھاپے کے دوسرے دن منسٹر کاواسی لکھما نے کہا کہ انہیں اوران کے بیٹے کو پیر کو پوچھ گچھ کے لئے بلایا گیا ہے۔انہوں نے کہا، ای ڈی کا چھاپہ سیاسی طور پر محرک ہے۔اسمبلی میں حکومت کے خلاف بولنے اور بڑے گھپلے کو بے نقاب کرنے پر چھاپہ مارا گیا ہے۔بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) بدنام کرنے کی سیاست کررہی ہے۔اے پی ترپاٹھی جیسے اہلکاروں نے مجھے اندھیرے میں رکھا۔میں ان پڑھ ہوں۔حکام نے گڑبڑی کی ہے۔

پٹنہ: بی پی ایس سی طلباء اور پولیس میں تصادم، لاٹھی چارج کا استعمال

پٹنہ۔بہار کے پٹنہ میں ایک بار پھر احتجاج کررہے طلباء پر پولیس نے لاٹھی چارج کردیا ہے۔ گاندھی میدان میں اجازت نہ ملنے کے باوجود بھی احتجاج پر بضد بی پی ایس سی امیدواروں نے اتوار (29 دسمبر) کو زبردست احتجاج کیا۔معاملے کی حساسیت کو دیکھتے ہوئے اتوار کو صبح سے ہی پورے گاندھی میدان کو پولیس چھاؤنی میں تبدیل کردیا گیا تھا۔صبح سے ہی حالات کو کنٹرول میں رکھنے کی کوشش کی گئی تھی۔لیکن شام ہوتے ہی حالات بے قابو ہوگئے جس کے بعد پولیس کو لاٹھی چارج کرنا پڑا۔واضح ہو کہ 25 دسمبر کو بھی پولیس کی جانب سے احتجاج کررہے طلباء پر لاٹھی چارج کیا گیا تھا جس میں کئی طلباء شدید طور پر زخمی ہوگئے تھے۔دراصل سبھی امیدوار شام ہوتے ہی پرشانت کشور کی سربراہی میں جے پی گولمبر کے راستے سی ایم ہاؤس جانے لگے۔راستے میں پولیس کی جانب سے احتجاجی طلباء کو روکنے کی کوشش کی گئی۔لیکن طلباء نے پولیس بیریکیڈنگ توڑ کر آگے بڑھنے کی کوشش کی۔

جنوبی کوریا میں طیارہ گر کر تباہ، 179 مسافروں کی موت

لینڈنگ کے دوران پہیے نہیں کھلے، ایئرپورٹ کی باؤنڈری سے ٹکرانے کے بعد دھماکہ، کئی دہائیوں کے سب سے بدترین فضائی حادثہ، جنوبی کوریا میں ایک ہفتہ کے قومی سوگ کا اعلان

سیول(ایجنسی) جنوبی کوریا کے موان ایئرپورٹ پر لینڈنگ کے دوران مسافر طیارے کو حادثہ پیش آیا، جس کے نتیجے میں 179 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔غیر ملکی خبر ایجنسی کے مطابق طیارے کو حادثہ لینڈنگ گیئر میں خرابی کے باعث پیش آیا۔طیارہ رن وے سے اتر کر اطراف میں لگی باڑ سے ٹکرا گیا، جس سے طیارے میں آگ لگ گئی۔حادثہ موان ایئرپورٹ پر پیش آیا، جو جنوبی کوریا کا ایک مصروف اور اہم ہوائی اڈہ ہے۔رپورٹ کے مطابق حادثے کا شکار مسافر طیارہ تھائی لینڈ کے شہر بنکاک سے واپس آرہا تھا۔طیارے میں 175 مسافر اور عملے کے 6 ارکان سوار تھے۔حادثے کے بعد دو افراد کو زندہ نکال لیا گیا جبکہ ایمرجنسی عملے نے فوری طور پر کارروائی کرتے ہوئے طیارے میں بھڑکنے والی آگ پر قابو پا لیا اور زخمیوں کو فوری طور پر قریبی اسپتال منتقل کردیا جن میں سے کچھ کی حالت تشویشناک ہے۔جنوبی کوریا کے قائم مقام صدر چوئی سانگ موک نے 29 دسمبر سے 4 جنوری تک ایک ہفتہ کے قومی سوگ کا اعلان کیا ہے۔صدر نے کہا کہ تمام سرکاری اور مقامی عہدیداروں کے دفاتر پر جھنڈے سرنگوں رہیں گے اور تمام سرکاری افسران کو اپنی وردیوں پر ماتمی بینڈز پہننے ہونگے۔ایوی ایشن حکام اور ماہرین نے حادثے کی وجوہات جاننے کے لیے تحقیقات شروع کردی ہیں۔ابتدائی رپورٹ میں لینڈنگ گیئر کی خرابی کو حادثے کی ممکنہ وجہ قرار دیا گیا ہے۔ایئرپورٹ انتظامیہ نے حادثے پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے متاثرین کے اہل خانہ سے اظہار ہمدردی کیا اور کہا کہ ایمرجنسی عملہ نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے آگ پر قابو پالیا اور زخمیوں کی فوری مدد کی گئی۔حادثے کی تحقیقات مکمل ہونے پر مزید تفصیلات جاری کی جائیں گی۔مسافروں کی فہرست اوران کے اہل خانہ کو اطلاع دینے کا عمل جاری ہے۔حکام نے ایئرلائنز کو حفاظتی معیارات پر عمل درآمد یقینی بنانے کی ہدایت دی ہے۔

وزارت ٹرانسپورٹیشن کے مطابق مسافروں میں تھائی لینڈ کے دو شہری بھی شامل ہیں جبکہ باقی کا تعلق جنوبی کوریا سے ہے۔جیجو ایئر لائن کے ترجمان نے بتایا کہ طیارہ بوئنگ 737-800 جیٹ تھا، حادثے کی تفصیلات بشمول اموات کی تعداد اور حادثے کی وجوہات معلوم کی جارہی ہیں، موان ایئرپورٹ پر تمام مقامی اور بین الاقوامی پروازیں منسوخ کردی گئی ہیں۔موان کے فائر چیف لی جنگ ہیون نے کہا کہ تفتیش کار ممکنہ عوامل کے طور پر پرندوں کے ٹکرانے اور موسمی حالات کا جائزہ لے رہے ہیں، یونہاپ نے ایئرپورٹ کے حکام کے حوالے سے بتایا کہ پرندوں کے ٹکرانے کی وجہ سے لینڈنگ گیئر میں خرابی ہوسکتی ہے۔نیوزون ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق، ایک مسافر نے اپنے ایک رشتہ دار کو پیغام بھیجا کہ پرندہ ونگ میں پھنس گیا ہے، اس شخص کا آخری پیغام یہ تھا کہ کیا مجھے اپنے آخری الفاظ کہنے چاہئیں؟

جنوبی کوریا کے قائم مقام صدر چوئی سانگ موک جائے حادثہ پر پہنچ گئے اور حکام کو سرچ آپریشن کے لیے ہر ممکن کوششیں کرنے کی ہدایت کی۔چوئی سانگ موک نے سوگوار خاندان کے افراد سے گہری تعزیت کا اظہار کیا اور انہیں ہر ممکن سرکاری امداد فراہم کرنے کی یقین دہانی کرائی۔اس سے قبل صدارتی دفتر نے اس حادثے پر حکومتی ردعمل پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے اعلیٰ سکریٹریز کا ہنگامی اجلاس طلب کیا تھا، دفتر نے بتایا کہ صدارتی چیف آف اسٹاف چنگ جن سک نے اجلاس کی صدارت کی اور دفتر نے قائم مقام صدر کو اجلاس کے نتائج کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔جیجو ایئر کے چیف ایگزیکٹو آفیسر (سی ای او) کم ای بے نے پریس بریفنگ کے دوران فضائی حادثے پر معافی مانگی ہے۔انہوں نے کہا کہ حادثے کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہوسکی ہے، طیارے کا حادثات کا کوئی ریکارڈ نہیں تھا اور نہ ہی خرابی کے ابتدائی آثار تھے۔کم ای بے نے کہا کہ ایئرلائن تفتیش کاروں کے ساتھ تعاون کرے گی اور سوگواروں کی مدد ہماری اولین ترجیح ہے۔

تھائی لینڈ کے ایئرپورٹس کے سربراہ کیراتی کیجاناوت نے کہا کہ طیارہ بنکاک کے سورن بھومی ایئرپورٹ سے روانہ ہوا تو کسی غیر معمولی حالت کی اطلاع نہیں ملی۔وزارت ٹرانسپورٹ کا کہنا ہے کہ جیجو ایئر کے زیر استعمال بوئنگ 737-800 طیارہ 2009 میں تیار کیا گیا تھا۔2005 میں قائم ہونے والی جیجو ایئر ایک کم لاگت ایئر لائن ہے جو متعدد مقامی پروازوں کے علاوہ جاپان، تھائی لینڈ اور فلپائن کے لیے بین الاقوامی روٹس پر آپریٹ کرتی ہے۔بوئنگ کی جانب سے ای میل کے ذریعے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ ہم پرواز 2216 کے حوالے سے جیجو ایئر سے رابطے میں ہیں اوران کی مدد کے لیے تیار ہیں، ہم اپنے پیاروں کو کھونے والے خاندانوں کے ساتھ گہری تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور ہماری ہمدردیاں مسافروں اور عملے کے ساتھ ہیں۔جنوبی کوریا کی وزارت ٹرانسپورٹیشن کے اعداد وشمار کے مطابق یہ حادثہ 1997 میں گوام میں کورین ایئر کے حادثے کے بعد جنوبی کوریا کی کسی بھی ایئرلائن کا بدترین حادثہ ہے جس میں 200 سے زائد افراد ہلاک ہوئے تھے۔واضح رہے کہ رواں ہفتے 25 دسمبر کو بھی ایک جان لیوا فضائی حادثہ پیش آیا تھا جب آذربائیجان ایئر لائنز کا مسافر طیارہ 67 افراد سمیت قازقستان میں گر کر تباہ ہوگیا، جہاز میں سوار 32 مسافروں کو بچالیا گیا تھا جن میں سے کئی افراد کی حالت تشویشناک تھی۔

سی ایم یوگی نے صدر اور نائب صدر کو مہاکمبھ کی دی دعوت

نئی دہلی۔اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اتوار کو صدر جمہوریہ ہند دروپدی مرمو اور نائب صدر جگدیپ دھنکھڑ سے الگ الگ ملاقات کی اور انہیں مہاکمبھ 2025 کے لئے مدعو کیا۔وزیر اعلیٰ نے مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن اور دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر ونے کمار سکسینہ کو بھی پریاگ راج میں ہونے والے مہاکمبھ-2025 کے لیے مدعو کیا۔یوگی آدتیہ ناتھ نے دعوت نامہ کے ساتھ مہاکمبھ 2025 کی علامت، کلش، مہاکمبھ سے متعلق لٹریچر، نئے سال کا ٹیبل کیلنڈر اور تمام معززین کو ڈائری بھی پیش کی۔آئندہ 13 جنوری سے 26 فروری 2025 تک پریاگ راج میں ہونے جارہے مہاکمبھ میں معززین کو مدعو کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ ہفتہ کو نئی دہلی پہنچے تھے۔ہفتہ کو انہوں نے سابق صدر رام ناتھ کووند، وزیر داخلہ امت شاہ، وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ، بی جے پی کے قومی صدر اور مرکزی وزیر صحت جگت پرکاش نڈا اور میزورم کے گورنر جنرل وی کے سنگھ سے ملاقات کی۔انہوں نے تمام معززین کو مہاکمبھ سے متعلق تحائف بھی پیش کئے۔یوگی آدتیہ ناتھ نے اپنے ایکس ہینڈل پر معززین کے ساتھ اپنی ملاقات کی تصویر پوسٹ کی اور انہیں وقت فراہم کرنے پر ان کا شکریہ ادا کیا۔واضح رہے کہ مہاکمبھ شروع ہونے میں کچھ وقت باقی ہے۔وزیر اعلیٰ یوگی اور ان کے وزراء مختلف ریاستوں کا دورہ کررہے ہیں اور مہاکمبھ کے لیے معززین اور عام لوگوں کو مدعو کررہے ہیں۔

حکومت کے رویہ سے ناراض کسانوں نے کیا پنجاب بند کا اعلان

امرتسر (ایجنسی) مرکزی اور ریاستی حکومت کے ذریعہ کسانوں کے مطالبات اور تحریک کو سنجیدگی سے نہیں لینے سے ناراض کسان تنظیموں نے 30 دسمبر کو پنجاب بند کا اعلان کردیا ہے۔کسان تنظیموں کے رہنماؤں کی طرف سے جاری کیے گئے بیان میں کہا گیا ہے کہ پیر کو صبح 7 بجے سے شام 4 بجے تک سڑک اور ریلوں کی آمد ورفت ٹھپ رہے گی۔یہ فیصلہ تین دن پہلے ہی کھنوری بارڈر پر کسان تنظیموں کی ہوئی میٹنگ میں کیا گیا تھا۔کسان تنظیموں کے کنوینر سرون سنگھ پنڈھیر نے کہا کہ کسان یونین کے رہنما کے اعلان کے مطابق صبح 7 بجے سے شام 4 بجے تک سڑکوں اور ریل لائنس پر چکہ جام رہے گا۔انہوں نے سرکاری اور نجی تنظیموں سے بھی کسانوں کی حمایت میں اپنے اداروں کو بند رکھنے کی گزارش کی ہے۔بند کے دوران صرف ایمرجنسی خدمات جیسے ایمبولنس، شادی کے گاڑی یا ایمرجنسی حالت میں کسی کو بھی گزرنے کی اجازت ہوگی۔پنڈھیر نے آگے کہا، بند کے بارے میں گرودواروں میں لاؤڈ اسپیکر کے توسط سے اعلان کیا جائے گا۔ہم نے مذہبی تنظیموں سے پیغام پھیلانے میں مدد کرنے کی اپیل کی ہے۔اس درمیان پنجاب بند کے سلسلے میں کے ایم ایم اور ایس کے ایم-این پی رہنماؤں نے اپنی حمایت دینے کی بات کہی ہے جبکہ کاروباری، ثقافتی، سماجی اور مذہبی تنظیموں نے بھی بند کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔30 دسمبر کی صبح دودھ کی سپلائی بند کردی جائے گی اور سبزی منڈیاں شام 4 بجے کے بعد ہی کھلیں گی۔اس کا مطلب ہے کہ 30 دسمبر کو شام 4 بجے تک دودھ اور سبزیوں کی سپلائی نہیں ہوگی۔وہیں دوسری طرف خبر ہے کہ کسان رہنما جگجیت سنگھ ڈلیوال کی بھوک ہڑتال 34 ویں دن میں ہے اور ڈاکٹروں کے مطابق ان کا بلڈ پریشر کم ہوکر 88/59 ہوگیا ہے۔واضح ہو کہ بدھ کی شام سے ڈلیوال تیز تپ کی وجہ سے پانی نہیں پی پا رہے ہیں جس سے ان کی حالت مزید بگڑتی جارہی ہے۔

نیدرلینڈز کیلئے اڑان بھرنے والا طیارہ ہنگامی لینڈنگ میں رن وے سے اتر گیا

ایک دن میں تیسرا فضائی حادثہ

اوسلو۔(ایجنسی) ناروے سے نیدرلینڈز جانے والا مسافر طیارہ اتوار کو ہنگامی لینڈنگ کے دوران رن وے سے اتر گیا، یہ 24 گھنٹوں میں طیارہ حادثے کا تیسرا واقعہ تھا جب کہ اس سے قبل جنوبی کوریا میں طیارہ تباہ ہونے سے 179 افراد ہلاک ہوگئے، اس کے علاوہ ایئر کینیڈا کی ایک پرواز نے بھی ہنگامی لینڈنگ کی۔غیر ملکی خبر رساں ادارے اناطولی کی رپورٹ کے مطابق ایک بوئنگ طیارہ اوسلو تورپ سینڈیف جورڈ ہوائی اڈے پر رن وے سے اتر گیا، اوسلو ہوائی اڈے سے اڑان بھرنے کے فوری بعد پرواز کو اس طرف رخ موڑ دیا گیا تھا۔نیوز پورٹل اے پی 7 اے ایم ڈاٹ کام نے بتایا کہ پائلٹس نے طیارے کو ہنگامی لینڈنگ کے لیے اوسلو سے 110 کلومیٹر دور واقع ہوائی اڈے کی طرف موڑنے کا فیصلہ کیا۔گرچہ طیارہ بحفاظت نیچے اتر گیا لیکن رن وے پر پھسل گیا اور رن وے سے متصل گھاس والے علاقے میں جا کر رک گیا، میڈیا رپورٹ میں واقعے کی وجہ ہائیڈرولک سسٹم کی خرابی بتائی گئی۔رپورٹ میں مزید کہا گیا کہ جہاز میں سوار 176 مسافروں اور عملے کے 6 ارکان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا جب کہ واقعے کی تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔اناطولی کی رپورٹ کے مطابق اس سے قبل ہی ایئر کینیڈا کی پرواز کو ہفتے کی رات لینڈنگ گیئر میں خرابی کا سامنا کرنے کے بعد ہیلی فیکس اسٹین فیلڈ انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر ہنگامی لینڈنگ کرنا پڑی۔

’آئین ہمارے لیے گائیڈنگ لائٹ‘

قدیم تامل زبان کی توسیع ہندوستان کا فخر ہے، پروگرام من کی بات میں پی ایم مودی کا خطاب

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کو اس سال کی اپنی آخری من کی بات کی۔اس دوران من کی بات کے 117 ویں خطاب میں پی ایم مودی نے آئین کو ملک کی رہنمائی کی روشنی قرار دیا۔پی ایم مودی نے مہاکمبھ کا بھی ذکر کیا۔انہوں نے کہا کہ 26 جنوری 2025 کو ہمارے آئین کو نافذ ہوئے 75 سال ہو جائیں گے۔یہ ہم سب کے لیے بڑے فخر کی بات ہے۔ہمارے آئین سازوں نے جو آئین ہمارے حوالے کیا ہے وہ وقت کی کسوٹی پر کھرا ہے۔آئین ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔آئین کی وجہ سے میں آج آپ سے بات کرنے کے قابل ہوں۔وزیر اعظم نریندر مودی نے من کی بات کے 117 ویں ایپی سوڈ میں کہا، 13 جنوری سے پریاگ راج میں مہاکمبھ کا انعقاد ہونے جارہا ہے۔اس وقت سنگم کے کنارے پر زبردست تیاریاں جاری ہیں۔جب ہم کمبھ میں شرکت کریں، تو سماج میں بدامنی، تقسیم اور نفرت کو ختم کرنے کا عہد کریں۔

کمبھ ایونٹ میں پہلی بار اے آئی چیٹ بوٹ کا استعمال کیا جائے گا۔کمبھ سے متعلق تمام قسم کی معلومات اے آئی چیٹ بوٹ کے ذریعے 11 ہندوستانی زبانوں میں دستیاب ہوں گی۔کہیں کوئی تفریق نہیں، کوئی بڑا نہیں، کوئی چھوٹا نہیں۔اسی لیے ہمارا کمبھ بھی اتحاد کا مہاکمبھ ہے۔عقیدت مندوں کو ان کے موبائل فون پر حکومت سے منظور شدہ ٹور پیکجز، رہائش اور ہوم اسٹے کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں گی۔پی ایم مودی نے مزید کہا کہ مہاکمبھ کی خاصیت صرف اس کی وسعت میں ہی نہیں ہے، کمبھ کی خاصیت اس کے تنوع میں بھی ہے۔اس تقریب میں کروڑوں لوگ جمع ہوتے ہیں۔لاکھوں اولیاء، ہزاروں روایات، سیکڑوں فرقے، کئی اکھاڑے، ہر کوئی اس تقریب کا حصہ بنتا ہے۔کہیں کوئی تفریق نہیں، کوئی بڑا نہیں، کوئی چھوٹا نہیں۔تنوع میں اتحاد کا ایسا منظر دنیا میں کہیں اور دیکھنے کو نہیں ملے گا۔وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا، ڈیجیٹل نیویگیشن کی مدد سے، آپ مہاکمبھ 2025 میں مختلف گھاٹوں، مندروں اور سادھوؤں کے اکھاڑوں تک پہنچ سکیں گے۔یہی نیویگیشن سسٹم آپ کو پارکنگ کی جگہوں تک پہنچنے میں بھی مدد دے گا۔پورے میلا علاقے کو اے آئی سے چلنے والے کیمروں سے کوور کیا گیا ہے اگر کوئی کمبھ کے دوران اپنی فیملی سے بچھڑ جائے تو یہ کیمرے اسے تلاش کرنے میں مدد کریں گے۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ دنیا میں ملک کی قدیم ترین زبان تمل بولنے والوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور یہ ہندوستان کے فخر کی علامت ہے۔مسٹر مودی نے اتوار کو آل انڈیا ریڈیو پر نشر ہونے والے اپنے ماہانہ پروگرام من کی بات میں کہا کہ یہ ہمارے لیے بڑے فخر کی بات ہے کہ دنیا کی سب سے قدیم زبان تمل ہے اور ہر ہندوستانی کو اس پر فخر ہے۔انہوں نے کہا "دنیا بھر کے ممالک میں اسے سیکھنے والوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ ہندوستان اگلے سال 5 سے 9 فروری 2025 تک پہلی بار ورلڈ آڈیو ویژول انٹرٹینمنٹ سمٹ (ویوز) کی میزبانی کرے گا۔ویوز سمٹ کا موازنہ ڈیووس جیسے عالمی پروگراموں سے کرتے ہوئے وزیر اعظم نے اس بات کو اجاگر کیا "دنیا کے سامنے ہندوستان کی تخلیقی صلاحیتوں کو ظاہر کرنے کا ایک بہت بڑا موقع ہے۔میڈیا اور انٹرٹینمنٹ انڈسٹری کے ساتھ ساتھ دنیا بھر سے تخلیقی ذہن بھی ہندوستان میں جمع ہوں گے۔یہ سمٹ ہندوستان کو عالمی مواد کی تخلیق کا مرکز بنانے کی سمت میں ایک اہم قدم ہے۔"

فتح پور میں نوجوان کا ہنگامہ، پولیس ٹیم پر حملہ، 4 کانسٹیبل زخمی

فتح پور: یوپی کے فتح پور میں ایک نوجوان کا ہائی وولٹیج ڈرامہ دیکھنے میں آیا ہے۔ایک نوجوان نے ٹرک ڈرائیور سے ڈکیتی کی اطلاع پر پہنچنے والی پولیس ٹیم پر حملہ کردیا۔حملہ کرنے والے نوجوان کو قابو کرنے کی کوشش میں چار کانسٹیبل زخمی ہوگئے۔ملزم نوجوان کو تھانے لے جایا گیا۔زخمی فوجیوں کا ضلع اسپتال میں طبی معائنہ کیا گیا ہے۔یہ واقعہ ہفتہ کی شام ضلع کے لالولی تھانہ علاقہ کے احمت پور میں پیش آیا۔بتایا جارہا ہے کہ بندہ ضلع کے کوتوالی تھانہ لاما کا رہنے والا ٹرک ڈرائیور کملیش فتح پور سے بنڈکی کے راستے باندا جارہا تھا۔احمت پور موڑ کے قریب موٹر سائیکل ٹرک سے ٹکرا گئی۔کیرتی کھیڑا لالولی کے رہنے والے بائک سوار اومکار سونکر نے ٹرک کو روکا اور ڈرائیور سے بائک ٹھیک کرنے کو کہا، جب ڈرائیور کملیش اور ہیلپر روی کمار نے انکار کیا تو بائک سوار نے جھگڑا کیا اور جیب سے تین ہزار روپے نکال لیے۔موٹر سائیکل سوار نے اینٹ اور پتھر سے ٹرک کا اگلا شیشہ اور وائپرز توڑ ڈالے۔ڈرائیور کی اطلاع پر پی آر وی 1168 کی پولیس ٹیم موقع پر پہنچ گئی، ٹیم میں چیف کانسٹیبل ریاض الحق، کانسٹیبل ریاضت، نریندر کمار اور کوشل شامل تھے۔

وزیر اعلی کی رہائش گاہ میں شیولنگ ہے، اسے کھودا جائے

ایس پی سربراہ نے سنبھل سمیت کئی اضلاع میں جاری کھدائی کو لے کر سی ایم یوگی کو نشانہ بنایا

لکھنؤ: ایس پی سربراہ اکھلیش یادو نے اتر پردیش کے سنبھل سمیت کئی اضلاع میں جاری کھدائی کو لے کر سی ایم یوگی کو نشانہ بنایا ہے۔اکھلیش یادو نے طنز کرتے ہوئے کہ ریاست بھر میں کئی جگہوں پر کھدائی جاری ہے۔وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ میں شیولنگ ہے، وہاں بھی کھدائی کی جائے۔یادو نے کہا کہ صحافی آگے بڑھیں اور میں پیچھے جاؤں گا، تاکہ آپ لوگ بھاگ نہ سکیں۔اکھلیش یادو نے کہا کہ سی ایم یوگی کو اپنی لکیریں دکھانی چاہیے کہیں ان کے ہاتھ میں ترقی نہیں بلکہ تباہی کی لکیریں تو نہیں ہیں۔

ایس پی صدر اکھلیش یادو نے یوگی حکومت پر شدید حملہ بولا۔اکھلیش یادو نے کہا کہ ہمیں ریاست کے لوگوں کے مستقبل کے لیے مل کر کام کرنا چاہیے۔آج کی نسل کو روزگار کی ضرورت ہے، ہر نوجوان کو کام کرنا چاہیے۔آگرہ کی سڑکیں ملک اور دنیا کی بہترین سڑکوں میں شمار ہوتی ہیں۔سخوئی اور میراج طیاروں کا ٹچ ڈاؤن بھی کیا گیا۔بعد میں جس سڑک پر وزیر اعظم کا طیارہ اترا وہ بھی ایس پی حکومت کا ڈیزائن تھا۔جرمنی کے سفر کے دوران، میں نے وہاں کا ڈیزائن دیکھا اور اسے یوپی میں بنایا۔آگرہ میں ملک کا بہترین میوزیم بننے جارہا تھا۔ایس پی حکومت کے جانے کے بعد بھی کام جوں کا توں ہے۔

ایس پی سپریمو اکھلیش یادو نے کہا کہ دنیا کہاں پہنچ گئی ہے اور ہم کہاں الجھے ہوئے ہیں۔ہمیں ووٹنگ سسٹم پر اعتماد پیدا کرنا ہوگا۔ویسے بھی ہم ان دنوں آزاد ہیں۔انہوں نے دعویٰ کیا کہ یوپی میں 2027 میں اقتدار کی تبدیلی ہوگی اور اکھلیش یادو 2027 میں وزیر اعلیٰ بنیں گے۔جرمنی میں سپریم کورٹ نے ای وی ایم پر پابندی لگا دی ہے۔ہم ہار سکتے ہیں لیکن ہمیں یقین ہونا چاہیے کہ ہم ہار چکے ہیں، جیتنے والے کو یقین ہونا چاہیے کہ وہ جیت گیا ہے۔جیتنے والوں کے چہرے اداس رہتے ہیں جس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ کوئی دھاندلی ہوئی ہے۔

اکھلیش نے کہا، ہم مہاکمبھ میں تنظیم کے ساتھ ہیں۔ہم نے جو مسائل اٹھائے ہیں حکومت نے ان کی حقیقت کی جانچ نہیں کی۔یوگی حکومت پر حملہ کرتے ہوئے ایس پی لیڈر اکھلیش یادو نے کہا کہ اگر ہمارے کارکنوں کے خلاف کیس درج کیا گیا تو ہم کمبھ کو بے نقاب کریں گے۔ہمارے صحافیوں نے حقیقت کی جانچ کرائی ہے۔کمبھ میں دعوتیں نہیں دی جاتیں، لوگ عقیدت سے آتے ہیں۔کیا آنے والے کروڑوں لوگ مدعو ہیں؟ یہ تو ہم نے اپنے مذہب میں پڑھا ہے لیکن یہ حکومت مختلف قسم کی ہے۔

انہوں نے کہا کہ کمبھ سے پہلے گنگا ایکسپریس وے کہاں کام کرے گا؟ سی ایم یوگی پر حملہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان کے ہاتھ میں ترقی کی نہیں تباہی کی لکیریں ہیں۔انہوں نے کہا، جب سے کھدائی جاری ہے مجھے کچھ یاد آرہا ہے۔وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ میں شیولنگ ہے، اس کی بھی کھدائی ہونی چاہیے۔میرا یقین ہے کہ وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ کی کھدائی ہونی چاہیے۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ راج بھون کے باہر تعمیر ہو رہی ہے، کیا اس کا نقشہ دستیاب ہے وہاں بلڈوزر کب چلے گا؟

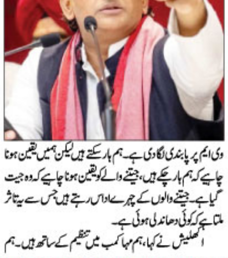

(تفصیلی خبر صفحہ آخر پر)

دھلی میں عام آدمی پارٹی کی اسکیم پر سیاست گرم

ایل جی کی تحقیقات کی چلی تلوار، کئی پہلوؤں کی جانچ کا حکم

نئی دہلی۔دہلی میں عام آدمی پارٹی کی اسکیم پر سیاست گرم ہوگئی ہے۔اس اسکیم کو شروع ہوئے بمشکل آٹھ دن گزرے ہیں اور اس کی جانچ پڑتال کی جارہی ہے۔دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر نے 'مہیلا سمان یوجنا' کی تحقیقات کا حکم دیا ہے۔کانگریس لیڈر سندیپ دکشت کی شکایت کا نوٹس لیتے ہوئے لیفٹیننٹ گورنر وی کے سکسینہ نے چیف سکریٹری کو ہدایت دی ہے کہ وہ مکھیہ منتری مہیلا سمان یوجنا کے تحت رجسٹریشن سے متعلق الزامات کی تحقیقات کریں۔جیسے ہی آرڈر کی کاپی سامنے آئی، کیجریوال نے اس کا جواب دیا۔انہوں نے واضح طور پر کہا کہ بی جے پی اور کانگریس نہیں چاہتیں کہ خواتین کے لیے اس اسکیم کو لاگو کیا جائے۔یعنی سیاسی کارڈ پھینکتے ہوئے کیجریوال نے کہا کہ اگر ان کی پارٹی اقتدار میں نہیں آتی ہے تو بی جے پی-کانگریس اس منصوبے کو روک دے گی۔اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب دہلی انتخابات کے قریب ہے تو کیجریوال کو اب دہلی کی خواتین کیوں یاد آئیں؟ کانگریس اور بی جے پی بھی کیجریوال کی اس بساط کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔اس لیے دونوں نے عام آدمی پارٹی پر شدید حملہ کیا۔جس معاملے کو کیجریوال نے ڈھال بنایا۔عام آدمی پارٹی نے جس کارڈ کے ذریعے دہلی انتخابات جیتنے کی حکمت عملی بنائی اس کی ایل جی نے تحقیقات کا حکم دے دیا۔ایل جی نے عام آدمی پارٹی کی 2100 روپے کی خواتین کی اسکیم کی تحقیقات کا حکم دیا ہے۔دہلی کے چیف سکریٹری اور ڈویژنل کمشنر کو لکھے الگ الگ خطوط میں ایل جی نے تین چیزوں پر روشنی ڈالی ہے۔پہلی یہ کہ عام آدمی پارٹی کی 2100 روپے کی مہیلا سمان یوجنا کی تحقیقات کی جائے۔دوسری بات یہ کہ کانگریس لیڈر سندیپ دکشت نے الزام لگایا تھا کہ پنجاب کی انٹیلی جنس پولیس ان کے گھر پہنچی ہے اس کی تحقیقات ہو اور تیسری بات یہ ہے کہ پنجاب سے دہلی انتخابات میں پیسہ منتقل ہونے کی تحقیقات کی جائے۔

یونیسیف نے 2024 کو تنازعات کا شکار بچوں کیلئے تاریخ کا بدترین سال قرار دیا

جینوا:(ایجنسی)۔اقوام متحدہ کے ادارہ برائے اطفال (یونیسیف) نے سال 2024 کو تنازعات کا شکار بچوں کے لیے تاریخ کا بدترین سال قرار دے دیا۔ڈان اخبار کی رپورٹ کے مطابق یونیسیف کے تازہ ترین دستیاب اعداد وشمار اور موجودہ عالمی رجحانات کے جائزے کے مطابق 2024 میں دنیا بھر میں بچوں پر مسلح تنازعات کے اثرات تباہ کن اور ممکنہ طور پر ریکارڈ سطح پر پہنچ گئے۔ایک اندازے کے مطابق پہلے سے کہیں زیادہ بچے یا تو جنگ زدہ علاقوں میں رہ رہے ہیں یا تنازعات اور تشدد کی وجہ سے زبردستی بے گھر ہو رہے ہیں۔یونیسیف نے ہفتے کو کہا ہے کہ تنازعات سے متاثرہ بچوں کی ریکارڈ تعداد کو حقوق کی پامالی کا سامنا ہے، جن میں ہلاک اور زخمی ہونا، اسکول نہ جانا، زندگی بچانے والی ویکسینز سے محروم ہونا اور شدید غذائی قلت کا شکار ہونا شامل ہیں۔اس تعداد کے صرف بڑھنے کا خدشہ ہے، تنازعات کی وجہ سے دنیا بھر میں انسانی ضروریات کا تقریباً 80 فیصد حصہ متاثر ہوتا ہے، جس کی وجہ سے صاف پانی، خوراک اور صحت کی دیکھ بھال سمیت ضروری اشیا تک رسائی متاثر ہوتی ہے۔عالمی سطح پر 47 کروڑ 30 لاکھ سے زیادہ بچے (ہر 6 میں سے ایک سے زیادہ) اب تنازعات سے متاثرہ علاقوں میں رہ رہے ہیں، دنیا کو دوسری جنگ عظیم کے بعد سب سے زیادہ تنازعات کا سامنا ہے۔جنگ زدہ علاقوں میں رہنے والے بچوں کی تعداد 1990 کی دہائی میں تقریباً 10 فیصد تھی جو بڑھ کر آج تقریباً 19 فیصد ہو گئی ہے۔2023 کے اختتام تک تنازعات اور تشدد کی وجہ سے 4 کروڑ 72 لاکھ بچے بے گھر ہو چکے تھے جبکہ 2024 کے رجحانات ہیٹی، لبنان، میانمار، ریاست فلسطین اور سوڈان میں تنازعات میں شدت کے باعث اضافی نقل مکانی کی نشاندہی کرتے ہیں۔دنیا کی کل آبادی میں بچوں کی تعداد 30 فیصد ہے تاہم پناہ گزینوں کی آبادی کا اوسطاً 40 فیصد اور اندرون ملک بے گھر ہونے والے افراد کی تقریباً 49 فیصد آبادی بچوں پر مشتمل ہے، تنازعات سے متاثرہ ممالک میں اوسطاً ایک تہائی سے زیادہ آبادی (34.8 فیصد) غریب ہے جبکہ تنازعات سے پاک ممالک میں یہ شرح صرف 10 فیصد ہے۔یونیسیف کی ایگزیکٹیو ڈائریکٹر کیتھرین رسل کا کہنا ہے کہ متاثرہ بچوں کی تعداد اور ان کی زندگیوں پر پڑنے والے اثرات کے لحاظ سے 2024 یونیسیف کی تاریخ میں تنازعات کا شکار بچوں کے لیے بدترین سالوں میں سے ایک رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ 'پرامن مقامات پر رہنے والے بچے کے مقابلے میں تنازعات زدہ علاقے میں پروان چڑھنے والے بچے کے لیے اسکول سے محرومی، غذائی قلت کا شکار ہونے یا گھر سے زبردستی بے دخل کیے جانے کا امکان بہت زیادہ ہوتا ہے، یہ نیا معمول نہیں ہونا چاہیے'۔انہوں نے مزید کہا کہ 'ہم بچوں کی ایک نسل کو دنیا کی بے قابو جنگوں کے لیے کولیٹرل ڈیمج بنانے کی اجازت نہیں دے سکتے۔جنگی علاقوں میں بچوں کو روزانہ بقا کی جدوجہد کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو انہیں بچپن سے محروم کر دیتی ہے'۔کیتھرین رسل نے مزید کا کہ 'ان بچوں کے اسکولوں پر بمباری کی جاتی ہے، گھر تباہ کر دیے جاتے ہیں، اور خاندانوں کو توڑ دیا جاتا ہے، وہ نہ صرف تحفظ اور زندگی کو برقرار رکھنے والی بنیادی ضروریات سے محروم ہو جاتے ہیں بلکہ کھیلنے، سیکھنے اور صرف بچہ بننے کا موقع بھی کھو دیتے ہیں، دنیا ان بچوں کو ناکام بنا رہی ہے'۔انہوں نے کہا کہ 'جب ہم 2025 کی طرف دیکھ رہے ہیں، تو ہمیں اس لہر کو بدلنے اور بچوں کی زندگیوں کو بچانے اور بہتر بنانے کے لئے مزید کام کرنا ہوگا'۔تازہ ترین دستیاب اعداد وشمار کے مطابق 2023 سے اقوام متحدہ نے 22 ہزار 557 بچوں کے خلاف ریکارڈ 32 ہزار 990 سنگین خلاف ورزیوں کی تصدیق کی، جو سلامتی کونسل کی نگرانی شروع ہونے کے بعد سے سب سے زیادہ تعداد ہے۔خواتین اور لڑکیوں کے لیے صورتحال خاص طور پر تشویش ناک ہے، تنازعات کے ماحول میں عصمت دری اور جنسی تشدد کی وسیع پیمانے پر اطلاعات ہیں۔جنگ زدہ علاقوں میں تعلیم بری طرح متاثر ہوئی ہے، ایک اندازے کے مطابق جنگ سے متاثرہ ممالک میں 5 کروڑ 20 لاکھ سے زائد بچے اسکولوں سے باہر ہیں، تعلیمی انفرااسٹرکچر کی تباہی اور اسکولوں کے قریب عدم تحفظ نے ان علاقوں میں بچوں کی تعلیم کے لیے پہلے سے ہی سنگین صورتحال کو بڑھا دیا ہے۔تنازعات زدہ علاقوں میں بچوں میں غذائیت کی کمی بھی خطرناک حد تک بڑھ گئی ہے، کیونکہ تنازعات اور مسلح تشدد متعدد ہاٹ سپاٹ میں بھوک کے بنیادی محرکات، خوراک کے نظام میں خلل ڈالنے، آبادیوں کو بے گھر کرنے اور انسانی ہمدردی کی رسائی میں رکاوٹ کا باعث بنے ہوئے ہیں۔تنازعات بچوں کی بنیادی صحت کی دیکھ بھال تک رسائی پر بھی تباہ کن اثرات مرتب کر رہے ہیں، ویکسین نہ لگوانے والے اور کم ویکسین لگوانے والے تقریباً 40 فیصد بچے ایسے ممالک میں رہتے ہیں جو جزوی یا مکمل طور پر تنازعات سے متاثر ہیں۔تنازعات کا بچوں کی ذہنی صحت پر بھی بہت بڑا اثر پڑتا ہے، تشدد، تباہی اور اپنے پیاروں کو کھونے کا خطرہ بچوں میں ڈپریشن، ڈراؤنے خواب اور سونے میں دشواری، جارحانہ یا پیچھے ہٹنے والے رویے، اداسی اور خوف جیسے ردعمل کے ذریعے ظاہر ہو سکتا ہے۔تنازعات کا بچوں کی ذہنی صحت پر بھی بہت بڑا اثر پڑتا ہے، تشدد، تباہی اور پیاروں کا کھو جانا بچوں میں ڈپریشن، ڈراؤنے خواب اور سونے میں دشواری، جارحانہ یا پیچھے ہٹنے والے رویے، اداسی اور خوف جیسے ردعمل کے ذریعے ظاہر ہو سکتا ہے۔

ٹرمپ خاموش

ایلون مسک کی منتخب صدر کے حامیوں سے جھڑپیں جاری

واشنگٹن:(ایجنسی)۔دنیا کے امیر ترین شخص ایلون مسک نے جمعہ کی رات غیر ملکی ٹیک ورکرز کے لیے H-1B ویزا پروگرام کے دفاع کے لیے لڑائی میں جانے کے عزم کا اظہار کر دیا اور اپنے کچھ ریپبلکن مخالفین کو شیطان اور نافرمان نسل پرست قرار دے دیا۔گزشتہ 48 گھنٹوں کے دوران ریپبلکن پارٹی کے اندر پھوٹ ڈالنے والی یہ لڑائی اب ایک اہم موڑ پر پہنچ گئی ہے۔نومنتخب صدر ٹرمپ کے حامی ارب پتیوں کے نو لبرل ٹیک اتحاد نے ان کی پوری روایتی بنیادیوں کو نشانہ بنا ڈالا ہے۔ٹرمپ، جواب تک اس تقسیم کے بارے میں خاموش رہے ہیں، ایک طرف اپنے امیر ترین اور طاقتور مشیروں کے درمیان تیزی سے گہرے ہوتے ہوئے تنازع کا سامنا کر رہے ہیں تو دوسری طرف انہیں صدارت تک پہنچانے والے لوگوں کے درمیان جھگڑے کو بھی دیکھ رہے ہیں۔یہ جھڑپیں گزشتہ اتوار کو شروع ہوئیں۔ٹرمپ نے وینچر کیپیٹلسٹ سریرام کرشنن کو مصنوعی ذہانت کے مشیر کے طور پر منتخب کیا تو اس کے خلاف تنقید شروع ہوگئی۔امیگریشن کے خلاف اور بھارت مخالف تنقید سامنے آئی۔معاملہ جمعرات کو ایک مکمل تنازع کی طرف بڑھ گیا جب ایلون مسک کے اتحادی اور DOGE کے شریک چیئر ویویک راماسوامی نے امریکہ کی "اوسطیت" کے کلچر پر تنقید کرنے کے لیے "ایکس" پر پوسٹ کی۔مسک نے راماسوامی کا دفاع کیا تو دونوں فریقوں نے لفظوں کی تلخ جنگ شروع کر دی۔معہ کی سہ پہر ایلون مسک نے اپنے موقف پر زور دیا اور کہا کہ MAGA کے پیروکار جنہوں نے امیگریشن اور ٹیک کمیونٹی پر تنقید جاری رکھی وہ "قابل نفرت بیوقوف" تھے۔انہوں نے بعد میں واضح کیا کہ وہ "نسل پرستوں" کے بارے جاؤ اور جہنم میں جاؤ۔میں اس مسئلے پر جنگ لڑوں گا جسے آپ بالکل نہیں سمجھ سکتے۔انہوں نے ایک الگ پوسٹ میں یہ بھی کہا کہ میں نے امریکہ میں میرٹ کو برقرار رکھنے کے لیے اپنے خون کے آخری قطرے تک لڑنے کا عہد کیا ہے۔مسک کی پچھلی پوسٹوں کی طرح جس میں انہوں نے راماسوامی کا دفاع کیا اور اپنے مخالفین کی مذمت کی تھی، ٹرمپ کے دیگر حامیوں نے مسک کے H-1B پروگرام کے دفاع کے عہد پر اچھا ردعمل ظاہر نہیں کیا۔دائیں بازو کی مبصر لورا لومر نے لکھا کہ خدا صدر ٹرمپ کو برکت دے اور انہیں ان لوگوں سے بچائے۔انہوں نے مسک پر انہیں سنسر کرنے کی کوشش کرنے کا الزام بھی لگایا۔اس معاملے پر ٹرمپ کی خاموشی کے باوجود ان کے اردگرد موجود لوگ بیانات دے رہے ہیں۔آن لائن مارکیٹ پلیس پبلک سکوائر، جس کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں ڈونلڈ ٹرمپ جونیئر شامل ہیں، کے سی ای او مائیکل سیفر نے جمعہ کو سوشل میڈیا پر کہا کہ H-1B پروگرام امریکی کارکنوں کی زندگیوں کو تباہ کر رہا ہے۔سٹیو بینن جو ٹرمپ کے حلقے میں سب سے پرانی آوازوں میں سے ایک ہیں نے اس ہفتے اپنے شو میں ایچ 18 کے خلاف بات کرنے کے لیے کئی مہمانوں کو بلایا۔

کمرے کے ایئر کنڈیشن کی خرابی اور بم دھماکہ

تہران میں ھنیہ کے قتل کی نئی تفصیلات

تل ابیب:(ایجنسی)۔اسرائیلی چینل 12 نے گذشتہ جولائی کے آخر میں تہران میں حماس کے رہ نما اسماعیل ہنیہ کے قتل کے بارے میں نئی معلومات کا انکشاف کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہیں ان کے کمرے میں رکھے گئے بم سے قتل کیا گیا۔یہ بم اس طرح نصب کیا گیا تھا کہ اس سے کسی اور کی جان نہ جائے۔اس بم کا نشانہ اسماعیل ھنیہ تھے جو ایران کے نومنتخب صدر مسعود پزشکیان کی تقریب حلف برداری کے موقعے پر تہران میں تھے۔اسرائیلی چینل 12 جسے اسرائیلی ملٹری انٹیلی جنس نے آپریشن کی تفصیلات کے بارے میں نئی اور حساس معلومات شائع کرنے کی اجازت دی ہے نے اپنی رپورٹ میں مزید کہا کہ "ھنیہ کو کئی بار تہران میں اپنی رہائش گاہ پر جاتے اور ایک ہی کمرے میں رہتے ہوئے دیکھا گیا تھا۔ہنیہ کے قتل کی رات ان کے کمرے میں ایئر کنڈیشنر خراب ہو گیا، ایئر کنڈیشن کی خرابی کے بعد اسرائیل کو لگا کہ وہ ھنیہ کے قتل کا مشن منسوخ کر دے گا، لیکن ایرانیوں نے اسے ٹھیک کر دیا"۔چینل نے اشارہ کیا کہ "ھنیہ کا قتل انٹیلی جنس کی تاریخ کا سب سے خطرناک اور حساس واقعہ تھا۔وہ اسرائیل پر حملے کی منصوبہ بندی کرنے والوں میں سے ایک تھے"۔تقریباً پانچ ماہ بعد اسرائیل نے ایرانی دارالحکومت تہران میں ہونے والے اس قتل کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے تسلیم کیا کہ ہنیہ کو اس نے قتل کیا تھا۔اسرائیلی وزیر دفاع یسرائیل کاٹز نے گذشتہ پیر کو پہلے عوامی اعتراف میں کہا تھا کہ ہنیہ کے قتل کے پیچھے اسرائیل کا ہاتھ تھا۔انہوں نے کہا کہ "ہم حوثیوں پر سخت حملہ کریں گے، ان کے اسٹریٹجک انفراسٹرکچر کو نشانہ بنائیں گے اور ان کے رہ نماؤں کے سر قلم کریں گے، جیسا کہ ہم نے تہران میں ہنیہ، غزہ میں یحییٰ سنوار اور لبنان میں حسن نصر اللہ کا قتل کیا۔اب ہم یہ کام الحدیدہ اور صنعا میں کریں گے۔

غزہ کا کمال عدوان ہسپتال 'اب خالی' ہے: عالمی ادارۂ صحت

غزہ:(ایجنسی)۔عالمی ادارۂ صحت (ڈبلیو ایچ او) نے ہفتے کے روز کہا، اسرائیلی فوج کے حملے کے بعد کمال عدوان ہسپتال "اب خالی" ہے۔حملے کے نتیجے میں شمالی غزہ میں صحت کا آخری بڑا مرکز خدمات انجام دینے سے محروم قاصر ہوگیا۔ڈبلیو ایچ او نے کہا کہ جمعہ کے چھاپے کے بعد سے ہسپتال میں "خوف کا عالم" تھا۔ادارے نے کہا، "ہسپتال دوبارہ میدان جنگ بن گئے ہیں" اور شمالی غزہ میں صحت کے بڑی سہولت "جواب دے گئی ہے"۔اقوام متحدہ کے ادارۂ صحت نے ایک بیان میں کہا، "نظامِ صحت کو منظم طریقے سے ختم کرنے اور شمالی غزہ پر 80 دنوں سے زائد محاصرے کے باعث علاقے میں موجود باقی 000,75 فلسطینیوں کی زندگیوں کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔"اسرائیل کی فوج نے ایک بیان میں دعویٰ کیا ہے کہ اکتوبر میں شمالی غزہ میں وسیع تر کارروائیاں شروع کرنے کے بعد سے یہ ہسپتال "دہشت گرد تنظیموں کا ایک اہم مرکز بن گیا تھا اور دہشت گردوں کے ٹھکانے کے طور پر استعمال ہو رہا تھا۔"ڈبلیو ایچ او نے کہا، "کمال عدوان اب خالی ہے۔"نازک حالت والے بقیہ 15 مریضوں، نگرانی کرنے والے 50 افراد اور 20 صحت کے کارکنان کو جمعہ کو انڈونیشین ہسپتال منتقل کیا گیا جسے ادارے نے "تباہ شدہ اور غیر فعال" قرار دیا۔ڈبلیو ایچ او نے کہا،"اس طرح کے حالات میں ان نازک مریضوں کی نقل و حرکت اور علاج ان کی بقا کے لیے سنگین خطرے کا باعث ہے۔ڈبلیو ایچ او ان کی خیریت کے ساتھ ساتھ کمال عدوان ہسپتال کے ڈائریکٹر کے لیے بہت فکرمند ہے جنہیں مبینہ طور پر چھاپے کے دوران حراست میں لے لیا گیا تھا۔چھاپہ شروع ہونے کے بعد سے ڈبلیو ایچ او کا ان سے رابطہ منقطع ہو گیا ہے۔"ڈبلیو ایچ او نے کہا، ابتدائی رپورٹس سے پتہ چلتا ہے کہ چھاپے کے دوران آتش زدگی سے ہسپتال کے بعض حصے جل گئے اور شدید نقصان پہنچا جن میں لیبارٹری، سرجیکل یونٹ، انجینئرنگ اور مینٹیننس ڈیپارٹمنٹ، آپریشن تھیٹر اور میڈیکل سٹور شامل ہیں۔نیز کہا گیا ہے کہ جمعے کو 12 مریضوں کو انڈونیشیا کے ہسپتال منتقلی پر مبینہ طور پر مجبور کیا گیا تھا۔"مزید برآں بعض لوگوں کو مبینہ طور پر جنوبی غزہ کی طرف چلے جانے پر مجبور کیا گیا۔انڈونیشین ہسپتال میں ڈبلیو ایچ او کے ایک فوری مشن کی کل کے لیے منصوبہ بندی کی جارہی ہے تاکہ مریضوں کو مسلسل نگہداشت کے لیے جنوبی غزہ میں محفوظ طریقے سے منتقل کیا جا سکے۔"

'2024 پاک-امریکا تعلقات کیلئے نتیجہ خیز سال قرار'

اسلام آباد:(ایجنسی)۔امریکی سفارت خانے نے 2024 کو پاک-امریکا تعلقات کے لیے نتیجہ خیز سال قرار دیا ہے۔ڈان نیوز کی رپورٹ کے مطابق اسلام آباد میں امریکی سفارت خانہ کی جانب سے بیان جاری کیا گیا کہ 2024 میں امریکا اور پاکستان کے درمیان تجارت میں وسعت آئی، رواں برس کے 10 ماہ میں دوطرفہ تجارت 3.6 ارب ڈالر رہی۔بیان میں مزید کہا گیا کہ پاکستان میں غذائی تحفظ کے لیے تجارتی تعاون جاری رہے گا، 2024 میں 80 امریکی کمپنیوں نے ایک لاکھ 20 ہزار پاکستانیوں کو براہ راست ملازمتیں دیں۔امریکی سفارتخانے کے بیان کے مطابق منگلا، تربیلا اور دیگر ڈیم امریکی فنڈز سے اپ گریڈ ہونے سے توانائی کی صلاحیت بھی بڑھی۔

عمران خان ملنا چاہیں گے تو سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا جائے گا، مولانا فضل الرحمٰن

اسلام آباد:(ایجنسی)۔سربراہ جمعیت علمائے اسلام (ف) مولانا فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ بانی پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) عمران خان کی طرف سے ملاقات کے لیے باضابطہ کوئی پیغام نہیں ملا، اگر وہ ملنا چاہیں گے تو سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا جائے گا۔ڈان نیوز کے مطابق پشاور میں صحافیوں سے غیر رسمی گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پی ٹی آئی سے وفاق میں ورکنگ ریلیشن ہے، صوبائی معاملات پر جے یو آئی کا اپنا موقف ہے، عام انتخابات میں لیول پلیئنگ فیلڈ نہ ملنے کا گلہ ہے۔مولانا فضل الرحمٰن کا کہنا تھا کہ انتخابات میں کچھ لوگ استعمال ہوئے، جے یو آئی نے استعمال ہونے سے انکار کیا۔ان کا مزید کہنا تھا کہ 26 ویں ترمیم میں شخصیت کی بجائے اداروں کی مضبوطی کو مقدم رکھا، خیبر پختونخوا میں حکومت کی کہیں رٹ نظر نہیں آرہی، مدارس کی رجسٹریشن پر طے شدہ معاملات کو خواہ مخواہ چھیڑا گیا۔سربراہ جے یو آئی نے کہا ڈیرہ اسمٰعیل خان (ڈی آئی خان)، بنوں اور ٹانک دہشت گردوں کے حوالے ہیں۔خیال رہے کہ گزشتہ ماہ جے یو آئی (ف) کے سینئر رہنما سینیٹر کامران مرتضیٰ نے کہا تھا کہ بانی پی ٹی آئی عمران خان مولانا فضل الرحمٰن سے ملنا چاہتے ہیں، یہ بات پی ٹی آئی کی دوسرے تیسرے درجے کی قیادت ذریعے بطور "گپ شپ" ہم تک پہنچی تھی۔ڈان نیوز کے پروگرام 'خبر سے خبر ود نادیہ مرزا' میں گفتگو کرتے ہوئے ایک سوال پر سینیٹر کامران مرتضیٰ نے کہا تھا کہ جب جے یو آئی کے امیر مولانا فضل الرحمٰن تک یہ بات پہنچی کہ عمران خان ان سے ملنا چاہتے ہیں تو انہوں (مولانا فضل الرحمٰن) نے اس پر کوئی خاص ردعمل نہیں دیا اور نہ ہی یہ معاملہ پارٹی کے سامنے رکھا۔انہوں نے واضح کیا تھا کہ مولانا فضل الرحمٰن کی اتنی خواہش ضرور تھی کہ پی ٹی آئی اور جے یو آئی کے درمیان رابطوں کے لیے فوکل پرسن ضرور ہونا چاہیے تاکہ اس حوالے سے کوئی کنفیوژن نہ پیش آئے کہ پی ٹی آئی کی طرف سے کس کی بات پر یقین کریں اور کس کی بات پر یقین نہ کریں۔

29 دسمبر، قومی یکجہتی کی علامت

تہران:(ایجنسی)۔ایران کے وزیر داخلہ اسکندر مومنی نے نو دی مطابق انتیس دسمبر کی مناسبت سے قوم کے نام اپنے پیغام میں کہا ہے کہ نو دی کا دن قومی اتحاد و یکجہتی کی علامت ہے اور ہم نے جب بھی اتحاد و یکجہتی سے کام لیا ہے اور اختلاف سے دوری اختیار کی ہے سعادت و کامیابی حاصل کی ہے۔موصولہ رپورٹوں کے مطابق ایران کے دارالحکومت تہران سمیت تمام چھوٹے بڑے شہروں میں انتیس دسمبر نو دی کی مناسبت سے ریلیاں نکالی گئیں جن میں عوام کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔اس موقع پر نکالی جانے والی ریلیوں میں شریک افراد نے امریکہ مردہ باد، اسرائیل مردہ باد اور اللہ اکبر، خامنہ ای رہبر کے فلک شگاف نعرے لگائے اور ایران کے خلاف دشمن کی ہر سازش کو ناکام بنانے کے عزم کا اظہار کیا۔واضح رہے کہ نو دی مطابق انتیس دسمبر دو ہزار نو کو ایران کی غیور اور انقلابی قوم نے اپنی ہوشیاری، آگہی اور بصیرت سے امریکہ اور اس کے آلہ کاروں کی سازشوں کو ناکام بناتے ہوئے سامراجی عناصر کو ایک بار پھر ذلت آمیز شکست سے دوچار کر دیا تھا۔نو دی کو دشمن نے ایران کے صدارتی انتخابات میں دھاندلی کے بے بنیاد الزامات لگا کر اور اسے بہانہ بنا کر ایران کے حالات کو خراب کرنے کی ناکام کوشش کی تھی۔

جرمنی: "زہریلی گیس" پھیلنے کے باعث درجنوں افراد بیمار

برلن:(ایجنسی)۔گزشتہ روز جرمنی کی مشرقی ریاست سیکسنی میں سپر مارکیٹ کے درجنوں صارفین سانس کی بیماری میں مبتلا ہو گئے۔میڈیا کے مطابق یہ حادثہ مارکیٹ میں "زہریلی گیس" پھیلنے کی وجہ سے پیش آیا۔جرمن میڈیا کے مطابق سیکسنی کے قصبے والڈہیم میں گاہک ایک سپر مارکیٹ میں اپنی روزمرہ کی خریداری کرنے میں مصروف تھے، جب نامعلوم افراد کی جانب سے زہریلی گیس کا اسپرے کیا گیا۔اس اسپرے کے بعد اکتالیس افراد کو سانس لینے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔سانس لینے میں دشواری کے متعدد افراد کو ہسپتال میں داخل کرنا پڑا۔اس واقعے کے رپورٹ ہونے کے فوراً بعد فائر فائٹر گاڑیاں، ایمبولینسز اور پولیس سپر مارکیٹ میں پہنچ گئے۔میڈیا رپورٹس کے مطابق جرمن ریڈ کراس کے عملے کو بھی فوری طور پر بلایا لیا گیا۔چمنٹز کرمنل انویسٹیگیشن ایجنسی اس واقعے کی تحقیقات کرنے میں مصروف ہے۔

تبت پر دبدبہ قائم کرنے کے لئے چین کا ایک اور قدم

بودھ مطالعہ مرکز پر 400 فوجیوں کو کیا تعینات

بیجنگ:(ایجنسی)۔چین تبت میں مسلسل اپنا دبدبہ بڑھانے کی کوشش کر رہا ہے۔اس کے تحت اس نے تبت میں واقع دنیا کے سب سے بڑے بودھ مطالعہ مرکز لارونگ گار بودھ اکادمی میں بڑی تعداد میں فوج تعینات کر دی ہے۔مرکزی تبتی انتظامیہ (سی ٹی اے) نے گزشتہ روز بتایا تھا کہ تبتی کھام علاقے میں واقع کرزے (چینی نام-گنزی) کے سیرتھر کاؤنٹی میں اکادمی میں تقریباً 400 چینی فوجیوں کو تعینات کر دیا گیا ہے جو اب بچوان صوبہ کا حصہ ہے۔سی ٹی اے کے مطابق علاقے میں فوجیوں کی تعیناتی کے ساتھ ہیلی کاپٹر سے نگرانی بھی کی گئی تھی۔اس طرح اب یہ بات پوری طرح واضح ہو چکی ہے کہ اس اہم علاقے میں بھی چینی طاقت حاوی ہو گئی ہے۔رپورٹ کے مطابق چینی افسر 2025 میں لارونگ گار میں نئے قوانین نافذ کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں جس میں رہنے کے لیے وقت کی مدت زیادہ سے زیادہ 15 سال اور سبھی بودھ بھکشوؤں کا رجسٹریشن لازمی کیا جائے گا۔چینی حکومت کا ہدف بودھ مذہبی اکادمی میں مذہبی ڈاکٹروں کی تعداد کو کم کرنا بھی ہے۔رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جو چین کے طلبا یہاں پر رہ کر پڑھائی کرتے ہیں انہیں ادارہ چھوڑنے کے لیے کہا جا رہا ہے۔واضح ہو کہ لارونگ گار کا قیام 1980 میں عمل میں آیا تھا۔یہ تبتی بودھ تعلیم کا ایک اہم مرکز رہا ہے۔یہاں پر ہزاروں کی تعداد میں بھکشوؤں کا مطالعہ ہوتا ہے۔مسلسل اس اکادمی کو چینی افسر اپنا نشانہ بناتے رہتے ہیں۔اس سے پہلے 2001 میں اور پھر 2016 سے 2017 کے درمیان بڑی کارروائی ہوئی۔اس دوران ہزاروں رہائشی ڈھانچوں کو چینی انتظامیہ نے تباہ کر دیا۔یہاں پر مطالعہ کرنے والے بھکشوؤں کو جبراً بے دخل کر دیا گیا۔چین کی ان کارروائیوں نے ہی لارونگ گار کی آبادی کو نصف کر دیا ہے۔پہلے یہاں رہنے والی آبادی 10000 تھی جو اب 5000 سے بھی کم رہ گئی ہے۔

معیشت کا پہیہ ابھی چلا ہے

اسلام آباد:(ایجنسی)۔وفاقی وزیر خزانہ سینیٹر محمد اورنگزیب نے کہا ہے کہ معیشت کا پہیہ ابھی چلنا شروع ہوا ہے، ملک کے مسائل زیادہ ہیں، ہمارے پاس جادو کی چھڑی نہیں کہ سب کچھ ایک ساتھ ہو جائے، شرح سود کم ہو کر ایک ہندسے میں جائے گی تو چیزیں بہتر ہوتی جائیں گی۔کمالیہ میں کسانوں اور شراکت داروں سے گفتگو کرتے ہوئے وزیر خزانہ محمد اورنگزیب کا کہنا تھا کسی کے سہارے پر نہیں خود ترقی کر کے آگے آئے ہیں، ہم اسلام آباد میں دربار لگا کر نہیں بیٹھیں گے، ہم بجٹ تجاویز لینے کے لیے لوگوں کے پاس جائیں گے، لوگ بجٹ کے دنوں میں اسلام آباد میں آکر بیٹھ جاتے ہیں جو غلط ہے۔انہوں نے کہا کہ ملک کی خاطر سب اکٹھے ہو جائیں، آپس کے اختلافات ہو سکتے ہیں، مگر چارٹر آف اکانومی سمیت چار پانچ چیزوں پر سب اکٹھے ہو جائیں کیوں کہ ملک ہے تو ہم سب ہیں۔محمد اورنگزیب نے اس بات پر زور دیا کہ زراعت اور آئی ٹی پاکستان کے معاشی مستقبل کے لئے انتہائی اہم ہیں، انہوں نے کہا کہ ہم بہت واضح ہیں۔

شیعہ کالج میں ہوا مقابلہ حُسن قراۃ کا انعقاد

لکھنؤ ۲۹؍ دسمبر، ۲۰۲۴ء۔شیعہ کالج وکٹوریہ اسٹریٹ، لکھنؤ میں مجلس علمائے شیعہ کالج کی زیر نگرانی وشیعہ عربی کالج کی جانب سے ''حسن قراۃ'' قرآن کریم کے ایک مقابلہ کا انعقاد کیا گیا۔ جس کا افتتاح قرآن کی تلاوت کے ساتھ قاری ندیم نجفی نے کیا۔ قرآن کی تلاوت کے بعد مولانا یعسوب عباس نے اپنی افتتاحی تقریر میں آئے ہوئے مہمانوں کا استقبال کیا۔ جس کے بعد مہمان ذی وقار میں حجۃ الاسلام عالیجناب مولانا زاہد احمد رضوی، حجۃ الاسلام عالیجناب مولانا جعفر عباس، حجۃ الاسلام عالیجناب مولانا پیام حیدر رضوی، مولانا ظہیر عباس ممبئی وعباس مرتضیٰ شمسی (منیجر، شیعہ کالج) نے اپنی تقریر میں قرآن اور اہلبیتؑ پر روشنی ڈالی اور اس ''مقابلۂ حسن وقراۃ'' کو منعقد کرنے والوں کی خدمت میں مبارک باد پیش کی اور کہا کہ یہ اپنی نوئیت کا ایک بالکل الگ اور معیاری پروگرام ہے۔ اس کو آگے بھی جاری اور ساری رہنا چاہئے ہے۔ اس سے ہمارے نوجوانوں میں قرآن پاک کو لے کر اور زیادہ بیداری پیدا ہوگی۔ تقریر کے بعد آئے ہوئے قاری حضرات نے اپنی بہترین حسن قراۃ کا مظاہرہ کیا، جس کے بعد مقابلہ میں موجود جج صاحبان جس میں حجۃ الاسلام عالیجناب مولانا قاری طاہر جعفری، حجۃ الاسلام عالیجناب مولانا قاری سید ابو افتخار زیدی، حجۃ الاسلام عالیجناب مولانا محمد ابراہیم نے اپنا فیصلہ سناتے ہوئے ٹاپ پر مدرسۂ تجوید وقراۃ کے قاری مرزا محمد عباس پہلے مقام پر مدرسۂ تنظیم المکاتب کے قاری مولوی سید محمد تقی جعفری، دوسرے مقام پر تنظیم المکاتب کے قاری مولوی سید تقی عباس رضوی اور تیسرے مقام پر مدرسہ تجوید وقراۃ کے محمد حسن کو اس مقابلہ کا فاتح قرار دیا۔ جس کے بعد مقابلہ میں آئے ہوئے قاری حضرات کو حضرات علمائے کرام کے دست مبارک سے سند اور انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس موقع پر بطور مہمان خصوصی حجۃ الاسلام عالیجناب مولانا سید اسحاق رضوی (پرنسپل، سلطان المدارس)، حجۃ الاسلام عالیجناب مولانا مرزا رضا عباس (پرنسپل، مدرسہ جامعۃ التبلیغ)، حجۃ الاسلام عالیجناب مولانا سید ممتاز جعفر (پرنسپل، مدرسہ جامع امامیہ، تنظیم المکاتب)، حجۃ الاسلام عالیجناب مولانا شبیح الحسن اعظمی (پرنسپل، مدرسہ ابو طالب) کے ساتھ مولانا انور حسین رضوی، مولانا اعجاز اطہر، مولانا تفسیر حسن، مولانا کمیل عباس، اعجاز زیدی، پروفیسر سید شبیح رضا باقری (پرنسپل، شیعہ پی جی کالج)، سید حسن سعید (پرنسپل، شیعہ انٹر کالج)، سید حسن مہدی جھتو، سینیر صحافی ظہیر مصطفی، سروت تقی، عباس نگار، نواب محسن، ذوالکفل رضوی، شیخ سعید، پرنس اقبال مرزا، ڈاکٹر صادق عابدی (پرنسپل، شیعہ لاء کالج)، شہزاد عباس، اظہر حسین کے ساتھ کافی تعداد میں مومنین نے شرکت کی۔ یہ اطلاع رہبر علی نے دی۔

شاعرستان فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام محفل مسالمہ کا انعقاد

سرسی: سرسی کے محلہ شرقی میں شاعرستان فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام جناب اچھے صاحب مرحوم کے مکان پر ایک محفل مسالمہ کا انعقاد کیا گیا جس میں شعرا حضرات نے شرکت کی اور تنظیم کی طرف سے دیے گئے مصرح طرح جو باعمل ہے وہ رسوا کبھی نہیں ہوتا پر اپنے اپنے کلام پڑھے اور خوب داد و تحسین حاصل کی۔ عالی جناب مولانا زوہیب رضا صاحب نے تلاوت حدیث کساء سے محفل مسالمہ کا اغاز کیا محفل میں نظامت کے فرائض جناب عباس سرسوی صاحب نے انجام دیے۔

جناب وقار مہدی سروی صاحب نے محفل کی سربراہی فرمائی شعراء حضرات نے کچھ اس طرح سے اشعار پڑھے۔

نماز پڑھ دی تو مرنا پڑے گا زندہ کو
ارادہ اپنا ادھورا کبھی نہیں ہوتا
صباسرسوی

سر حسین کٹے گا مگر جھکے گا نہیں
یہ اسمان ہے نیچا کبھی نہیں ہوتا
رعناسرسوی

رزی غرور کے سورج بھی ڈھلتے دیکھے ہیں
عروج وقت کسی کا کبھی نہیں ہوتا
رضی سرسوی

گو ایک شاخ پہ اور ایک چمن میں ہوتے ہوئے
گلو کا خار سے رشتہ کبھی نہیں ہوتا
وقارسرسوی

اگر جو ہوتا نہ مقصود رب نزول علی
زمیں پہ خانہ کعبہ کبھی نہیں ہوتا
دانش غدیری سرسوی

رکی کہاں ہے وہ بنت رسول کی چکی
ہمارے گھر میں یوں فاقہ کبھی نہیں ہوتا
مہدی سرسوی

اگر نہ دیتا سلام بتول کے در پر
بلند اتنا ستارہ کبھی نہیں ہوتا
ڈاکٹر مستقیم سرسوی

یہ کس نے کہہ دیا پیاسے تھے تین دن سے حسین
یہ دریا وہ ہے جو پیاسا کبھی نہیں ہوتا
ماسٹر چاندخاں سرسوی

حبیب آئے تو سرور نے مسکرا کے کہا
یہ شیر وہ ہے جو بوڑھا کبھی نہیں ہوتا
شمیم سرسوی

علی کے شیر کے لہجے کو تیغ مانتا ہوں
میرے خیال میں نیزہ کبھی نہیں ہوتا
عباس سرسوی

زمانے ہو گئے ہوتا ہے خون کا ماتم
لہو کا ختم و خزانہ کبھی نہیں ہوتا
فیضی سرسوی

علی نے کر کے دکھایا ہے زندہ مردے کو
جو مر گیا ہے وہ زندہ کبھی نہیں ہوتا
عطاسرسوی

کسی غریب سے گر چھین کے بنایا ہے
تو اس مکان میں سجدہ کبھی نہیں ہوتا

جو اس کو ملتی نہ ذکر حسین کی دولت
تو میری بستی کا چرچا کبھی نہیں ہوتا
روحل سرسوی

زباں بھی اس میں تو ہنس کر کٹائی جاتی ہے
عجیب عشق ہے شکوہ کبھی نہیں ہوتا
وفاسرسوی

عزا کے واسطے وہ خود ہی عطا کرتے ہیں
حسین والوں کا خرچہ کبھی نہیں ہوتا
کمیل سرسوی

کری ہے پشت پہ ناکے کے بھی نماز ادا
قضا امام کا سجدہ کبھی نہیں ہوتا
محسن سرسوی

علی کے عشق کی یہ خاصیت ہے اے لوگو
ہے جس کے دل میں بھگوڑا نے کبھی نہیں ہوتا
حمزہ سرسوی

اگر نصیب سے ہم کو نہ ملتی کربوبلا
تو حق بیانی کا جذبہ کبھی نہیں ہوتا
محسن سرسوی

ان کے علاوہ حنین سرسوی گلاب سرسوی نے نعت پاک اور آیان علی، فضل عباس، رضا وغیرہ نے اپنے غیر طرح کلام پڑھے

آخر میں محفل کے منتظم شمیم سرسوی اور شاعرستان فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر/بانی دانش غدیری اور سیکریٹری مہدی سرسوی نے مشترکہ طور پر استقبال کیا۔ تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور وقار مہدی صاحب نے ملک میں امن وسلامتی کے لیے دعا کی۔

سی ڈی او کی صدارت میں ضلع صنعت بندھو کمیٹی کا اجلاس منعقد

بہرائچ 29 دسمبر۔ تاجروں اور تاجروں کے مسائل کو جلد حل کرنے کے مقصد سے ہفتہ کی دیر شام کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں چیف ڈیولپمنٹ آفیسر مکیش چندرا کی صدارت میں ڈسٹرکٹ ایکسپورٹ کمیٹی، ایم او یو پر عمل آوری کمیٹی اور صنعت بندھو کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ ایم او یو عمل درآمد کے جائزے کے دوران، صنعت کے ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ گلوبل انویسٹرز سمٹ 2023 سے اب تک، ضلع بہرائچ کے لیے سرمایہ کاروں کی طرف سے کل 218 ایم او یوز پر دستخط کیے گئے ہیں۔ دستخط ہو چکے ہیں۔ جس کے سلسلے میں Invest U.P نویش سارتھی پورٹل پر 74.2696 کروڑ روپے کے 150 ایم او یوز پر دستخط کیے گئے ہیں۔ بیکنگ تقریب (GBC) کے لیے گراونڈ تیار ہے۔ ڈپٹی کمشنر انڈسٹریز نے کہا کہ جی بی سی ریڈی کے لیے ضلع کے لیے مختص ہدف 2000 روپے ہے۔ یہ 2500 کروڑ روپے کا تقریباً 108 فیصد ہے۔ ڈپٹی کمشنر انڈسٹریز نے بتایا کہ 101 یونٹ آپریشنل ہو چکے ہیں۔ سی ڈی او نے ہدایت کی کہ متعلقہ محکمے کے ساتھ مل کر سنگ بنیاد کی تقریب کے لیے باقیات تیار کی جائیں اور جو ایم او یوز تیار ہیں ان پر جلد عمل درآمد کیا جائے۔ پی ایم سوریہ گھر یوجنا پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے، سی ڈی او نے تمام تاجروں اور برآمد کنندگان کو اس کے فوائد کی بھی وضاحت کی۔ انہوں نے ڈپٹی کمشنر آف انڈسٹریز سے تاجروں کو ان کے حقوق دینے کا بھی کہا۔

نویش مترا پورٹل پر موصول ہونے والی درخواستوں پر بحث کے دوران بتایا گیا کہ 01 اپریل سے 28 دسمبر 2024 تک، نویش مترا پورٹل پر 2780 درخواستیں موصول ہوئی ہیں، جن میں سے 2496 درخواستیں منظور، 191 درخواستیں منسوخ اور 34 درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ زیر سوال تھے اور 59 درخواستیں وقت کے اندر تھیں۔ زیر التواء درخواستوں کے تعلق سے محکمہ تعمیرات عامہ اور مائنر ایریگیشن کو جلد نمٹانے کو یقینی بنانے کی ہدایت دی گئی۔ چیف ڈیولپمنٹ آفیسر نے متعلقہ محکمہ کے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ نویش مترا پورٹل کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ درخواستیں جمع کریں۔ ڈپٹی کمشنر انڈسٹریز کو ہدایت کی گئی کہ M.O.U. کے ذریعے سرمایہ کاری بڑھائی جائے۔ سیکشن 80 سے متعلق معاملے میں ڈپٹی کمشنر انڈسٹریز کی جانب سے بتایا گیا کہ اس وقت تحصیل صدر میں 04 اور مہسی میں 01 درخواستیں زیر التوا ہیں، متعلقہ سب کلکٹر کمیٹی کو پیش رفت سے آگاہ کریں۔ محکمہ باغبانی سے متعلق معاملے میں سی ڈی او کو بتایا گیا کہ پارٹن میں انوپ کمار بٹوال۔ شیام جے پی شکنتلا انڈسٹریز کی طرف سے 28 ستمبر 2024 کو کمیٹی کو بتایا گیا کہ ان کا نیا یونٹ پسے ہوئے چاول اور غذائی اجزاء کے مرکب پر کارروائی کرتا ہے اور FRK (فورٹیفائیڈ رائس کرنل) تیار کرتا ہے جو پی ڈی ایس کے تحت تقسیم کیے جانے والے راشن میں استعمال ہوتا ہے۔ سیلف ایمپلائمنٹ سکیم PMEGP، چیف منسٹر یوتھ سیلف ایمپلائمنٹ اور ODOP فنانس سکیم کے جائزہ کے دوران جو انڈسٹریز ڈپارٹمنٹ کی طرف سے چلائی جاتی ہیں، بتایا گیا کہ PMEGP کے تحت کوئی ہدف حاصل نہیں کیا گیا ہے۔ جبکہ چیف منسٹر یوتھ سیلف ایمپلائمنٹ کے تحت سالانہ ہدف 138، ترسیلات زر 443، منظوری 91 اور 88 تقسیم کی گئی ہیں۔ اسی طرح ODOP فنڈنگ اسکیم کے تحت 100 کے سالانہ ہدف کے مقابلے میں ترسیلات زر 178، منظوری 38 اور 33 تقسیم کی گئی ہیں۔ میٹنگ کا انعقاد ڈپٹی کمشنر انڈسٹریز کیشو رام ورما نے کیا۔ اس موقع پر ایس ڈی ایم صدر راکیش کمار موریہ، سی ایم او ڈاکٹر سنجے کمار، سی وی او ڈاکٹر راجیش اپادھیائے اور دیگر متعلقہ افسران، صنعت کار، تاجر برج موہن متھنیلیا، گوری شنکر بھانیر مکا، کول بھوشن اروڑہ، نونیت اگروال، امیت متل، وجے ملہوکیڈیا، وجئے ملہوکیڈیا اور دیگر موجود تھے۔، اشوک متھنیلیا، دیپک سونی (داؤجی) اور دیگر صنعت کار، تاجر، برآمد کنندگان اور متعلقہ لوگ موجود تھے۔

پولیس کا ڈاکوؤں سے مقابلہ، 1 مجرم پکڑا گیا، موبائل گن برآمد

گوتم بدھ نگر: 29 دسمبر (پی این ایس) یہاں کے سیکٹر 126 پولیس اسٹیشن میں آج شر پسندوں کے ساتھ زبردست انکاؤنٹر ہوا۔ اس مقابلے کے بعد لوٹے گئے موبائل فون، پستول اور دیگر اشیاء برآمد ہوئی ہیں۔ پولیس نے دیر شام اس کی اطلاع میڈیا کو دی۔ پولیس افسر نے بتایا کہ آج 28 دسمبر 2024 کو گندے نالے کے علاقے میں مشکوک گاڑیوں اور افراد کو چیک کرنے کے دوران دو موٹر سائیکل سوار بدمعاشوں کو روکا گیا۔ پولیس نے جیسے ہی انہیں روکنے کی کوشش کی تو بدمعاشوں نے رکاوٹ کو ٹال کر فرار ہونے کی کوشش کی۔ پولیس نے ان کا پیچھا کیا لیکن کچھ فاصلے پر موٹر سائیکل پھسلنے سے دونوں مجرم گر گئے۔ پولیس کا گھیراؤ دیکھ کر ایک بدمعاش نے پولیس پر فائرنگ کردی جس کے بعد پولیس نے جوابی فائرنگ کی۔ اس تصادم میں ایک بدمعاش گولی لگنے سے زخمی ہو گیا، جب کہ اس کا ساتھی جھاڑیوں کا فائدہ اٹھا کر فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ زخمی مجرم کی شناخت یشونت ولد بلبیر ساکن گاؤں ننگلا سپیرا، رادھا کنڈ، تھانہ گووردھن، ضلع متھرا (عمر 22 سال) کے طور پر ہوئی ہے۔ اس کے قبضے سے ایک لوٹا ہوا موبائل فون، ایک 315 بور پستول، ایک زندہ کارتوس، ایک خرچ شدہ کارتوس اور بغیر نمبر پلیٹ والی پلسر موٹر سائیکل برآمد کر لی گئی۔ ملزم نے دوران تفتیش بتایا کہ اس نے اور اس کے ساتھی نے اسی موٹر سائیکل کا استعمال کرتے ہوئے 19 دسمبر 2024 کو سیکٹر 94 میں ایک شخص سے موبائل فون چھین لیا تھا۔ زخمی مجرم کو علاج کے لیے اسپتال بھیج دیا گیا ہے۔ پولیس اس کے ساتھی کے بارے میں معلومات اکٹھی کر رہی ہے اور کومبنگ آپریشن کیا جا رہا ہے۔ ملزم کی مجرمانہ تاریخ بھی چھان بین کی جا رہی ہے۔ مذکورہ معلومات گوتم بدھ نگر پولیس کمشنریٹ (میڈیا سیل) کو دی گئی۔

منواسمرتی پر تنقید کرنے والے بی ایچ یو کے 13 طلبا کو بھیجا گیا جیل

وارانسی: 29 دسمبر (پی این ایس) بنارس ہندو یونیورسٹی (بی ایچ یو) کی دو خواتین سمیت 13 افراد کو ایک تقریب منعقد کرنے پر جیل بھیج دیا گیا جس میں یونیورسٹی کیمپس میں منوسمرتی کی ایک کاپی کو مبینہ طور پر نذر آتش کرنے کی کوشش کی گئی۔ 25 دسمبر کو، طلباء نے بی ایچ یو کیمپس کے آرٹس فیکلٹی چوراہے پر ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کی اسی تاریخ کو 1927 میں منوسمرتی کو جلائے جانے کی یاد میں پروگرام کا انعقاد کیا۔ تاہم، یونیورسٹی کے سکیورٹی اہلکاروں نے انہیں فوری طور پر روک دیا جس کے نتیجے میں جھگڑا ہوا اور بالآخر پولیس کی حراست میں لے لیا گیا۔ پولیس کے مطابق، بی ایچ یو کے سکیورٹی گارڈز نے اپنی شکایت میں الزام لگایا کہ طلباء نے ان پر حملہ کیا، املاک کی توڑ پھوڑ کی اور سرکاری فرائض میں رکاوٹ ڈالی۔ دوسری جانب، عینی شاہدین کے بیانات میں کہا گیا ہے کہ یہ سکیورٹی گارڈز تھے جنہوں نے طلباء کے ساتھ بدتمیزی کی، انہیں گھسیٹا اور ان سے بدتمیزی کی۔ مکتوب میڈیا نے رپورٹ کیا کہ طلباء کو بعد میں یونیورسٹی کے پراکٹر بورڈ آفس میں حراست میں لے لیا گیا۔ پولیس نے سنگین الزامات عائد کیے، جن میں غیر ضمانتی دفعہ 132 (سرکاری ملازم پر حملہ)، 121(2) (سرکاری ملازم کو شدید تکلیف پہنچانا)، 196(1)(b) (عوامی ہم آہنگی کو بگاڑنا)، 299 (مذہب کی توہین کرنا) شامل ہیں۔ 110 (مجرم قتل کی کوشش)، 191(1) (فساد)، اور 115(2) (جان بوجھ کر چوٹ پہنچانا)۔ بی ایچ یو کے طلباء کے علاوہ گرفتار ہونے والوں میں بائیں بازو کی طلباء تنظیم بھگت سنگھ مورچہ (بی ایس ایم) کے سابق طلباء اور کارکن بھی شامل ہیں۔ 26 دسمبر کو انہیں عدالت میں پیش کیا گیا اور 14 دن کی عدالتی تحویل میں بھیج دیا گیا۔

سلطان پور میں نامعلوم افراد نے گھر میں گھس کر خاتون کو ماری گولی،

سلطان پور: 29 دسمبر (پی این ایس) اتر پردیش کے سلطان پور میں ہفتہ کے روز نامعلوم بدمعاشوں نے گھر میں گھس کر ایک خاتون کو گولی ماردی۔ واقعہ کے بعد بدمعاش موقع سے فرار ہو گئے۔ یہ معاملہ نگر کوتوالی کے کرونڈیا علاقہ کے مہیلا تھانہ علاقہ کا ہے۔ بلدیرائی تھانہ علاقے کے گاؤں بلی پور کی رہائشی رضیہ بیگم اپنے بیٹے فہیم مرزا کے ساتھ کرونڈیا علاقے میں کرائے کے مکان میں رہتی ہیں۔ ہفتہ کی شام دیر گئے تین لوگ ان کے گھر پہنچے اور اس دوران انہوں نے خاتون کی گردن میں گولی ماردی۔ جیسے ہی رضیہ کے بیٹے کو واقعے کی اطلاع ملی، وہ گھر پہنچا اور جلدی سے اپنی ماں کو ضلع اسپتال میں داخل کرایا۔ جہاں ڈاکٹروں نے ان کی حالت دیکھ کر لکھنؤ ریفر کر دیا۔ سلطان پور کے پولیس سپرنٹنڈنٹ سومن برما نے بتایا کہ معاملہ کوتوالی تھانہ علاقہ کا ہے۔ رضیہ نامی خاتون اپنے بیٹے کے ساتھ یہاں رہتی ہیں۔ خاتون کا کہنا ہے کہ کچھ نامعلوم لوگ ان کے گھر آئے تھے۔ اس دوران وہ گھر میں اکیلی تھی کہ نامعلوم افراد نے انہیں گولی ماردی۔ سومن برما نے کہا، "خاتون کو زخمی حالت میں اسپتال لایا گیا تھا۔ انہیں یہاں ابتدائی طبی امداد دی گئی ہے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ خاتون کو ابھی زیادہ پریشانی نہیں ہے اور وہ سانس لینے کے قابل ہے۔ حالانکہ مزید علاج کے لیے کے جی ایم یو لکھنؤ کے ٹراما سینٹر کو ریفر کر دیا گیا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ سومن برما کے مطابق یہ واقعہ خاندانی تنازعہ کی وجہ سے پیش آیا ہے۔ فی الحال پولیس کیس کی ہر پہلو سے تفتیش کر رہی ہے اور اسی بنیاد پر مزید کارروائی کی جائے گی۔

میلے میں شرکت کا مقصد غیر ملکی سیاحوں کو اتر پردیش کی طرف راغب کرنا ہے: جے ویر سنگھ

لکھنؤ: عالمی برادری کے سامنے اتر پردیش کی سیاحت کی دولت اور صلاحیتوں کو ظاہر کر کے غیر ملکی سیاحوں کو اتر پردیش کی طرف راغب کرنے کے لیے محکمہ سیاحت اسپین کے دارالحکومت میڈرڈ میں 24 سے 28 جنوری 2025 تک اور جرمنی کے دارالحکومت برلن میں 04 مارچ کو منعقد کرے گا۔ 06، 2025 تک۔ بین الاقوامی سیاحتی صنعت میلے میں اپنی مضبوط موجودگی درج کرانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ معلومات ریاست کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے دی۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں واقع 12 سیاحتی سرکٹس، او ڈی او پی، دستکاری اور دیگر خصوصیات کو عالمی پلیٹ فارم پر دکھانے اور فروغ دینے کی حکمت عملی بنائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ غیر ملکی سیاحوں کو ریاست کی شاندار تاریخ، بھرپور ورثے اور خصوصیات کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں گی۔ انہوں نے بتایا کہ اس میلے میں شرکت کا مقصد غیر ملکی سیاحوں کو اتر پردیش کی طرف راغب کرنا ہے۔ اس طرح اتر پردیش غیر ملکی سیاحوں کے معاملے میں پورے ملک میں پہلا بن گیا۔ وزیر سیاحت نے کہا کہ اس بین الاقوامی میلے میں یہ بھی بتایا جائے گا کہ اب اتر پردیش نئے ہندوستان کا نیا اتر پردیش ہے۔ جہاں سیکورٹی کے ساتھ ریل، ہوائی، آبی راستے اور ایکسپریس وے کا بہتر رابطہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اتر پردیش ٹورازم 40 مربع میٹر میں ایک نمائش کا اہتمام کرے گا۔ 12 سیاحتی سرکٹس کے اہم مقامات کے علاوہ دستکاری، مختلف نوادرات اور ایک ضلع، ایک پروڈکٹ (ODOP) وغیرہ کی نمائش یہاں کی جائے گی۔ اس کے علاوہ وی وی آئی پی لاونج، انٹرایکٹو سیلفی زون اور ڈیجیٹل میڈیم (جیسے اسکرین، موبائل ایپس اور بروشر) کے ذریعے سامعین سے رابطہ قائم کرنے کا انتظام ہوگا۔ یہ ایونٹ ٹور آپریٹرز اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ کاروبار سے کاروبار اور کاروبار سے صارفین کے تعامل کو فروغ دے گا، اس طرح اتر پردیش کو ایک اہم سیاحتی مقام کے طور پر پوزیشن میں لایا جائے گا۔ جناب جیویر سنگھ نے کہا کہ ان تقریبات میں اتر پردیش کے اہم سیاحتی مقامات اور موضوعات کو عالمی پلیٹ فارم پر لایا جائے گا، جس میں مہا کمبھ -2025، بدھسٹ سرکٹ، ماحولیاتی سیاحت، دیہی سیاحت اور صحت مندانہ سیاحت کے بڑھتے ہوئے امکانات شامل ہیں۔ پروگرام میں بھگوان بدھ کی سرزمین اتر پردیش اور مہاکمبھ -2025 جیسے دلکش نعروں کے ذریعے سامعین کی توجہ مبذول کروائی جائے گی۔ اس کے علاوہ پروموشنل مواد، سیاحت سے متعلق فلمیں اور اتر پردیش کے سیاحتی نقشے بھی تقسیم کیے جائیں گے۔ ان تقریبات کی خصوصی توجہ بدھ مت کے سرکٹ، ثقافتی تہواروں اور ریاست کے ورثے کے مقامات کو فروغ دینے پر ہوگی۔ ان تقریبات میں اتر پردیش کی شاندار نمائندگی کو یقینی بنانے کے لیے محکمہ سیاحت نے جدید ترین نمائش خلائی ڈیزائن، تعمیر اور انتظام کے لیے پیشہ ور ایجنسیوں سے تجاویز طلب کی ہیں۔ وزیر سیاحت نے کہا کہ ریاست کے سیاحتی مقامات کی مقبولیت کو نئی بلندیوں پر لے جانے کی کوشش ہے۔ اپنی بھرپور ثقافت، روایات اور متنوع سیاحت کے تجربات پیش کرتے ہوئے اتر پردیش ایک عالمی سیاحتی مقام کے طور پر ابھرے گا۔

ادبی تنظیم گولڈن ایرا کے زیر اہتمام تقریب

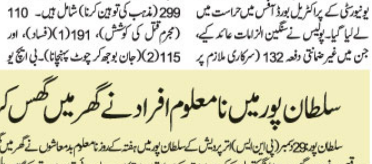

امبیڈکر نگر: فارسی و اردو کے معروف شاعر مرزا غالب کی 227/ویں یوم پیدائش کے موقع پر ادبی تنظیم گولڈن ایرا کے زیر اہتمام ٹانڈہ واقع نہرو نگر میں ٹی این پی جی ٹانڈہ کی شعبہ جغرافیہ کی اسسٹنٹ پروفیسر ششی سنگھ کی زیر صدارت و مہتاب خان کی نظامت میں تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز معروف شاعر کمیل احمد صدیقی کے قومی یکجہتی کے گیت سے ہوا۔ پروگرام میں محمد شفیع نیشنل انٹر کالج ہنسور کے استاد محمد اسلم خان نے بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ غالب کی شخصیت کا سب سے روشن پہلو یہ تھا کہ وہ خلق خدا کو ہندو، مسلمان یا عیسائی کی حیثیت سے نہیں بلکہ صرف انسان کی نظر سے دیکھتے تھے۔ حالات کا ماتم ضرور کرتے تھے لیکن زندگی سے مایوسی کبھی اختیار نہیں کی اور مستقبل پر نظریں جمائے بہتر سے بہتر امکانات کی طرف آگے بڑھنے کی تحریک دیتے رہے۔ جس کی بھرپور عکاسی عہد ساز ترقی پسند شاعر فیض احمد فیض کی شاعری میں نظر آتی ہے۔ کمیل احمد صدیقی ڈونڈوی نے کہا کہ اردو شاعری میں مرزا غالب کی حیثیت ایک درخشاں ستارے کی سی ہے۔ انھوں نے اردو شاعری میں ایک نئی روح پھونک دی۔ اسے نئے نئے موضوعات بخشے اور اس میں ایک انقلابی لہر دوڑا دی۔ ان کی شاعری میں فلسفیانہ خیالات جابجا ملتے ہیں۔ صدر شعبہ اردو کی سمن خاتون نے کہ غالب ایک فلسفی ذہن کے مالک تھے۔ انھوں نے زندگی کو اپنے طور پر سمجھنے کی بھرپور کوشش کی اور ان کے تخیل کی بلندی اور شوخی فکر کا راز اس میں ہے کہ وہ انسانی زندگی کے نشیب و فراز کو شدت سے محسوس کرتے ہیں۔ اپنے صدارتی خطبہ میں ششی سنگھ نے کہا کہ ادب سماج کا ائینہ ہوتا ہے۔ شاعر کوئی اپنے احساس و جذبات کو شاعری میں پیش کر کے لوگوں کے اندر حب الوطنی کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ مرزا غالب کے خطوط 1857 عیسوی کی غدر میں انگریزوں کی بربریت، زیادتی اور ہندوستانیوں پر ہونے والے مظالم و تباہی کی جیتی جاگتی یاد دلاتی ہے۔

امیٹھی سے کانگریس رکن پارلیمنٹ کشوری لال کی کوششیں رنگ لائیں

بیرون ملک میں پھنسا عامر 4 ماہ بعد بحفاظت گھر لوٹا

امیٹھی: 29 دسمبر (پی این ایس) امیٹھی سے کانگریس کے لوک سبھا رکن کشوری لال شرما کی کوششوں سے بیرون ملک میں پھنسا ایک مسلم نوجوان 4 ماہ بعد بحفاظت گھر واپس آ گیا۔ نوجوان کے گھر پہنچنے پر اہل خانہ نے راحت کی سانس لی۔ نوجوان کبوتر بازی کا شکار ہو گیا تھا جس کے سبب اسے کئی طرح کے مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ اسے تھائی لینڈ کے بجائے میانمار پہنچا دیا گیا تھا جہاں اسے یرغمال بنا کر قیدیوں کی طرح کام کرنے پر مجبور کیا گیا۔ نوجوان نے کسی طرح اس بات کی خبر اپنے اہل خانہ کو دی تھی۔ اہل خانہ نے اس بابت رکن پارلیمنٹ کشوری لال کو اطلاع دی اور ان سے مدد کی درخواست کی۔ پریشانی میں مبتلا اس کنبہ کی مدد سے کشوری لال شرما ذرا بھی پیچھے نہیں ہٹے اور نوجوان کی گھر واپسی کے لیے اپنا پورا زور لگا دیا۔ واضح ہو کہ یہ پورا معاملہ بھالے سلطان تھانہ حلقہ کے پورب گاؤں کا ہے۔ یہاں کا رہنے والا 26 سالہ عامر (جن کے والد کا نام رئیس ہے) کبوتر بازی کا شکار ہو گیا تھا۔ 6 ماہ قبل ایک دلال کے جال میں پھنس کر دہلی ایئر پورٹ پہنچا۔ دہلی سے تھائی لینڈ ایئر پورٹ پہنچتے ہی اسے وہیں سے میانمار بھیج دیا گیا۔ میانمار میں اسے یرغمال بنا لیا گیا تھا اور اس کے ساتھ قیدیوں جیسا سلوک کیا جاتا تھا۔ قید میں 3 ماہ گزارنے کے بعد ایک روز اس نے کسی طرح اپنے اہل خانہ سے بذریعہ فون رابطہ کر کے اپنی موجودہ حالت سے آگاہ کیا۔ رئیس کے اہل خانہ کو جب عامر کی حالت کا علم ہوا تو انہوں نے رکن پارلیمنٹ کشوری لال کو خط لکھا۔ انہوں نے فوری طور پر وزارت خارجہ سے رابطہ کیا اور تھائی لینڈ۔ میانمار سفارت خانہ کی مدد سے 4 ماہ بعد نوجوان کی گھر واپسی کو یقینی بنایا۔ کبوتر بازی کے شکار عامر کی ماں زرینہ نے بتایا کہ ان کے بیٹے کو تقریباً 68 ہزار روپے ماہانہ تنخواہ کا وعدہ کر کے بیرون ملک لے جایا گیا۔ جانے کے دوران نہ تو اسے ویزا دیا گیا اور نہ ہی ٹکٹ۔ عامر سے کہا گیا کہ دہلی ایئر پورٹ پر اسے سب کچھ مل جائے گا، لیکن اس کے ساتھ دھوکہ ہوا۔

موت اس کی ہے کرے جس کا زمانہ افسوس

ڈاکٹر سلیم خان

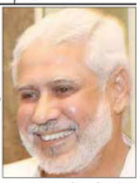

ڈاکٹر منموہن سنگھ کی رحلت پر مداحوں کے علی الرغم وزیر اعظم نریندر مودی، جے پی نڈا اور نیتن گڈکری تک نے اظہار تعزیت کیا مگر ان کے ہمعصر بلکہ پانچ سال بڑے لال کرشن اڈوانی کا کوئی پیغام نہیں آیا۔ آج جب اڈوانی نے مڑکر ماضی میں دیکھتے ہوں گے تو انہیں منموہن سنگھ کی زندگی پر رشک اور اپنے عرصۂ حیات پر افسوس ہوتا ہوگا۔ منموہن سنگھ کو 1991 میں نرسمہاراو نے وزیر خزانہ بنایا تو انہیں کوئی نہیں جانتا تھا مگر لال کرشن اڈوانی بی جے پی کے شعلہ بیان صدر تھے۔ وزیر اعظم بننے کی خاطر وہ سومناتھ سے رام رتھ یاترا پر سوار ہوکر پورے ملک میں آگ اور خون کی ہولی کھیل رہے تھے۔ وطن عزیز میں اتنے بڑے پیمانے پر نفرت انگیزی کسی نے نہیں کی۔ اس ہنگامہ آرائی کے بعد بابری مسجد شہادت پر خاموش تماشائی بنے رہنے والے نرسمہاراو انتخاب ہار گئے۔ منموہن سنگھ بھی سرکار دربار سے فارغ ہوگئے مگر لال کرشن اڈوانی وزیر اعظم نہیں بن سکے بلکہ اٹل جی وزارت عظمیٰ کی کرسی پر براجمان ہوگئے۔ اس کے ۶ ؍سال بعد کانگریس پھر سے اقتدار میں آئی تو منموہن سنگھ کو ملک کا وزیر اعظم بنایا گیا۔ انہوں نے کوئی دنگا فساد نہیں کروایا اس کے باوجود وہ پورے دس سال وزیر اعظم رہے اور اقتدار سے محروم ہونے کے بعد اس طرح رخصت ہوئے کہ ان کی موت پر محمود رامپوری کا یہ شعر صادق آگیا۔

موت اس کی ہے کرے جس کا زمانہ افسوس
یوں تو دنیا میں سبھی آئے ہیں مرنے کے لیے

ڈاکٹر منموہن سنگھ کے دوست ملک راج آنند نے انہیں وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو سے ملایا تو موصوف نے انہیں سیاست میں آنے دعوت دی۔ اس پر پروفیسر منموہن سنگھ نے ملازمت کا بہانہ بناکر معذرت کرلی۔ اس وقت وہ خود بھی نہیں جانتے تھے کہ ایک دن وزارت عظمیٰ کے عہدے پر ان کی تاجپوشی ہوگی لیکن قسمت کے لکھے کو کون ٹال سکتا ہے؟ منموہن سنگھ وزیر خزانہ بننے کے بعد عوام کی توجہ مرکز بنے مگر اس سے قبل 1970 سے 1980 تک ڈاکٹر سنگھ چیف اکنامک ایڈوائزر اور پلاننگ کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین کی ذمہ داری بھی نبھا چکے تھے۔ 1982 اور 1985 کے درمیان وہ ریزرو بینک آف انڈیا کے گورنر بھی رہے۔ 1990 کی دہائی کا آغاز ہندوستانی سیاست کے لیے ایک ڈراؤنا خواب تھا۔ ملک کے طول عرض میں لال کرشن اڈوانی نے رام مندر کے نام پر زبردست سیاسی خلفشار برپا کررکھا تھا اور معیشت تباہی کے دہانے پر کھڑی تھی۔ اس وقت منموہن سنگھ کو ایک ٹربل شوٹر کے طور پر سامنے لایا گیا۔ انہوں نے ایسی نازک گھڑی میں نہ صرف ہندوستان کو دیوالیہ ہونے سے بچایا بلکہ آج یہ ملک جو دنیا کی پانچ اعلیٰ معیشتوں میں شامل ہے اس کی بناء اسی وقت ڈالی گئی۔ منموہن سنگھ کے کندھوں پر جب وزارت خزانہ کی ذمہ داری آئی تو ان کے سامنے لائسنس پرمٹ راج سب سے بڑی رکاوٹ یا چیلنج تھا۔ اس طرز حکومت میں کون سا سامان تیار کیا جائے گا؟ کتنی پیداوار ہوگی؟ اسے بنانے میں کتنے لوگ کام کریں گے؟ اور اس کی قیمت کیا ہوگی؟ ایسے سارے فیصلے سرکار دربار میں ہوا کرتے تھے۔ یہ لال فیتہ شاہی سرمایہ کاری کی راہ میں سب سے بڑا روڑا بنی ہوئی تھی۔ اس کی وجہ سے سرکاری خزانے پر اس قدر بوجھ بڑھا کہ ملک دیوالیہ ہونے کی دہلیز پر پہنچ گیا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ اپنے ضروری اخراجات کو پورا کرنے کے لیے ہندوستانی حکومت کو اپنا سونے کا ذخیرہ بیرون ملک بنک آف انگلینڈ کو رہن رکھنا پڑا تھا۔ ہندوستان کے پاس زرمبادلہ کے ذخائر صرف دو ہفتوں کی درآمدات کے اخراجات پورے کرنے قابل بچ رہے تھے۔ ایسے مشکل حالات میں وزیر خزانہ کے طور پر نئی تاریخ رقم کردینے والے ڈاکٹر منموہن سنگھ دہلی کے آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (ایمس) کے اندر 92 برس کی عمر میں کوچ کرگئے۔ ڈاکٹر منموہن سنگھ کی زندگی اور موت پر معروف شاعر گلزار کی نظم کے چند مصرعے یاد آتے ہیں۔

زندگی کیا ہے، جاننے کے لیے
زندہ رہنا بہت ضروری ہے
آج تک کوئی بھی رہا تو نہیں
ساری وادی اُداس بیٹھی ہے
موسمِ گُل نے خودکشی کرلی

ہندوستان کے پہلے سکھ وزیر اعظم من موہن سنگھ 1932 میں پاکستان کے ضلع چکوال میں ایک گاؤں گاہ میں پیدا ہوئے جہاں انہوں نے چوتھی جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ تقسیم ہند کے بعد ان کا خاندان ہندوستان منتقل ہوگیا۔ والدہ کا انتقال ہوا تو دادی نے پرورش کی۔ ان کا بچپن کسمپرسی کی حالت میں گزرا مگر نہایت ذہین اور محنتی منموہن اپنی جماعت میں اول آتا رہا۔ وہ غریب پروری کا زمانہ تھا۔ مستحق بچوں کو سرکاری وظیفہ ملا کرتا تھا۔ اس سے استفادہ کرتے ہوئے انہوں نے برطانیہ کی آکسفورڈ اور کیمبرج یونیورسٹی سے معاشیات میں ڈگری حاصل کی، ایم اے کرنے کے بعد ڈی لٹ بھی کیا، اس کے علاوہ کئی یونیورسٹیوں نے انہیں اعزازی طور پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری سے نوازا۔ انہوں نے اپنی سوانح حیات لکھنے والی نیرجا چودھری کو بتایا تھا کہ جو سوال انہیں معیشت کی دنیا میں لے گیا وہ تھا کہ یہ ملک اتنے طویل عرصے سے اتنا غریب کیوں ہے؟ یہی وجہ ہے کہ ان کی سرمایہ دارانہ اصلاحات پر بھی ایک انسانی چہرا ہمیشہ رہا۔ ان کے غریب بچپن انہیں غریبوں کے لیے ہمیشہ فکر مند رکھا۔ 2004 سے 2014 کے درمیان وزیر اعظم کی حیثیت سے نافذ کردہ معاشی پالیسیوں کو ہندوستان کی معاشی ترقی کا باعث سمجھا جاتا ہے۔

ڈاکٹر منموہن سنگھ کو بجا طور پر وزیر خزانہ کی حیثیت ہندوستان کی معاشی لبرلائزیشن کا بھیشما پتامہ کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔ انہوں معیشت کو سرکاری کنٹرول کے شکنجے آزاد کیا اور اس کے بعد ہی براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری میں اضافہ ممکن ہوسکا۔ اس کے ڈھانچہ جاتی اصلاحات کو نافذ کرکے ہندوستانی معیشت کو عالمی منڈیوں میں کھول دیا۔ وزیر خزانہ منموہن سنگھ نے ہندوستانی حصص بازار پر عوام کے اعتماد میں بے شمار اضافہ کیا۔ اس کے سبب ملک کے متوسط طبقے نے بڑے پیمانے پر اپنی جمع پونجی کو حصص بازار میں لگانا شروع کردیا۔ یہ منموہن سنگھ کی بہت بڑی کامیابی تھی۔ اس کے بعد کانگریس انتخاب ہارگئی اور بی جے پی کے رہنما اٹل بہاری واجپائی ملک کے وزیر اعظم بنے۔ 13 ؍ماہ بعد ان کی سرکار گرگئی مگر کارگل کا تماشا دکھا کر وہ پھر سے اقتدار میں آگئے۔ انہوں نے ملک کی معیشت کو جاری وساری رکھا اور انہیں یہ خوش فہمی ہوگئی کہ ملک میں خوشحالی آگئی ہے۔ اس لیے انہوں نے قبل از وقت شائننگ انڈیا کے نام الیکشن کروادیا اور نریندر مودی کے گجرات فساد کی وجہ سے الیکشن ہار گئے۔

سابق بھارتی وزیر اعظم من موہن سنگھ کا آبائی گاؤں 'گاہ' ضلع چکوال میں ہے۔ وہاں انہوں نے پرائمری اسکول میں زمین پر بیٹھ کر ابتدائی تعلیم حاصل کی اور کچی گلیوں میں ہم جولیوں کے ساتھ اپنا بچپن گزارا۔ وزیر اعظم کی حیثیت سے دس سالوں میں انہوں نے ایک مرتبہ بھی پاکستان کا دورہ نہیں کیا مگر اپنے گاؤں محبت کو دل میں بسائے رکھا۔ وہ جب وزیر اعظم تھے تو گاہ سے ان کے ایک پرانے ہم جماعت راجہ محمد علی نے ہندوستان آکر ان سے ملاقات کی اور اسکول کا پرانا حاضری رجسٹر بھی دکھایا۔ اس طرح وہ ماضی کی یادوں میں کھوگئے۔ اس موقع پر انہوں نے اپنے تمام 17 کلاس فیلوز کے بارے میں پوچھا، جن کی اکثریت دار فانی سے کوچ کر چکی تھی۔ اس کے بعد منموہن سنگھ نے حکومتِ ہند کے خرچ پر گاہ میں سولر سسٹم اور پورے گاؤں کے لیے روٹی پکانے کی مشین نصب کرائی۔ انسانوں اور جانوروں کے لیے دواخانے، ہائی سکول اور سڑک تعمیر کرائی جوان کے قلبی کیفیات کا شاخسانہ تھی۔

سابق بھارتی وزیر اعظم نے ایک بار اپنے آبائی گاؤں جانے کی خواہش کا اظہار کیا تو حکومت پاکستان نے اس کے ابتدائی انتظامات بھی کردیئے لیکن مشیت کو منظور نہیں تھا۔ 2019 میں منموہن سنگھ نے کرتار پور جانے والے زائرین کے پہلے قافلہ میں شامل تھے۔ اس وقت پاکستان میں واقع دربار سنگھ گردوارہ میں حاضری کے بعد منموہن سنگھ نے کہا تھا آج بھی گاہ کا کوئی باشندہ مل جائے تو وہ انہیں موہنا ہی کہتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ من موہن اپنے نام کی مصداق من کو موہ لینے والی شخصیت کے حال تھے۔ دفتر چھوڑنے سے چند ماہ قبل من موہن سنگھ نے ایک پریس کانفرنس میں اصرار کے ساتھ کہا تھا کہ 'میں دیانت داری سے یقین رکھتا ہوں میڈیا یا اس سے بھی بڑھ کر پارلیمنٹ میں اپوزیشن جماعتوں کے بجائے تاریخ میرے ساتھ مہربانی کرے گی'۔ ہندوستان کے لوگ ان کو ایک سادگی پسند، شریف النفس اور منکسر المزاج وزیر اعظم کی حیثیت سے ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ ایک ایسے سیاستداں کے طور پر کہ جس نے اس دور پرفتن میں اپنے آپ کو دنگا فساد، مکروفریب اور بدعنوانی ولوٹ کھسوٹ سے دور رکھا۔ اس کے باوجود اقتدار پر فائز ہوکر عزت ووقار کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوگیا۔ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ڈاکٹر منموہن سنگھ کے بے شمار مداحوں کی زبان پر آج یہ شعر ہے۔

لوگ اچھے ہیں، بہت دل میں اتر جاتے ہیں
اک برائی ہے تو بس یہ ہے کہ مرجاتے ہیں

بیمار ہی صحیح لیکن مضبوطی سے دھڑک رہا جمہوریت کا دل

عام انتخابات نے بلاشبہ مودی کی طاقتور حکمرانی کی پیش قدمی کو روکا ہے مگر اداروں کی آزادی سے لے کر میڈیا کی غیر جانبداری تک ہندوستان کی جمہوری ساخت کی کمزوریاں گہری تشویش کا سبب بنی ہوئی ہیں

اشوک سوین

تقریباً دو دہائیوں سے جمہوریت کے بارے میں عالمی بیانیہ یہی رہا ہے کہ اس میں زوال آرہا ہے۔ کبھی حکمرانی کا ایک مضبوط طریقہ سمجھا جانے والا نظام جمہوریت دنیا کے مختلف کونوں میں لڑکھڑا گیا ہے، جس سے اقتدار پرستی، عوامی مقبولیت کی سیاست اور عدم رواداری کی مشقوں کو فروغ ملا ہے۔ تاہم، 2024 میں کچھ ایسی تبدیلیاں ضرور آئیں جنہوں نے امید کی ایک کرن دکھائی اور جن سے ثابت ہوا کہ دنیا میں بلاشبہ جمہوریت کمزور ہوئی ہے، پھر بھی اس میں لچک کی ایک اندرونی صلاحیت موجود ہے۔ سینیگال، جنوبی کوریا اور ہندوستان میں یہ لچک زیادہ نمایاں رہی۔ ان تینوں ممالک نے جمہوری رواداری کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا اور ان سے ادارہ جاتی طاقت، شہری شمولیت اور انتخابی سیاست کی اہمیت ثابت ہوئی۔ ہندوستان میں 2024 کا عام انتخاب دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت میں جمہوریت کے وجود کے لیے ایک اہم لمحے کے طور پر ابھرا۔ ساحلی علاقہ (صحرائے صحارا اور صحرائے سوانا کے درمیان شمالی وسطی افریقہ کا علاقہ) میں جمہوریت کی پستی انتہائی تشویشناک ہے۔ یکے بعد دیگرے فوجی بغاوتوں نے پورے خطے کو عدم استحکام کا شکار کردیا ہے۔ پھر بھی، سینیگال نے 2024 میں پرامن انتخابات اور اقتدار کی منتقلی کے ساتھ اس رجحان کو چیلنج کیا۔ جنوبی کوریا میں صدر کی طرف سے مارشل لاء نافذ کرنے کی کوشش میں جمہوریت کو شدید خطرہ لاحق ہوا لیکن ادارہ جاتی مضبوطی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پارلیمنٹ کے اراکین نے اس فیصلے کو واپس کردیا اور عوامی مزاحمت کے باوجود فوج کو اپنے بیرکوں میں واپس بھیج دیا۔ شاید 2024 میں جمہوریت کی لچک کا سب سے موثر مظاہرہ ہندوستان سے آیا۔ گزشتہ ایک دہائی میں ہندوستان نریندر مودی اور ان کی جماعت بی جے پی کی قیادت میں جمہوریت کے تانے بانے کو مسلسل کمزور ہوتا دیکھ رہا ہے۔ 2014 سے لوک سبھا میں اکثریت کے ساتھ مودی حکومت نے اکثریتی قوم پرستانہ اور غیر جمہوری پالیسیوں کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ صحافت کی آزادی کو محدود کرنے سے لے کر عدلیہ کی آزادی کو کمزور کرنے اور اقلیتی برادریوں کو نشانہ بنانے تک، جمہوریت کی زوال کے آثار واضح ہوگئے تھے۔

2024 کا عام انتخاب وسیع پیمانے پر ہندوستان کے جمہوری مستقبل کے حوالے سے ایک عوامی رائے شماری کے طور پر دیکھا گیا۔ مودی اور بی جے پی نے جارحانہ انداز میں انتخابی مہم چلائی اور عوام سے نہ صرف دوبارہ پارلیمانی اکثریت بلکہ دوتہائی اکثریت حاصل کرنے کی اپیل کی تاکہ انہیں ہندوستان کے سیکولر آئین میں تبدیلی کا موقع مل سکے۔ اگر مودی اور بی جے پی کو ایسا ہی اکثریتی ووٹ مل جاتا تو ملک کے جمہوری تشخص میں گہرائی سے تبدیلی آجاتی۔ ہندوستانی عوام نے اس کے خلاف اپنا احتجاج ریکارڈ کرایا اور بی جے پی لوک سبھا میں سادہ اکثریت بھی حاصل کرنے میں ناکام رہی جس کے نتیجے میں مودی کو ایک مخلوط حکومت بنانے پر مجبور ہونا پڑا۔ اس انتخابات میں راہل گاندھی کی قیادت میں کانگریس کی ایک اہم بحالی بھی دیکھی گئی۔ کانگریس نے اپنی نشستوں کو تقریباً دوگنا کرلیا اور اس سے گاندھی کو اپوزیشن کے رہنما کا عہدہ ملا اور پارلیمنٹ میں اختلافات اور بحث کے عمل کو نئی زندگی ملی۔ یقیناً مودی حکومت اقتدار میں باقی ہے لیکن 2024 کے انتخابات نے ان کی یکطرفہ حکمرانی کی صلاحیت کو واضح طور پر روک دیا ہے۔ بی جے پی کی قیادت میں طویل عرصے سے ختم ہو چکا پارلیمانی کنٹرول دوبارہ ابھرا ہے۔ مخلوط حکومت کی مجبوریاں اور مضبوط اپوزیشن نے جوابدہی کی ایک نئی سطح متعارف کرائی ہے

جس سے مودی کے پہلے دو ادوار کی نشانی، اکثریتی قوم پرستانہ رجحانات، پر روک لگ گئی ہے۔ ہندوستان کا 2024 کا انتخاب دنیا بھر کے جمہوری ممالک کے لیے کئی اہم سبق فراہم کرتا ہے۔ سب سے پہلے، یہ بتاتا ہے کہ اصل طاقت ووٹرز کے ہاتھ میں ہے۔ ادارہ جاتی چیلنجز بی میڈیا کی جانب داری سے لے کر انتخابی پولرائزیشن تک بی ووٹرز ستمگرانہ حکمرانی کو روک سکتے ہیں۔ دوسرا، انتخابات نے ایک معتبر اپوزیشن کی اہمیت کو ثابت کیا۔ راہل گاندھی کی قیادت میں کانگریس کی بحالی نے ووٹرز کو بی جے پی کے بیانیے کا ایک عملی متبادل فراہم کیا۔ جمہوریت میں بحث کو فروغ دینے، جوابدہی کو یقینی بنانے اور اقتدار کے چند ہاتھوں میں سمٹنے سے روکنے کے لیے ایک مضبوط اپوزیشن کی ضرورت ہوتی ہے۔ تیسرا، ہندوستان کا تجربہ جمہوریت کی حفاظت کے لیے ادارہ جاتی اصلاحات کی ضرورت کو ظاہر کرتا ہے۔ اگرچہ 2024 کے انتخابات نے بلاشبہ مودی کے ستمگرانہ رجحانات کو روک دیا ہے، ہندوستان کی جمہوری ساخت میں کمزوریاں بی اداروں کی آزادی سے لے کر میڈیا کی غیر جانبداری تک بی گہری تشویش کا سبب بنی ہوئی ہیں۔ دنیا کے سب سے بڑی جمہوریت کے طور پر ہندوستان میں جو کچھ بھی ہوتا ہے، اس کا عالمی جمہوری معیارات پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ آگے کا راستہ چیلنجز سے بھرا ہوا ہے لیکن 2024 کے عام انتخابات نے ہندوستان میں جمہوریت کی موت کی پیش گوئی کو بیچ میں ہی روک دیا ہے۔ سینیگال، جنوبی کوریا اور ہندوستان میں لچک کے مظاہرے دنیا بھر میں جمہوریت کے حامیوں کے لیے امید کی کرن ہیں۔ جمہوریت کے لیے جنگ کبھی ختم نہیں ہوتی لیکن اس کے لیے ہمیشہ لڑنا ضروری ہوتا ہے۔

(مضمون نگار اشوک سوین سویڈن کی اپسالا یونیورسٹی میں امن اور تنازعہ کی تحقیق کے پروفیسر ہیں)

منموہن سنگھ: ہندوستانی قیادت کی قدیم روایت کے معمار

منموھن سنگھ شمولیت اور اتحاد کے حامی رہنما تھے۔ وہ سادگی، علم، اور فکر کی گھرائی کے ساتھ قیادت کرتے تھے۔ ان کی پالیسیوں نے قومی ترقی کو ترجیح دی، نفرت یا انتقام کو نہیں

آکار پٹیل

منموہن سنگھ نئے ہندوستان کے نمائندہ نہیں تھے۔ وہ ایک ایسے ہندوستان کے رہنما تھے جو شمولیت، ہم آہنگی، اور ترقی پر یقین رکھتا تھا۔ ان کی سیاست ہمیشہ تقسیم کے بجائے اتحاد کی علمبردار رہی۔ اگر وہ عوامی تقاریر میں مذہب کا ذکر بھی کرتے، تو اس کا مقصد کسی خاص گروہ کو بدنام کرنا یا عوام کو اس کے خلاف اکسانا نہیں بلکہ رواداری اور ہم آہنگی کو فروغ دینا ہوتا۔ آج کا 18 سالہ نوجوان، جو پہلی بار ووٹ ڈال رہا ہے لیکن 2014 میں صرف 10 سال کا تھا، نفرت کے ماحول میں پروان چڑھا ہے۔ اس کے لیے یہ تصور کرنا مشکل ہوسکتا ہے کہ ہندوستانی سیاست میں کبھی ایسے اصول بھی تھے جو سماجی ہم آہنگی اور اتحاد کو فوقیت دیتے تھے۔ منموہن سنگھ ان اصولوں کی بہترین مثال تھے۔ ان کا اندازِ قیادت انوکھا تھا۔ نہ وہ اپنے آپ کو ہیرو کے طور پر پیش کرتے تھے، نہ اپنے بارے میں غیر ضروری باتیں کرتے تھے، اور نہ ہی خود کو عوام کی نظروں میں بلند کرنے کے لیے کسی طرح کا ڈرامائی انداز اپناتے تھے۔ انہوں نے کبھی اپنے خطاب میں تیسرے شخص میں بات نہیں کی، نہ اپنے لباس یا عادات سے کسی پر اپنی امتیازی حیثیت ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ وہ ایک عام لباس اور سادہ شخصیت کے مالک تھے، جن کی سادگی ان کی قیادت کی سب سے بڑی خصوصیت تھی۔

منموہن سنگھ کی معمولی شروعات کے بارے میں کم ہی لوگ جانتے ہیں، کیونکہ انہوں نے اسے کبھی بڑھا چڑھا کر پیش نہیں کیا۔ اگرچہ ان کا پس منظر تقسیم شدہ ہندوستان کی مشکلات سے جڑا ہوا تھا، لیکن انہوں نے اپنی انکساری کو ہمیشہ برقرار رکھا۔ ان کی تعلیمی قابلیت غیر معمولی تھی، لیکن انہوں نے کبھی اپنی ڈگریوں کو نمایاں کرنے کی کوشش نہیں کی۔ کیمبرج یونیورسٹی میں ان کے نام سے ایک اسکالرشپ موجود ہے، اور آکسفورڈ یونیورسٹی کے نفیلڈ کالج میں ان کا ذکر ان کے تحقیقی کام کے لیے موجود ہے۔ ان کا مقالہ "انڈیا کی ایکسپورٹ ٹرینڈز اور خود کفیل ترقی کے امکانات" ایک اہم معاشی حوالہ سمجھا جاتا ہے۔

منموہن سنگھ نے اپنی زندگی میں ہمیشہ علم کو جذبات پر فوقیت دی۔ وہ ایک گہرے مطالعے والے شخص تھے، جو کسی بھی فیصلے پر پہنچنے سے پہلے اس کے تمام پہلوؤں پر غور کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ ہندوستانی معیشت کے لیے کبھی کوئی ایسا قدم نہیں اٹھا سکتے تھے جو دانستہ نقصان پہنچانے کا باعث بنے۔ انہوں نے کبھی عوام کو ایسی مشکلات میں نہیں ڈالا جو بلاوجہ اذیت کا باعث بنیں، جیسے کہ نوٹ بندی یا لاک ڈاؤن جیسی پالیسیاں، جنہوں نے لاکھوں لوگوں کی زندگیوں کو متاثر کیا۔ منموہن سنگھ کی قیادت کا ایک اور اہم پہلو ان کی فیصلہ سازی کی سوچ تھی۔ وہ جلد بازی اور جذباتی فیصلے کرنے سے گریز کرتے تھے، جو آج کے دور کی سیاست کا ایک اہم پہلو بن چکا ہے۔ وہ ہمیشہ گہرائی اور دانش مندی سے کام لیتے تھے، جیسا کہ مارچ 2009 میں فنانشل ٹائمز کے انٹرویو میں ان کی بصیرت ظاہر ہوئی۔ ان سے جب عالمی مالیاتی نظام اور ڈالر کی جگہ کسی نئے ریزرو اثاثے کے بارے میں سوال کیا گیا، تو ان کا جواب بہت متوازن اور سوچا سمجھا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ "پیسہ جاری کرنے کی طاقت کسی ملک کی طاقت کی علامت ہوتی ہے، اور کوئی بھی اپنی طاقت رضا کارانہ طور پر نہیں گنواتا۔"

آج، جب کہا جاتا ہے کہ منموہن سنگھ کمزور تھے، تو یہ موازنہ اس وقت کے سیاسی حالات سے کرنا ضروری ہے۔ 2002 کے گجرات کے واقعات کے دوران، جب پارٹی کے اندر اختلاف رائے کو دبایا گیا اور مخالفین کو سزا دی گئی، تو یہ اس بات کی علامت تھی کہ سیاسی طاقت کس طرح سماجی ہم آہنگی پر غالب آسکتی ہے۔ اس وقت، پارٹی کے اندر کے اختلافات کو دبانے کے لیے انتہا پسند نظریات کو فروغ دیا گیا، اور وزیر اعظم کے طور پر واجپائی بھی اس دباؤ کے سامنے بے بس نظر آئے۔ یہ موازنہ آج کے ہندوستان کے لیے ایک سبق ہونا چاہیے۔ منموہن سنگھ کی قیادت نے ہمیشہ قوم کو پارٹی سے زیادہ اہمیت دی۔ انہوں نے سیاست کو خدمت اور ترقی کا ذریعہ سمجھا۔ ان کی قیادت نے ہندوستانی سیاست کو ایک اخلاقی معیار فراہم کیا، جو آج کے سیاسی حالات سے بالکل مختلف تھا۔ جنوری 1949 میں جارج آرویل نے گاندھی جی کے بارے میں لکھا تھا: "گاندھی نے سیاسی ماحول کو نفرت کے بغیر جراثیم سے پاک کیا۔" منموہن سنگھ بھی اسی روایت کے امین تھے۔ ان کی سیاست میں ضد اور انتقام کے بجائے شرافت اور رواداری کا پہلو نمایاں تھا۔ انہوں نے کبھی اپنی سیاست کو ذاتی مفادات کے لیے استعمال نہیں کیا اور ہمیشہ قومی ترقی اور عوامی خدمت کو اولیت دی۔ یہ تمام پہلو ان کی قیادت کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں اور ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کرتے ہیں کہ آج کے ہندوستان میں ایسی قیادت کیوں ناپید ہوچکی ہے؟

نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن

ایک طرف باباصاحب کے ہتک عزت کو لے کر اپوزیشن حکومت پر چوطرفہ حملہ آور ہے تو دوسری طرف این ڈی اے میں شامل بعض اتحادی جماعتیں بھی آنکھیں دکھارہی ہیں۔

بعض اتحادی جماعت نے تو این ڈی اے سے خود کو الگ تھلگ بھی کرلیا ہے

ڈاکٹر جہاں گیر حسن

ہندوستان کا سیاسی اُونٹ آئندہ کچھ دنوں میں کس کروٹ بیٹھے گا یہ کہنا بڑا مشکل ہے۔ آئے دن جو چھوٹے موٹے سیاسی اور مذہبی کشیدہ حالات سامنے آرہے ہیں وہ ملک وقوم دونوں کے حق میں سخت ضرررساں ہیں۔ خاص طور پر مہاراشٹر اور جھارکھنڈ انتخاب کے بعد جس قدر سیاسی اور مذہبی واقعات وسانحات رونما ہوئے ہیں اُن کی وجہ سے ایک طرف قومی اتحاد واتفاق پارہ پارہ ہورہا ہے اور ملکی سطح پر معاش واقتصاد پر بہت ہی بُرے اثرات مرتب ہورہے ہیں تو دوسری طرف پارلیمنٹ کے وقار اور قانون کی بالادستی پر بھی سوالیہ نشان لگ رہے ہیں۔ نیز جس طرح سے آج ملک میں ایک واقعہ پر دوسرے واقعے کے ذریعے پردہ ڈالنے کی مسلسل اور منظم کوششیں کی جارہی ہیں وہ بھی سیاست ومعاشرت کے لیے کچھ نیک شگون نہیں ہے۔ پارلیمنٹ میں اپوزیشن نے جو گوتم ڈانی کا معاملہ اُٹھایا اور اُس پر قانونی شکنجہ کسنے کی بات کہی، تو اوّلاً حکومت اس کے لیے تیار نہیں ہوئی اور دفاعی پوزیشن اختیار کرتی نظر آئی۔ لیکن اپوزیشن کے سخت رویے کے سامنے حکومت نے جب خود کو بے بس پایا تو اڈانی ایشوز کو ٹھنڈے بستے میں ڈالنے کے لیے آناً فاناً اقلیتی عبادتگاہوں اور درگاہوں کا قضیہ چھیڑ دیا گیا، جن میں بالخصوص سنبھل شاہی مسجد اور اجمیر شریف قابل ذکر ہیں۔ لیکن حکومت نے خواب میں بھی نہیں سوچا ہوگا کہ اُس کا یہ منظم منصوبہ خود اُسی کے لیے وبال بن جائے گا اور عبادتگاہوں کے معاملے پر اقلیتی کمیونٹی کے ساتھ اکثریتی کمیونٹی کا ایک طبقہ بھی اُس کے خلاف کھڑا ہوجائے گا۔ لہٰذا یہ محسوس کرتے ہی کہ اکثریت کا ایک بڑا طبقہ حکومت کی حمایت سے ہاتھ کھینچ سکتا ہے، اُس سے ذہن پھیرنے کے لیے شیکھر یادو کو سامنے لایا گیا، جنھوں نے یہ کہہ کر حالات کو سنسنی خیز بنادیا تھا کہ ہندوستان اکثریت کے مزاج کے موافق چلے گا۔ لیکن جب ایک طرف عدالت عظمیٰ نے شیکھر یادو کا مواخذہ کیا اور دوسری طرف وکلا کی ایک ٹیم نے اس کے خلاف دستخطی مہم چلائی اور اپوزیشن کے ساتھ مل کر راجیہ سبھا میں مواخذاتی قرارداد لانے پر زور دیا، تو اُس تحریک کو بھی کمزور کرنے اور اُسے پس پشت ڈالنے کے لیے حکومت نے ایک اور قدم اُٹھایا اور پارلیمنٹ میں "ون نیشن ون الیکشن" کا نعرہ دے ڈالا۔ مگر اس ایشو پر بھی دال گلتی دکھائی نہیں دی تو حسب معمول ایک بار پھر سے مذہبی کارڈ کھیلنے کی کوشش کی گئی اور باباصاحب اور مذہب کو آمنے سامنے کردیا گیا۔

بہت ممکن ہے کہ باباصاحب معاملے کو اُٹھاتے وقت اُمت شاہ کے ذہن میں یہ بات رہی ہو کہ جیسے ماضی میں دیگر تمام تر ملکی وعوامی مفاد اور ایشوز کو مذہب کے نام پر پیچھے چھوڑ دیا گیا بعینہ مذہب کے نام پر باباصاحب کے خلاف بھی ایک فضابندی کی جائے تاکہ منووادی نظریات کے نفاذ کے لیے راستے ہموار ہوجائیں مگر اُمت شاہ کا خیال خام ہی رہ گیا اور جس خوش آئند رزلٹ کا وہ خواب دیکھ رہے تھے وہ بھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوسکا۔ اس کے برعکس اُمت شاہ خود اپنے ہی جال میں اُلجھ کر رہ گئے۔ نوبت بایں جا رسید کہ اُن کا سیاسی کردار بھی اب داؤ پر لگتا دکھائی دے رہا ہے۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ یہ حکومت کے حق میں بھی خطرناک ثابت ہوسکتا ہے۔ حالات اس قدر پیچیدہ ہوتے جارہے ہیں کہ باباصاحب کے چکرویو سے نکلنا نہ تو حکومت کے لیے آسان لگ رہا ہے اور نہ ہی امت شاہ کے لیے۔ ایک طرف باباصاحب کے ہتک عزت کو لے کر اپوزیشن حکومت پر چوطرفہ حملہ آور ہے تو دوسری طرف این ڈی اے میں شامل بعض اتحادی جماعتیں بھی آنکھیں دکھارہی ہیں۔ بعض اتحادی جماعت نے تو این ڈی اے سے خود کو الگ تھلگ بھی کرلیا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق بی ایس پی سپریمو مایاوتی نے بھی امت شاہ کے خلاف ایک ایف آئی آر درج کرادی ہے اور اُنھیں سلاخوں کے پیچھے ڈھکیلنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس کے ساتھ عوامی سطح پر جس پُرزور طریقے سے حکومت کے خلاف احتجاج ہورہے ہیں اور اُمت شاہ سے معافی اور استعفا کا مطالبہ ہورہا ہے اُس کے پیش نظر حکومت مزید ناقابل حل مشکلات میں پھنستی دکھائی دے رہی ہے۔

۲۰۱۴ء اور بالخصوص ۲۰۱۹ء کے بعد کے سیاسی منظرنامہ کو دیکھا جائے تو اِس بات کی تصدیق ہوجاتی ہے کہ صاحبانِ اقتدار میں سب سے زیادہ اگر کوئی حاوی اور قلمدانِ سیاست پر قابض رہا ہے تو وہ یکہ وتنہا وزیر داخلہ امت شاہ ہیں۔ اِس دوران اُنھوں نے جس شدت کے ساتھ اپنے مصاحبوں اور اتحادیوں کو نظرانداز کیا ہے اُتنا تو کسی اور رہنما نے شاید سوچا بھی نہ ہو۔ حدتو یہ ہے کہ بیشتر سیاسی معاملات اور فیصلہ کن مرحلے میں وہ وزیر اعظم پر بھی حاوی نظر آئے۔ اُترپردیش پارلیمانی انتخاب میں جس طریقے سے اُنھوں نے کسی کا پاس ولحاظ نہیں رکھا اور محض اپنا سکہ چلایا اُس سے کون واقف نہیں۔ بعض ذرائع کے مطابق خود آر ایس ایس چیف بھی بہت ساری سرگرمیوں کو لے کر اُن سے مطمئن نہیں نظر آرہے ہیں۔ آج جو بیساکھیوں کے سہارے مرکزی حکومت چل رہی ہے اُس میں بھی کسی نہ کسی حد تک امت شاہ کے تعلقی رویے کا بڑا عمل دخل ہے۔ گویا امت شاہ اور اُن کے طرز عمل نے حکومت کے سامنے ایک بڑا مسئلہ کھڑا کردیا ہے۔ حالاں کہ امت شاہ کی طرف سے یہ باور کرانے کی مہم جاری ہے کہ حکومت کو کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ نیز وہ اپوزیشن سے خوف زدہ ہیں نہ ہی اتحادیوں کے دباؤ میں ہیں۔ غالباً یہی سبب ہے کہ باباصاحب معاملے پر وہ ابھی تک معافی مانگنے سے بالقصد گریز کررہے ہیں۔ بہار میں گورنر کی تبدیلی اور مرکزی وزیر چراغ پاسوان کے قریبی ایم پی پر ای ڈی کا چھاپہ بھی اِسی زُمرے میں رکھا جاسکتا ہے۔ لیکن اِس حقیقت کو کیسے جھٹلایا جاسکتا ہے کہ پچھلے دس بارہ برسوں میں جو نہیں ہوا، وہ اب ہورہا ہے۔ این ڈی اے کا اجلاس کیوں بلائی گئی؟ این ڈی اے کے اجلاس میں وزیر اعظم کیوں شریک نہیں ہوئے؟ چندر بابو نائیڈو کی طرف پُرامید نظریں کیوں اُٹھ رہی ہیں؟ آنجہانی اٹل جی کی یاد میں بنائے گئے پوسٹر سے امت شاہ کا نام کیوں غائب ہے، جب کہ اُسی پوسٹر میں تمام چھوٹے بڑے رہنماؤں کے نام موٹے حرفوں میں درج ہیں؟ یہ وہ سوالات جن کے جواب ہنوز تشنۂ لب ہیں۔ دوسری طرف باباصاحب تحریک کو مزید تیز تر کرنے کے لیے اپوزیشن نے 'جے باپو'، 'جے بھیم' اور 'جے سمویدھان' کے نام سے ملک گیر تحریک چھیڑ دی ہے اور بیلگاوی میں 'نوستیہ گرہ میٹنگ' کے نام سے اس تحریک کا آغاز ہوچکا ہے۔ مزید پسماندہ طبقہ کی ناراضگی اور اتحاد سے حکومت سخت خائف ہے اور یہ غور کرنے پر مجبور ہے کہ اگلا صدر کسی دلت کو بنادیا جائے۔

کاش کہ حکومت اوّل روز سے ہی اِس بات کو ذہن نشین کرلی ہوتی کہ یہ ملک جمہوری نظام کا پابند ہے اور جمہوری نظام میں تمام مذاہب وطبقات کے احترام وپاسداری کی ضمانت دی جاتی ہے۔ نیز جمہوری نظام ماضی کے فتنوں میں پڑنے کی بجائے حال میں ایک پُرسکون زندگی گزارنے پر زور دیتا ہے اور 'جیو اور جینے دو' کے راستے پر چلتے ہوئے ہمہ جہت کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے۔ یہ جمہوری نظام کو نظرانداز کردینے کا ہی نتیجہ ہے کہ آج ملک وعوام کے اندر شدید بے چینی اور اَفراتفری پائی جارہی ہے۔ لہٰذا اِن ناگفتہ بہ حالات پر قابو پانے لینے کے لیے بس دو ہی راستے بچتے ہیں: پہلا یہ کہ حکومت باباصاحب معاملے پر پسماندہ طبقات کے جذبات کا احترام کرے اور اُمت شاہ کو تیار کرے کہ وہ ملک وعوام سے معافی مانگیں؍مستعفی ہوں، جس کے آثار بہت ہی کم ہیں۔ دوسرا یہ کہ حکومت امت شاہ کی حفاظت ودفاع میں لگ جائے اور دلت ووٹ سے اپنا پلّہ چھاڑ لے، لیکن یہ بھی حکومت کے حق میں نہیں ہے۔ غرض یہ کہ آج حکومت کے سامنے ایک بار پھر سے 'نہ پائے رفتن، نہ جائے ماندن' والی کیفیت پیدا ہوگئی ہے، چناں چہ یہ دیکھنا بڑا دلچسپ ہوگا کہ وزیر اعظم اِس معاملے میں کیا قدم اُٹھاتے ہیں!

☆☆☆

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

چہرے سے جھریوں کے خاتمے کے دس آسان طریقے

جوں جوں ہماری عمر بڑھتی ہے، جلد میں کولاجن کی مقدار کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ کولاجن ایک ایسا پروٹین ہے جو جلد کے خلیوں کو تروتازہ اور جوان رکھتا ہے۔ جب کولاجن بننے کی رفتار سست ہوجاتی ہے تو جلد اپنی شادابی، لچک اور ہمواری کھودیتی ہے اور اس پر شکنیں اور جھریاں نظر آنے لگتی ہیں۔ یہ صورتِ حال خصوصاً کسی بھی عورت کے لیئے خوشگوار نہیں ہوتی اور وہ جہاں تک ممکن ہو لٹکی ہوئی جلد اور جھریوں سے بچنا چاہتی ہے۔ بڑھتی ہوئی عمر کے علاوہ بھی کچھ عوامل ایسے ہیں جن کے باعث وقت سے پہلے ہی جلد پر شکنیں نمودار ہونے لگتی ہیں اور آپ کے حسن کی شادابی ماند پڑسکتی ہے

سمیرہ بتول

بڑھتی ہوئی عمر کے ساتھ چہرے کی شادابی کم ہونے لگتی ہے اور اس پر جھریاں نمودار ہونے لگتی ہیں۔ کیونکہ جوں جوں ہماری عمر بڑھتی ہے، جلد میں کولاجن کی مقدار کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ کولاجن ایک ایسا پروٹین ہے جو جلد کے خلیوں کو تروتازہ اور جوان رکھتا ہے۔ لہٰذا جب کولاجن بننے کی رفتار سست ہوجاتی ہے تو جلد اپنی شادابی، لچک اور ہمواری کھودیتی ہے اور اس پر شکنیں اور جھریاں نظر آنے لگتی ہیں۔ یہ صورتِ حال خصوصاً کسی بھی عورت کے لیئے خوشگوار نہیں ہوتی اور وہ جہاں تک ممکن ہو لٹکی ہوئی جلد اور جھریوں سے بچنا چاہتی ہے۔ بڑھتی ہوئی عمر کے علاوہ بھی کچھ عوامل ایسے ہیں جن کے باعث وقت سے پہلے ہی جلد پر شکنیں نمودار ہونے لگتی ہیں اور آپ کے حسن کی شادابی ماند پڑسکتی ہے۔ مثلاً دھوپ میں زیادہ وقت گزارنا، وٹامن سی اور ای کی کمی، آلودگی، متوازن غذا کی کمی اور موروثی اثرات آپ کی جلد کو وقت سے پہلے بوڑھا کر سکتے ہیں۔ یہاں آپ کے لیئے جھریوں سے بچاؤ کے لیئے چند گھریلو نسخے حاضر ہیں جن کے استعمال سے یقیناً آپ کے چہرے کی جھریوں کا مکمل خاتمہ ہوجائے گا۔

زیتون کا تیل: زیتون کے پھل کی طرح زیتون کا تیل بھی صحت کے لیئے بے حد مفید ہے۔ تحقیق کے مطابق زیتون کے تیل سے جلد کی خوبصورتی میں بھی بہت اضافہ ہوتا ہے۔ اس کا مساج نہ صرف جلد کو چمکدار بناتا ہے بلکہ جلدی امراض سے بچاؤ میں بھی مدد دیتا ہے۔ زیتون کے تیل میں وٹامن، منرلز اور قدرتی فیٹی ایسڈ بھاری مقدار میں پائے جاتے ہیں جو کہ جلد کو نرم و ملائم رکھتے ہیں اور جھلسی ہوئی جلد کا خاتمہ کرتے ہیں۔ روزانہ رات کو سونے سے پہلے اپنی ہتھیلی پر زیتون کے تیل کے چند قطرے لیں اور دائرے کی شکل میں چہرے کی جھریوں پر دس سے پندرہ منٹ تک اس کا مساج کریں۔ ایسا کرنے سے بہت جلد آپ کے چہرے پر سے جھریاں بالکل ختم ہوجائیں گی۔

میتھی دانہ: میتھی دانہ باورچی خانے میں استعمال ہونے والے عام مسالوں میں سے ایک ہے، جو کہ دوا کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ طبی ماہرین کے مطابق میتھی دانے کو قدیم زمانے سے جلدی امراض سے محفوظ رکھنے کے لیئے گھریلو نسخے کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا ہے اور اس کے بیشتر فوائد بھی ہیں۔ میتھی دانے میں وٹامن بی کی بھاری مقدار پائی جاتی ہے، جو کہ مردہ جلد کو تروتازہ بنانے میں اور جلد پر موجود جھریوں اور شکنوں کو ختم کرنے میں بہت مدد دیتا ہے۔ دو سے تین کھانے کے چمچ میتھی دانے کو اچھی طرح پیس کر پاؤڈر بنالیں، اس میں ایک کھانے کا چمچ شہد ملا کر گاڑھا سا پیسٹ تیار کرلیں۔ اب یہ پیسٹ روزانہ اپنے چہرے اور گردن پر لگائیں، تقریباً ایک گھنٹے بعد نیم گرم پانی سے دھولیں۔ بہت جلد آپ کو جھریوں سے چھٹکارا مل جائے گا۔

انڈے کی سفیدی: انڈے کی سفیدی کے بے شمار فائدے ہیں۔ یہ آپ کی جلد پر موجود جھریوں کو ختم کرنے اور آپ کی جلد کو تروتازہ بنانے کے لیئے بہت مفید ہے۔ انڈے کی سفیدی استعمال کرنے سے آپ کی جلد ٹائٹ رہتی ہے اور یہ آپ کے چہرے کو ہر قسم کی شکنوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ انڈے میں موجود پروٹین کی مدد سے آپ کے چہرے کے کھلے ہوئے مسام بند ہوجاتے ہیں اور اسی وجہ سے آپ کے چہرے پر پڑی ہوئی جھریاں ختم ہوجاتی ہیں۔ ایک پیالی میں ایک عدد انڈا توڑ کر اس کی زردی نکال دیں۔ پیالی میں موجود انڈے کی سفیدی کو اپنے چہرے پر لگائیں اور جب یہ اچھی طرح خشک ہوجائے تو نیم گرم پانی سے چہرہ دھولیں۔ ہفتے میں تین دن یہ ٹوٹکا استعمال کریں فرق آپ خود دیکھیں گے۔

کیلا: کیلا ایک ایسا سدا بہار پھل ہے جو غذائی اجزاء سے بھرپور ہے۔ وٹامن کے لحاظ سے کیلا مفید ترین پھلوں میں سے ہے کیونکہ اس میں وٹامن اے، سی اور ای ہوتا ہے، جو کہ آپ کی جلد کی سالمیت اور لچک کو برقرار رکھنے میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ کیلا اپنے اندر تقریباً ۷۵ فیصد پانی کی مقدار رکھتا ہے جو کہ آپ کی جلد کو خشک ہونے سے اور جلد پر جھریاں اور شکنیں پڑنے سے بچاتا ہے۔ ایک پیالی میں ایک کیلا چھیل کر اسے کتلوں میں کاٹ لیں، اب کانٹے کی مدد سے اسے اچھی طرح میش کر لیں۔ اس میں ایک چمچ شہد ڈال کر اسکا گاڑھا سا پیسٹ بنا لیں۔ اب یہ پیسٹ پندرہ سے بیس منٹ کے لیئے اپنے چہرے کی جھریوں پر لگائیں اور خشک ہونے پر نیم گرم پانی سے دھولیں۔ ہفتے میں دو بار یہ ٹوٹکا اپنی جلد پر استعمال کریں، انشااللہ، بہت فائدہ ہوگا۔

بادام: بادام کا استعمال جلد کے لیئے بہت مفید ہے۔ چہرے پر بادام کا استعمال کرنے سے چہرہ تروتازہ اور شاداب رہتا ہے۔ بادام میں آئرن، وٹامن ای، فائبر اور کیلشیم بھاری مقدار میں پایا جاتا ہے، جو کہ آپ کی بڑھتی ہوئی عمر کے عمل کو روک دیتا ہے اور چہرے پر نمودار ہونے والی جھریوں کو ختم کرتا ہے۔ پانچ سے چھ عدد بادام رات بھر کے لیئے آدھا کپ دودھ میں بھگودیں، صبح ان کے چھلکے اُتار کر انہیں اچھی طرح پیس کر ان کا پیسٹ تیار کر لیں۔ اب اس پیسٹ کو روزانہ پندرہ سے بیس منٹ کے لیئے اپنے چہرے پر لگائیں اور پھر ٹھنڈے پانی سے دھو لیں۔ چہرے پر بادام کے تیل کی مالش کرنے سے بھی چہرے کی جھریاں ختم ہوجاتی ہیں۔

دہی: قدیم زمانے سے ہی دہی کا استعمال جلد کی خوبصورتی اور نشونما کے لیئے سب سے زیادہ بہترین سمجھا جاتا ہے۔ دہی جلد کو ٹائٹ اور چمکدار بنانے میں بہت مدد دیتی ہے، اور دہی کے روزانہ استعمال سے چہرے کی جھریاں اور نشانات ختم ہوجاتے ہیں۔ ایک پیالی میں دو کھانے کے چمچ دہی اور آدھا کھانے کا چمچ لیموں کا رس ڈال کر اچھی طرح ملائیں، اب اس میں تین قطرے ناریل کا تیل یا پھر زیتون کا تیل ملا کر پیسٹ تیار کرلیں۔ اب یہ پیسٹ دس منٹ کے لیئے اپنے چہرے پر لگائیں، اسکے بعد پانچ منٹ مساج کر کے نیم گرم پانی سے دھولیں۔ اسکے استعمال سے نہ صرف جلد صاف شفاف اور چمکدار ہوجائے گی بلکہ جھریاں اور رینکلز دور ہوجائیں گے۔

ایلوویرا: گھیکوار (ایلوویرا) ایک ایسا پودا ہے جو اپنے اندر بے شمار طبی فوائد کا خزانہ لیئے ہوئے ہے۔ یورپ میں کی جانے والی تحقیق کے مطابق اس پودے کے گودے میں بے انتہا طبی خواص پائے جاتے ہیں جو کہ جلدی امراض کے لیئے بہت فائدہ مند ہیں۔ ایلوویرا کے استعمال سے نہ صرف آپ کی جلد جوان رہتی ہے بلکہ آپ کی جلد میں لچک برقرار رہتی ہے۔ ایک پیالی میں دو کھانے کے چمچ ایلوویرا جیل لیں اور اس میں دو کھانے کے چمچ گریپ فروٹ کا رس ملائیں۔ اب اس پیسٹ کو اپنے چہرے پر لگائیں۔ دس سے پندرہ منٹ کے بعد نیم گرم پانی سے اپنا چہرہ دھولیں۔ دن میں ایک مرتبہ کے استعمال سے یہ آپ کے چہرے کی مکمل طور پر جھریاں ختم کردے گا اور آپ کی جلد کو خوشگوار بنادے گا۔

لیموں کا رس: لیموں کا استعمال جلد کے مختلف امراض کے لیئے بہت مفید ہے۔ لیموں میں وٹامن سی، وٹامن بی، پوٹاشیم اور فولک ایسڈ پایا جاتا ہے، جو کہ آپ کی جلد کو موسمی آلودگی، سورج کی تپش اور خشکی سے بچاتا ہے۔ اگر آپ کہیں باہر جارہی ہیں اور آپ کے چہرے پر موجود جھریاں آپ کے لیئے پریشانی کا سبب بنی ہوئی ہیں تو اس کے لیئے لیموں کا استعمال بہت بہترین ہے جو کہ بہت آسانی سے اور بہت جلد آپ کے چہرے کی جھریوں کو ختم کرتا ہے اور پ کی جلد کو تروتازہ اور جوان بناتا ہے۔ ایک پیالی میں دو کھانے کے چمچ لیموں کا رس اور ایک کھانے کا چمچ شہد لیں اور اسے اچھی طرح ملا کر اپنے چہرے پر لگا لیں۔ دس منٹ کے بعد ٹھنڈے پانی سے منہ دھو لیں۔ آپ کی جلد بہت پُرکشش اور پُررونق ہوجائے گی اور جھریاں بھی غائب ہوجائیں گی۔

(بھوری شکر (براؤن شوگر: بھوری شکر کے چہرے پر استعمال سے آپ کی جلد میں تناؤ اور خوبصورتی بڑھتی ہے۔ دودھ کے استعمال سے آپ کی رنگت نکھرتی ہے اور چہرے پر موجود جھریاں اور شکنیں ختم ہوجاتی ہیں۔ بھوری شکر میں عام شکر کی نسبت منرلز، کیلشیم، پوٹیشیم اور آئرن زیادہ مقدار میں پایا جاتا ہے، جو کہ آپ کے جلدی امراض کو ختم کرنے میں بہت مدد دیتا ہے۔ ایک پتیلی میں آدھا کپ دودھ اُبال لیں، اب ایک پیالی میں یہ دودھ ڈال کر اس میں ایک کھانے کا چمچ بھوری شکر ڈال کر اچھی طرح ملالیں اور ٹھنڈا ہونے تک رکھ دیں۔ پھر روئی کی مدد سے اسے اپنے چہرے پر اچھی طرح لگائیں، دس منٹ کے بعد نیم گرم پانی سے منہ دھولیں۔ اس ٹوٹکے کو روزانہ استعمال کرنے سے چہرے کی جھریاں بہت جلد ختم ہوجائیں گی۔

گنے کا رس اور ہلدی: گنے کے رس اور ہلدی کا استعمال چہرے کی جھریاں مٹانے کے لیئے ایک قدیم عرصے سے کیا جارہا ہے۔ یہ ایک بہت مفید اور آزمایا ہوا ٹوٹکا ہے جس کے استعمال سے بہت جلد چہرے کی جھریاں ختم ہوجاتی ہیں۔ ایک پیالی میں دو کھانے کے چمچ گنے کا رس اور دو کھانے کے چمچ ہلدی ڈال کر اچھی طرح ملائیں، اب اس پیسٹ کو پندرہ سے بیس منٹ کے لیئے اپنے چہرے اور گردن پر لگائیں۔ خشک ہوجانے پر نیم گرم پانی سے دھولیں۔ بہتر نتائج کے لیئے دن میں ایک بار یہ ٹوٹکا ضرور استعمال کریں۔

☆☆☆

کاجل آئی میک اپ

کاجل، ہر زمانے میں مقبول رہا ہے۔ عرصہ دراز سے خواتین، کاجل کا استعمال کرتی رہتی ہیں۔ قدیم تہذیب میں بھی اس کے استعمال کا ذکر موجود ہے۔ 70 کی دہائی کی فلموں میں بالی ووڈ کی ہیروئینیں کاجل کے ساتھ دیکھی گئی ہیں۔ کاجل، آنکھوں کی خوبصورتی میں اضافہ کا کام کرتا ہے۔ کہا جاتا ہیکہ کسی کے دل میں بسنے کیلئے آنکھوں کا خوبصورت ہونا بہت ضروری ہے۔ کاجل، آنکھوں کی خوبصورتی میں اضافہ اور اس کو پرکشش بنانے میں اہم رول ادا کرتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کاجل آنکھوں کو رعنائی بخشتا ہے اور اسے جاذب النظر بھی بناتا ہے۔ آئی میک اپ میں کاجل کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ کاجل کی باریک لکیر

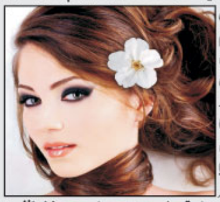

نہ صرف خوبصورت آنکھوں کو نمایاں کرتی ہے بلکہ یہ آپ کے چہرے کو چمک اور رونق بھی بخشتی ہے کاجل کا استعمال مختلف امراض کے علاج میں بھی کیا جاتا ہے۔ کاجل لگانے سے آنکھیں نرم تاثر دیں گی بلکہ چہرہ بھی خوشنما دکھائی دینے لگے گا۔ کاجل لگانے سے قبل آنکھوں کو ٹھنڈے پانی سے دھولیں تاکہ پلکوں اور آنکھوں کے اطراف گرد صاف ہوجائے۔ آنکھوں کے اطراف جلد خشک ہے تو آپ موئسچرائزنگ لوشن لگائیں یا اس لوشن کا آنکھوں کے اطراف ہلکا مساج کریں۔ اس کے خلاف آپ کی جلد روغنی ہے تو آپ اس شکایت کو دور کرنے کیلئے پاؤڈر بھی استعمال کرسکتی ہیں۔ بازار میں کاجل کے مختلف برانڈس دستیاب ہیں مگر معیاری کاجل ہی خریدیں یا پھر گھر میں کاجل بنائیں۔ غیر معیاری اور سستا کاجل قطعی استعمال نہ کریں اس سے آئی انفیکشن کا خدشہ لگا رہتا ہے۔ گھر کی بڑی بوڑھی عورتیں نیم لہسن کا کاجل تیار کرنے کا فن جانتی ہیں۔ بہتر رہے گا کہ بڑی اور معمر عورتوں سے کاجل بنوالیں۔ نیم کے پھولوں سے تیار کردہ کاجل آنکھوں کی صحت کیلئے بہتر مانا جاتا ہے زچہ اور بچہ دونوں کو یہی کاجل تجویز کیا جاتا ہے۔ اگر آپ کاجل سازی کے طریقہ سے واقف نہیں ہیں تو یہ منصوبہ ترک کردیں بازار سے معیاری کاجل خرید کر اسے استعمال کریں۔

انڈہ کا ماسک جلد کی نکھار کا نسخہ

انڈوں کی افادیت سے ہر کوئی واقف ہے بچے اور بڑے سب شوق سے انڈے کھاتے ہیں۔ انڈے جہاں جسم کو بھرپور غذا اور طاقت فراہم کرتے ہیں وہیں یہ جلد کے علاج اور چہرے کی خوبصورتی میں اضافہ میں مفید ثابت ہوتے ہیں۔ انڈے کی سفیدی کھانوں میں استعمال ہوتی ہے جبکہ اس کی زردی کا استعمال خوبصورتی میں اضافہ کا باعث بنتی ہے۔ چہرے کے بلیک ہیڈز (سیاہ دھبے) کو ختم کرنے میں انڈے کی زردی کا استعمال کیا جاتا ہے جس کے حیرت انگیز نتائج سامنے آتے ہیں۔ ایک برش کے ذریعہ انڈے کی زردی کو چہرے پر لگائیں اس کے بعد منہ پر ٹشو پیپر رکھ کر اس پر بھی انڈے کی زردی لگائیں جب خشک ہوجائے تو ٹشو پیپر کو کھینچ کر نکالدیں اور چپکی ہوئی زردی کو رگڑ کر نکال دیں۔ اس کے بعد نیم گرم پانی سے چہرہ دھولیں اس عمل سے سیاہ دھبوں کی شکایت بہت جلد کافور ہوجاتی ہے۔ نارمل جلد کیلئے انڈے کی سفیدی کے ساتھ گاجر کے عرق میں تھوڑا دودھ ملا کر اسے چہرے پر اپلائی کریں اس سے چہرے کی جلد میں نکھار آئے گا۔ خشک جلد کی شکایت کرنے والی خواتین بھی گھر میں انڈے کا ماسک تیار کرسکتی ہیں۔ انڈے کی سفیدی میں نصف آواکاڈو کو جو اچھی طرح کچلا ہوا ہو، ملالیں اور اس آمیزے کو چہرے پر لگائیں پھر 20 منٹ بعد چہرہ دھولیں، اس سے خشک جلد کی شکایت کافور ہوجائیگی۔ آئیلی اور ایکنی جلد والی خواتین کیلئے بھی انڈے کا ماسک اہمیت کا حامل رہے گا۔ ایک انڈے کی سفیدی میں ایک چمچہ لیموں کا عرق اور ایک چمچہ شہد ملا کر اچھی طرح مکسڈ کرلیں پھر چہرے پر لگائیں۔ حساس جلد کی شکایت پر بھی انڈے کی سفیدی میں دہی (اس میں شہد بھی ملایا جاسکتا ہے) کو اچھی طرح ملا کر چہرے پر لگائیں اور 20 منٹ بعد دھولیں۔ اس سے تمام شکایتوں کا ازالہ ہوجائے گا۔

ہلدی۔۔۔باورچی خانے کے اہم جزو کے کچھ خواص

اہلیہ محمد فیصل

ہلدی ہمارے باورچی خانے کا ایک اہم جزو ہے۔ یہ ہمارے ہاں کے مسالا جات میں کلیدی اہمیت کی حامل ہے۔ اسے "ہلد" بھی کہا جاتا ہے۔ ہندوستان کے ثابت ہلد بڑی بوڑھی خواتین کے لیے بڑی دل چسپی رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہندوستان کی پسی ہوئی ہلدی کی بھی بڑی شہرت ہے۔ یوں تو ہلدی ایشیائی کھانوں کا ایک لازمی حصہ تصور کی جاتی ہے، لیکن اس کے علاوہ ہلدی کے بہت سے فوائد بھی ہیں۔ ہلدی میں موجود اجزا ہیپاٹائٹس کی بیماری میں مفید ہیں اور اس مرض سے بچاؤ میں معاون ہیں۔ بے خوابی کی بڑھتے ہوئے مرض کی روک تھام بھی 'ہلدی دودھ' کے استعمال سے کی جاسکتی ہے۔ آج کل ہر دوسری خاتون جوڑوں کا درد اور سوزش کی شکایت کرتی نظر آتی ہے۔ 'ہلدی دودھ' سے اس شکایت کو بھی رفع کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ خواتین کے مخصوص امراض میں بھی یہ گھریلو ٹوٹکا انتہائی آزمودہ ہے۔ اگر ہلدی کو دودھ کے ساتھ استعمال کیا جائے، تو سینے کی جکڑن، سردی کی کھانسی کے امراض، سر درد اور جسمانی تھکن کا بہترین علاج ہلدی والا دودھ ہے۔ ایک گلاس دودھ میں ایک چٹکی ہلدی ملا دیں اور ایک چٹکی چینی ڈال کر 15 سے 20 منٹ ابال لیں۔ چند منٹ ٹھنڈا کر کے نوش فرمائیں۔ اسی طرح ہلدی کا ابٹن اور ماسک زمانہ قدیم سے خواتین کے حسن کو چار چاند لگاتا آیا ہے، دلہن کے مایوں میں استعمال ہونے والا ابٹن ہلدی کے ذریعے ہی خصوصی طریقے سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ گھر میں ہی اسے ہفتہ وار ماسک کے طور پر استعمال کرسکتی ہیں۔ چہرے کی تازگی کے لیے شہد ایک چمچا، دودھ پاؤڈر دو چمچے، عرق گلاب ایک چمچا، چٹکی ہلدی ان تمام چیزوں کا آمیزہ بنا کر چہرے پر تقریباً دس منٹ کے لیے ہلکا ہلکا مساج کریں اور پھر کچھ دیر کے لیے اسی طرح چھوڑ دیں، اس کے بعد ٹھنڈے پانی سے منہ دھولیں۔ ننھے منے اور نومولود بچوں کے سینے کی جکڑن اور سردی کے اثرات کے بچاؤ کے لیے بھی ہلدی کو نیم گرم پانی کا چھینٹا دے کر سینے، پسلیوں اور کمر پر دھیمے دھیمے ہاتھ سے ملا جاتا ہے، جس سے نومولود بچہ نہ صرف راحت محسوس کرتا ہے، بلکہ آرام کی نیند بھی لیتا ہے، کیوں کہ عموماً چھوٹے بچے ناک بند رہنے کی وجہ سے بے چین رہتے ہیں اور سو نہیں پاتے۔ ہلدی کا مساج اس میں بہترین ثابت ہوتا ہے۔ الغرض قدرت کی عطا کردہ اس شے کو ہربل کی دنیا میں بڑا کارآمد اور بہترین گردانا جاتا ہے۔

دہی سے جلد گوری اور خوبصورت

دہی پروٹین، کیلشیم، وٹامنز اور پری بائیوٹکس سے بھرپور ہے۔ اسے ایک صحت بخش غذا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے جس سے جسم کو بے پناہ فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ دہی پروٹین، کیلشیم، وٹامنز اور پری بائیوٹکس سے بھرپور ہے۔ اسے ایک صحت بخش غذا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے جس سے جسم کو بے پناہ فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ جسم کے دیگر اعضا کے ساتھ ساتھ یہ جلد کی صحت کے لیے بھی بے حد مفید ہے۔ دہی میں لیکٹک ایسڈ موجود ہوتا ہے جو جلد کو جوان تر و تازہ رکھتا ہے اس سے جلد نرم و ملائم ہوجاتی ہے۔ دہی سے کیل مہاسے بھی ختم ہوتے ہیں اور رنگت صاف ہوتی ہے۔ دہی کو اس کی خالص اور اصل شکل میں استعمال کیا جائے تو اس میں موجود غذائی اجزا جلد کو پرکشش اور صحت مند بنادیتے ہیں۔

اسکن وائٹننگ: جلد پر دہی کے باقاعدگی سے استعمال سے جلد چمک دار ہوجاتی ہے اور جھائیاں دور ہوجاتی ہیں۔ اسکن وائٹننگ کے طور پر دہی کو استعمال کرنے کے لیے ایک سے دو چھوٹے چمچ دہی میں چند قطرے لیموں یا نارنجی کے جوس کے شامل کردیں۔ لیموں یا نارنجی کے عرق میں موجود سٹرک ایسڈ جلد کو قدرتی رعنائی مہیا کرے گا۔

قدرتی موائسچرائزر: جلد کو نرم و ملائم بنانے کے لیے 4 بڑے چمچ دہی میں ایک چھوٹا چمچ شہد شامل کریں۔ اب اس ماسک کو چہرے پر بیس منٹ کے لیے لگالیں۔ پھر ہلکے گرم پانی سے چہرہ دھولیں۔ اس کے علاوہ دہی میں مسور کی دال کا پاؤڈر اور نارنجی کے چھلکوں کا مکسچر ہم وزن ملا کر لگایا جاسکتا ہے۔ اسے 15 منٹ کے لیے لگا رہنے دیں۔ اگر جلد زیادہ خشک ہو تو تھوڑا شہد بھی شامل کرلیں۔ جلد نرم ہونے کے ساتھ ساتھ چمکدار بھی ہوجائے گی۔

مردہ خلیات ہٹانے کے لیے اسکرب: دہی سے ایک زبردست اسکرب تیار کیا جاسکتا ہے۔ دہی میں موجود اسکربنگ خصوصیات کی وجہ سے اس کا مساج کرنے سے جلد کے مردہ خلیات صاف ہوجاتے ہیں۔ دہی میں چاول کا پاؤڈر ملا کر گاڑھا سا پیسٹ بنالیں۔ اس سے چہرے پر گولائی میں مساج کریں۔ تھوڑی دیر مساج کرنے کے بعد ٹھنڈے پانی سے دھولیں۔ چاول کی جگہ جو کا آٹا بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔

کیل مہاسے دور کرنے کے لیے: جلد سے کیل مہاسے ختم کرنے کے لیے صرف دہی بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ دہی کا گاڑھا سا پیسٹ چہرے پر لگا کر بیس منٹ کے لیے چھوڑ دیں۔ کچھ دیر بعد منہ دھولیں۔ دہی کے پیسٹ میں ہلدی پاؤڈر چینی اور سندل پاؤڈر بھی شامل کرسکتے ہیں۔ اس پیسٹ سے جلد کا مساج کریں۔ پندرہ منٹ بعد ٹھنڈے پانی سے منہ دھولیں۔

آنکھوں کے نیچے حلقے: تھکن کی وجہ سے آنکھوں کے نیچے حلقے پڑ جاتے ہیں۔ ان کو دور کرنے کے لیے دہی کی پتلی سی تہہ آنکھوں کے نیچے لگادیں۔ ہلکی سی خشک ہوجانے پر روئی کی مدد سے پونچھ لیں اور سوجائیں۔ اس عمل کو ایک ہفتے تک روزانہ سونے سے پہلے کر کے دیکھیں۔ آپ کے حلقے ختم ہوجائیں گے۔ ☆☆☆

صحت مند جلد کیلئے فیشیل

جلد آپ کی اندرونی صحت اور آپ کی تندرستی کا ایک سچا اور کھرا آئینہ پیش کرتی ہے۔ ذرا اس بات پر غور کریں کہ آپ ایسی چکنی غذا یا چکنی غذائیں خوب جی بھر کر کھاتی ہیں کہ جن سے آپ کو الرجی ہوجاتی ہے آپ کی جلد ایسی صورت میں اس بات کا سب سے پہلے اشارہ دیتی ہے کہ آپ نے اس کے ساتھ زیادتی کی ہے۔ دوسری جانب اگر آپ صحت مند غذا کھا رہی ہیں اور ڈھیروں تازہ پانی پینے کے ساتھ ورزش بھی کر رہی ہیں تو آپ کی جلد ایک صحت مندانہ تمتماہٹ ظاہر کرے گی اور یہ اس توجہ کا نتیجہ ہوگا جو آپ اس پر دیتی رہی ہیں۔ فیشل صحت مند جلد کو برقرار رکھنے میں مدد دیتا ہے اور جلد کو مسائل سے آزاد رکھتا ہے۔ فیشلز اس طریقے سے ڈیزائن ہوتے ہیں کہ ہر قسم کی جلد کو ٹریٹ کرسکیں۔ جلد کی بنیادی طور پر 5 قسمیں ہوتی ہیں: چکنی جلد' خشک جلد' نارمل جلد' حساس جلد اور ان تمام کی کمبی نیشن جلد! 20 سال سے 30 سال کی عمر کی درمیان بیشتر خواتین یہی سوچتی ہیں کہ ان کے ساتھ ایسا کبھی نہیں ہوسکتا 30 سال کی عمر میں حقیقت ان پر آشکار ہونے لگتی ہے اور 40 سال کی عمر تک پہنچنے پر بات حد سے تجاوز کر جاتی ہے اور جو نقصان پہنچ چکا ہوتا ہے اس کا ازالہ ممکن نہیں ہوتا۔ فیشلز جلد کی گہرائی تک اثر کرنے والے ٹریٹمینٹ ہیں جو کہ جلد کے داغ دھبوں' ایکنی' ڈرائی اسکن اور جھریوں کو کم سے کم کرنے کے علاوہ جلد کی صفائی کرتے' اس کو نمی پہنچاتے (ری ہائیڈریشن) اور اسے دوبارہ جوانوں کی سی تازگی عطا کرتے ہیں۔ اس میں صفائی کا عمل' مساج اور بھاپ شامل ہوتے ہیں اور فیس ماسک کا لگانا بھی۔ ایک اچھا بیوٹی سیلون فیشلز کی وسیع رینج فراہم کرتا ہے۔ ان میں سے چند یہ ہیں۔ اسپیشل فیشل: ان میں خصوصی طور پر فارمولا سازی کی ہوئی ہائپو الرجینک کریمیں استعمال ہوتی ہیں' فیس پیکس فرمائشی تیار ہوتے ہیں اور بحالی خوبصورتی کی ٹیکنیکس اس عمل کا حصہ ہوتی ہیں۔ حساس جلد کے لئے اس کی پُرزور سفارش کی جاتی ہے۔ باؤلفٹ فیشل: اس کا ہدف آنکھوں کے نیچے کے سیاہ حلقے ہوتے ہیں اور باؤ ماسک کا استعمال ہوتا ہے جو کہ جلد کو ٹون کرتا اور تناؤ بخشتا ہے۔ AHA فیشل: AHA ایسڈز جو پھلوں اور پھولوں سے نکالے جاتے ہیں وہ اپنی اینٹی ایجنگ (عمر رسیدگی کے برخلاف) خصوصیات کی بناء پر مشہور ہیں۔ یہ رنگ دار اور ایسی جلد کے لئے آئیڈیل ہیں جس پر آسانی سے جھریاں اور شکنیں پڑ جاتی ہیں۔ پیرافن فیشل: یہ اکثر دلہن کے میک اپ کا حصہ ہوتے ہیں۔ اس میں چہرے پر گاز (باریک جالیوں) کی تہوں پر ایک اسپیشل پیرافن ماسک لگایا جاتا ہے جو کہ ان کریموں کو سیل کرنے میں مدد دیتا ہے جو لگائی گئی ہوں۔ اینٹی آکسی ڈینٹ اور پولوشن فائٹنگ فیشل: یہ کریمیں اور ماسک ہوتے ہیں جو ریڈیکل یعنی بنیادی فائٹنگ ایجنٹس سے بھرپور ہوتے ہیں جیسے کہ وٹامن A بیٹا کیروٹین اور وٹامن E یہ ان لوگوں کے آئیڈیل ہیں جنہیں اکثر آؤٹ ڈور میں رہنا پڑتا ہے۔ کسٹمائزڈ فیشل: خاص مقصد کے لئے بنائے جاتے ہیں جن کا ہدف مخصوص جلدیں اور جلد کے مسائل ہوتے ہیں۔ فیشل آپ کی جلد کو فوری طور پر تروتازگی بھری چمک عطا کرتے ہیں' ایسے کئی اقسام کے کوئیک فکس ٹریٹ منٹس ہوتے ہیں جس میں خصوصی آلات استعمال کئے جاتے ہیں تاکہ جلد پر فوری نتائج ظاہر ہوجائیں یہ عمر رسیدہ خواتین کے لئے ممد رہتا ہے۔ جلد کی بعض کیفیات پر جب یہ اپلائی کیا جاتا ہے تو وہ الرجی کا شکار ہوجاتی ہیں لہٰذا کسی مخصوص علاج کا فیصلہ کرنے سے قبل اپنی بیوٹیشن سے مشورہ طلب کریں۔ لیزر ٹریٹمنٹ: آج کل چہرے اور جسم کے غیر ضروری بالوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے لیزر ٹیکنیک کا آزادانہ استعمال کا کیا جارہا ہے۔ حالیہ دور میں غیر ضروری بال دور کرنے کی ٹیکنیکس نے حیرت انگیز طور پر ترقی کی ہے ڈرماٹولوجسٹس (ماہرین امراض جلد) اب غیر ضروری بالوں کو صاف کرنے کے لئے لیزر اور لائٹ پلس استعمال کر رہے ہیں۔ لیزر کے کام کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ یہ بال کے غدود کی تہہ میں رنگنے والے جوہر کو نشانہ بناتی ہے جس سے فوٹو تھرمولائسس یا تھرمل ڈیمج رونما ہوتا ہے جو کہ سرگرمی سے نشوونما پانے کے لئے بال کو مفلوج کر دیتا ہے۔ کسی بھی ایک وقت میں تمام کے تمام بال نشوونما پانے کے عمل میں سرگرم نہیں ہوتے۔ پس اس لئے یہ ضروری ہے کہ بعد میں کسی وقت اس حصے کو دوبارہ سے ٹریٹ کیا جائے تاکہ ان بالوں کو مفلوج کیا جاسکے جو کہ ابتدائی ٹریٹمنٹ کے وقت آرام کرنے کے فیز میں تھے اور سرگرم نہیں تھے اطمینان بخش نتائج کے حصول کے لئے اوسطاً 6 سے 8 سیشنز کی ضرورت پڑتی ہے جس کا انحصار جنس' ہارمون لیول' پگمینٹیشن اور دیگر عوامل پر ہوتا ہے۔ چونکہ روشنی کی توانائی پگمنٹ میلانن جذب کر لیتے ہیں' اس لئے جن کے بال سیاہ اور جلد ہلکی ہوتی ہے وہ بہترین طور پر ردعمل ظاہر کرتے ہیں۔ وہ جن کی جلد کی رنگت گہری ہوتی ہے ان میں جلد لائٹ انرجی (روشنی کی توانائی) کیلئے بالوں سے مقابلہ کرنے کا رجحان رکھتی ہے۔ اس کے سبب جلد کو نقصان پہنچ سکتا ہے لیکن غدودوں کو نقصان نہیں پہنچتا۔ لیزر بمقابلہ الیکٹرولائسز: لیزر اور الیکٹرولائسز (برقی رو سے بالوں کی جڑوں کو ختم کرنے کا عمل) کے درمیان اہم فرق یہ ہے کہ لیزر ایک وقت میں بالوں کے متعدد غدودوں کو ٹریٹ کرسکتی ہے اور اس میں بال کے ہر غدود کی شناخت اور ٹٹولنے کی چنداں ضرورت نہیں پڑتی۔ جیسا کہ الیکٹرولائسز میں کیا جاتا ہے۔ بالوں کی افزائش کو گھٹانے کے لئے لیزر کے ذریعے بالوں کو صاف کرنا زیادہ موثر ہوتا ہے۔ اس سے جسم کو تقریباً کوئی بھی حصہ یا چہرہ ٹریٹ کیا جاسکتا ہے اور مقبول حصوں میں چہرہ' گردن' بازو' ٹانگیں اور بغلیں شامل ہیں۔ اگر آپ لیزر ٹریٹ منٹ کی پلاننگ کر رہی ہیں تو پھر جلد کو دھوپ میں سنولانے سے گریز کریں۔ ٹریٹ منٹ سے کئی ہفتے قبل ویکسنگ' ٹلکنگ اور بلیچنگ سے بھی اجتناب کریں۔ بالوں کو تراشنا اور شیو کرنا درست ہے۔ حقیقت میں میں تو بہترین یہی رہتا ہے کہ ٹریٹ منٹ سے عین پہلے اس حصے کو تازہ شیو کرلیں یا بالوں کو کلپ کرلیں۔ بعض اوقات ہلکی سی سرخی یا سوجن ظاہر ہوسکتی ہے لیکن یہ 24 گھنٹوں کے اندر تحلیل ہوجاتی ہے۔ ٹریٹ منٹ کے بعد آپ سن اسکرین استعمال کر کے سورج کے براہ راست سامنے سے گریز کریں کسی بھی کھرچنے یا رگڑنے والے کلینزر سے بھی اجتناب کریں۔ بیشتر لوگوں کو ٹریٹمنٹ کے بعد مخالف ضمنی اثرات سے دوچار نہیں ہونا پڑتا۔ ☆☆☆☆☆

چشمہ پہننے والی خواتین کیلئے میک اپ ٹپس

فاؤنڈیشن اچھی طرح بلاٹ کریں: چشمہ پہننے والی خواتین کبھی بھی LIQUID فاؤنڈیشن کا استعمال نہ کریں۔ چشمے کے ساتھ ہمیشہ بی بی کریم یا اسٹک والی فاؤنڈیشن لگائیں کیونکہ یہ فاؤنڈیشن آپ کی جلد کو ڈرائی رکھتی ہے اور اس سے آپ کے چشمے سلپ نہیں ہونگے بلکہ اپنی جگہ پر برقرار رہیں گے۔

چشموں کی جگہ پر آئی شیڈ لگالیں: اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے چشمے ناک پر ٹکے رہیں اور وہ اپنی جگہ سے بالکل بھی سلپ نہ ہوں تو آپ اپنی ناک پر تھوڑا آئی شیڈ لگالیں اس سے آپ کا چشمہ اپنی جگہ سے نہیں ہٹے گا اور آپ کا میک اپ بھی خراب نہیں ہوگا۔

کنسیلر کے ساتھ پیلا آئی شیڈ استعمال کریں: اگر آپ چاہتی ہیں کہ آپ کی آنکھوں کے گرد موجود حلقے نظر نہیں آئیں اور آپ کی آنکھیں بالکل فریش لگیں تو آپ کنسیلر کے ساتھ پیلا آئی شیڈ مکس کر کے لگائیں۔

مسکارے کا استعمال: اگر آپ چاہتی ہیں کہ آپ کی پلکیں آپ کے چشموں سے نہ ٹکرائیں تو آپ مسکارا لگانے سے پہلے کرل کریں اس کے بعد پلکوں پر مسکارا لگائیں اب دوبارہ سے پلکوں کو کرل کرلیں۔ اس سے آپ کی پلکیں اچھی طرح کرل ہوجائیں گی اور آپ کے چشموں سے بھی نہیں ٹکرائیں گی۔

فریش مسکارا استعمال کریں: چشموں پر مسکارا لگ جانے کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ آپ پرانا مسکارا استعمال کررہے ہیں۔ اکثر ڈرائے اور پرانے مسکارے کے باعث آپ کی پلکیں آپس میں جڑ جاتی ہیں جس سے آپ کا مسکارا خشک نہیں ہوتا اور وہ چشموں پر لگ جاتا ہے۔

آئی بروز پر پینسل ضرور لگائیں: میک اپ آرٹسٹ کا ماننا ہے کہ آئی بروز میک اپ میں اہم کردار ادا کرتی ہیں اگر آئی بروز پر اچھی طرح پینسل لگی ہو تو وہ بہت خوبصورت لگتی ہے۔ لہٰذا میک اپ کرتے وقت آئی بروز کو بالکل نظر انداز نہیں کریں۔ ☆☆☆☆

پنجاب میں تھانوں پر گرینیڈ حملہ کے 4 ملزمان گرفتار

چنڈی گڑھ۔ پنجاب پولیس نے ایک بڑی کامیابی حاصل کرتے ہوئے ببر خالصہ انٹرنیشنل (بی کے آئی) ۔انٹر سروسز انٹیلی جنس (آئی ایس آئی۔ پاکستان) حمایت یافتہ ایک پاکستانی اسپانسر شدہ دہشت گرد ماڈیول کا پردہ فاش کیا ہے، جو گرینیڈ حملوں کا ذمہ دار ہے۔پنجاب پولیس کے ڈائریکٹر جنرل گورو یادو نے اتوار کو کہا کہ بٹالہ پولیس نے غنی کے بانگر پولیس اسٹیشن، بٹالہ اور وڈالا بانگر پولیس پوسٹ، گورداسپور پر گرینیڈ حملوں کے دو ہائی پروفائل کیسز کو کامیابی سے حل کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ پولیس نے انتھک کوششوں کے بعد، دہشت گردی کے ماڈیول کا پردہ فاش کرتے ہوئے چار لوگوں کو گرفتار کیا، جس میں ماسٹر مائنڈ ابھیجوت سنگھ بھی شامل ہے، جو آرمینیا میں رہتے ہوئے غیر ملکی پپی پاسیان اور شمشیر عرف ہنی کی ہدایات پر کام کر رہا تھا۔ڈی جی پی یادو نے بتایا کہ دونوں ملزمان کو بازیابی کے لئے لے جایا گیا جہاں حراست سے بچنے کے لئے پولیس ٹیم پر حملہ کرنے پر، جواب میں پولیس نے اپنے دفاع میں کارروائی کی، جس میں دونوں ملزمان زخمی ہو گئے۔

ہمارا ملک اور سرحدیں تیزی سے محفوظ اور مضبوط ہو رہی ہیں

وزیر دفاع راجناتھ نے اہلکاروں کو فوجی حکمت عملی اور جنگی مہارتوں میں ماہر بنانے کے لیے ہندوستانی فوج کے تربیتی اداروں کی کوششوں کی تعریف کی

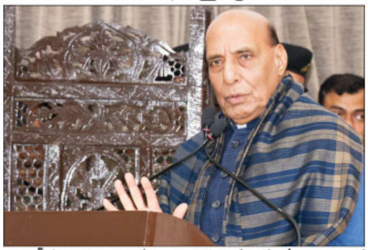

نئی دہلی۔وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے اہلکاروں کو فوجی حکمت عملیوں اور جنگی مہارتوں میں ماہر بنانے میں ہندوستانی فوج کے تربیتی اداروں کے گراں قدر تعاون کی تعریف کی ہے۔وہ 29 دسمبر 2024 کو مدھیہ پردیش کے مہو میں ہندوستانی فوج کے تین پریمیئر ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ۔آرمی وار کالج (اے ڈبلیو سی) انفنٹری اسکول اور ملٹری کالج آف ٹیلی کمیونیکیشن اینڈ انجینئرنگ (ایم سی ٹی ای) کے دورے پر تھے،ان کے ساتھ چیف آف آرمی اسٹاف جنرل اوپیندر دویدی اور ہندوستانی فوج کے دیگر سینئر افسران بھی تھے ۔ راج ناتھ سنگھ کو افسر کمانڈنٹ نے ایڈوانسڈ انکیوبیشن اینڈ ریسرچ سینٹر کے قیام اور ٹیکنالوجی سے استفادہ اور اس کے ٹرانسفارمیشن سے متعلق مختلف مفاہمت ناموں کے بارے میں بتایا۔انہوں نے قومی کھیلوں میں ان کے تعاون کو دیکھنے کے لیے آرمی مارک مین شپ یونٹ کا دورہ کیا۔وزیر دفاع نے انفنٹری میوزیم کا بھی دورہ کیا، جہاں انہیں انفنٹری کی تاریخ کے ساتھ ساتھ انفنٹری میں جدید آلات کی شمولیت کے بارے میں بتایا گیا۔

وزیر دفاع نے اے ڈبلیو سی میں تینوں اداروں کے تمام رینکوں کے ساتھ بھی بات چیت کی۔ فوجیوں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے سرحدوں کی حفاظت اور قومی سلامتی کو یقینی بنانے میں ہندوستانی فوج کے اہلکاروں کی ہمت اور چوکسی کی تعریف کی ۔ انھوں نے کہا کہ آپ کی لگن اور فرض شناسی ہم سب کے لیے ایک تحریک ہے۔ یہ آپ کی محنت اور عزم کی دین ہے کہ ہمارا ملک اور اس کی سرحدیں تیزی سے محفوظ اور مضبوط ہو رہی ہیں۔وزیر دفاع نے زور دے کر کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت والی حکومت کا مقصد 2047 تک ہندوستان کو ایک ترقی یافتہ اور خود کفیل ملک بنانا ہے اور مسلح افواج اس مقصد کو حاصل کرنے میں اہم کردار ادا کریں گی۔ انھوں نے کہا کہ آپ ہماری سرحدوں کے محافظ اور قوم کی تعمیر کے پیش رو ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ ہمت اور لگن کے ساتھ ہماری سرحدوں کی حفاظت جاری رکھیں گے اور 2047 تک وکست بھارت کے وژن کو پورا کرنے میں اپنا تعاون دیں گے۔اس سے قبل راج ناتھ سنگھ نے مہو میں ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کی یادگار بھیم جنم بھومی کا دورہ کیا اور بھارت رتن اور ہندوستانی آئین کے معمار کو ان کی جائے پیدائش پر خراج عقیدت پیش کیا۔انہوں نے ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کو بے لوث خدمت کا مظہر قرار دیا، جنہوں نے سماجی مساوات اور تفویض اختیارات کے لیے اپنی زندگی وقف کر دی۔

سابق آئی پی ایس اور سماجی کارکن آچاریہ کشور کنال کا انتقال

دل کا دورہ پڑنے کے بعد انہیں مہاویر کینسر اسپتال لے جایا گیا جہاں انہوں نے آخری سانس لی، نتیش کمار کا اظہار تعزیت

پٹنہ۔ بہار کے سابق آئی پی ایس افسر کشور کنال کا اتوار کو انتقال ہو گیا۔آج صبح میں دل کا دورہ پڑنے کے بعد انہیں مہاویر کینسر اسپتال لے جایا گیا جہاں انہوں نے آخری سانس لی۔ان کی عمر 74 سال تھی۔ کشور کنال سبکدوش آئی پی ایس افسر تھے اور بہار راجیہ دھارمک نیاس بورڈ کے چیئرمین کے عہدے پر بھی رہے۔ وہ پٹنہ کے مہاویر مندر نیاس کے سکریٹری اور گیان نکیتن نامی اسکول کے بانی بھی تھے۔ مہاویر مندر ٹرسٹ کے سکریٹری کے طور پر انہوں نے دنیا کے سب سے بڑے مندر کی تعمیر کی ذمہ داری اٹھائی تھی۔ مہاویر ہیلتھ انسٹی ٹیوٹ، مہاویر کینسر سنستھان، مہاویر نیترالیہ کی بنیاد بھی انہوں نے ہی ڈالی تھی۔ غریبوں کے لیے یہ اسپتال زندگی بخش ثابت ہوئے۔ آچاریہ کشور کنال نے پٹنہ میں مہاویر مندر، مہاویر کینسر اسپتال اور مہاویر واتسلیہ اسپتال قائم کروایا تھا۔ وہ انڈین پولیس سروس کے مشہور افسر رہے ہیں۔ 1972 میں کشور کنال گجرات کیڈر میں آئی پی ایس افسر بنے تھے۔ ان کی پہلی پوسٹنگ آنند میں ایس پی کے طور پر ہوئی تھی۔ 1978 تک وہ احمد آباد کے پولیس کمشنر بن گئے۔ 1983 میں بہار آنے پر کشور کنال کو پٹنہ کا ایس ایس پی بنایا گیا تھا۔ 2001 میں کشور کنال نے رضا کارانہ طور پر انڈین پولیس سروس سے استعفیٰ دے دیا۔ سبکدوشی کے بعد انہوں نے بہار راجیہ دھارمک نیاس بورڈ کے چیئرمین کے طور پر کام کرنا شروع کیا۔ آچاریہ کشور کنال کی پیدائش 10 اگست 1950 کو بہار میں مظفر پور کے بروراج گاؤں میں ہوئی تھی۔ انہوں نے پٹنہ یونیورسٹی سے تاریخ اور سنسکرت میں 1970 میں گریجویشن کی ڈگری حاصل کی اور 1983 میں ماسٹر کی ڈگری لی۔ کشور کنال نے دربھنگہ کی سنسکرت یونیورسٹی کے وائس چانسلر کے طور پر بھی کام کیا۔ اس کے بعد انہوں نے بہار میں تعلیم اور صحت انتظام بہتر کرنے کے لیے اپنا اہم تعاون دیا۔ ان کے انتقال پر بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار سمیت کئی سیاسی وسماجی رہنماؤں نے گہرے غم کا اظہار کیا ہے اور اسے سماج کے لیے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا ہے۔

جھارکھنڈ میں بی جے پی کے ریاستی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ بابولال مرانڈی نے معروف سماجی کارکن، مہاویر مندر ٹرسٹ پٹنہ کے سکریٹری اور سابق آئی پی ایس افسر آچاریہ کشور کنال کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ مسٹر مرانڈی نے آج یہاں کہا کہ وہ آنجہانی کنال کے انتقال کی خبر سے انتہائی غمزدہ ہیں۔ ان کا انتقال معاشرے کا ناقابل تلافی نقصان ہے۔

کرناٹک: بینک ملازم نے ہی کمپنی کو لگا دیا چونا، کھاتوں سے کیے 12 کروڑ روپے ٹرانسفر

بنگلور۔ کرناٹک پولیس نے مالی دھوکہ دہی اور سائبر فراڈ کے الزام میں ایکسس بینک کے ایک ریلیشن شپ منیجر اور تین دیگر کو گرفتار کیا ہے۔ الزام ہے کہ ریلیشن شپ منیجر نے بنگلورو کی کمپنی ڈریم پلگ پیٹیک سالوشنس پرائیویٹ لمیٹڈ کو 12 کروڑ روپے کا چونا لگایا۔ ملزمین میں ریلیشن شپ منیجر وبھو پتھادیا (29 سال)، بینکنگ ایجنٹ نیہا بین وپل بھائی، انشورنس ایجنٹ اور وبھو کے ساتھی شیلیش کا نام ہے۔ اس کے علاوہ اس میں ایک کمیشن ایجنٹ شبھم بھی شامل بتایا جاتا ہے۔ ڈریم پلگ کے ایگزیکیٹو نرسمہا دست شاستری کی شکایت کے بعد پولیس نے ملزمین کے خلاف یہ کارروائی کی۔ 12 نومبر کو ڈریم پلگ کے افسروں نے جب دیکھا کہ کچھ مشتبہ ٹرانزیکشن کمپنی کے اکاؤنٹ سے کیے گئے ہیں تب انہوں نے پولیس کے پاس شکایت درج کروائی۔ جانچ میں انکشاف ہوا کہ ایکسس بینک کے دو کھاتوں سے 2.12 کروڑ روپے نکالے گئے ہیں۔ یہ ٹرانزیکشن 29 اکتوبر سے 11 نومبر کے درمیان ہوئے تھے۔ ملزمین نے ڈریم پلگ کے کھاتوں میں کچھ تبدیلی کر کے ان کا ایکسس لے لیا تھا۔ ملزمین نے جعلی سائن بنا کر کمپنی کے بورڈ کی تجویز بھی تیار کر دی تھی جس میں ای میل آئی ڈی اور رجسٹرڈ موبائل نمبر بدلنے کو کہا گیا تھا۔ اس کے بعد یہ ایکسس بینک کی طرف سے بھی منظور ہو گیا۔ اس کے بعد ملزمین نے او ٹی پی کے ذریعہ 37 ٹرانزیکشن کیے۔ ڈریم پلگ نے کہا کہ انکلیشور اور ابراما بینک شاخ میں بھی اس کی شکایت کی گئی تھی۔ ایکسس بینک کے ریکارڈس سے پتہ چلا کہ 2021 میں ان کھاتوں کو 4 یوزر آئی ڈی دی گئی تھی۔ ان میں سے صرف دو ہی ایکٹیو ہیں۔ بتایا گیا کہ ملزمین نے 15 کروڑ کا ٹرانزیکشن کرنے کی کوشش کی تھی لیکن 2 یوزر آئی ڈی ان ایکٹیو ہونے کی وجہ سے 12 کروڑ کا ہی ٹرانزیکشن ہو پایا۔

بی جے پی کی ووٹ کاٹنے کی مہم میری بیوی کو بھی نہیں بخشا! سنجے سنگھ کا الزام

نئی دہلی: دہلی میں آئندہ اسمبلی انتخابات کے پیش نظر سیاسی ماحول گرم ہوتا جا رہا ہے۔ عام آدمی پارٹی اور بی جے پی کے درمیان ووٹر آئی ڈی میں مبینہ جعلسازی کے الزامات کی جنگ شدت اختیار کر رہی ہے۔ اسی دوران عام آدمی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ سنجے سنگھ نے بی جے پی پر بڑا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی دہلی میں یوپی اور بہار کے لوگوں کے ووٹ کاٹنے کی مہم چلا رہی ہے۔ سنجے سنگھ نے دعویٰ کیا کہ ان کی اہلیہ انیتا کا نام ووٹر لسٹ سے نکالنے کے لیے 24 اور 26 دسمبر کو دو مرتبہ درخواست دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی روہنگیا کہہ کر لوگوں کے نام ووٹر لسٹ سے ہٹا رہی ہے۔ سنجے سنگھ نے بی جے پی صدر جے پی نڈا پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ انتخابات میں دھاندلی نہ کریں اور جمہوری عمل کو نقصان نہ پہنچائیں۔

سنجے سنگھ نے کہا کہ انہوں نے اس معاملے کی شکایت مرکزی الیکشن کمیشن سے کی ہے اور عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اس سازش کو ناکام بنائیں۔ انہوں نے بی جے پی کے رہنما منوج تیواری سے سوال کیا کہ آیا ان کی اہلیہ روہنگیا ہیں؟ ان کا کہنا تھا کہ بی جے پی انتخابی عمل میں دھاندلی کے ذریعے یوپی اور بہار کے لوگوں کو نشانہ بنا رہی ہے۔ اس سے قبل دہلی بی جے پی کے صدر وریندر سچدیوا نے عام آدمی پارٹی اور اروند کیجریوال پر الزام عائد کیا تھا کہ وہ جعلی دستاویزات کے ذریعے ووٹر رجسٹریشن کروا رہے ہیں۔ انہوں نے ایف آئی آر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ دہلی کے شاہین باغ میں جعلی ووٹر رجسٹریشن کے کئی معاملات سامنے آئے ہیں، جہاں دستاویزات میں تبدیلی کر کے ووٹر لسٹ میں اندراج کیا جا رہا ہے۔

کیجریوال ساتھی لیڈروں کو خوفزدہ اور الجھا کر رکھتے ہیں: سچدیوا

نئی دہلی۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) دہلی کے ریاستی صدر وریندر سچدیوا نے کہا کہ سابق وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال اپنے ساتھی لیڈروں کو خوفزدہ اور سیاسی طور پر الجھا کر رکھتے ہیں۔ مسٹر سچدیوا نے یہ باتیں اتوار کو مسٹر کیجریوال کے اس بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہی، جس میں مسٹر کیجریوال نے کہا تھا کہ بی جے پی نے دہلی اسمبلی انتخابات سے قبل جانچ ایجنسیوں کو اے اے پی کے لیڈروں کے گھروں پر چھاپے مارنے اور محکمہ ٹرانسپورٹ میں فرضی کیس بنا کر وزیر اعلیٰ آتشی کو گرفتار کرنے کی ہدایت دی ہے۔ مسٹر کیجریوال کے اس بیان پر رد عمل ظاہر کرتے ہوئے مسٹر سچدیوا نے کہا کہ دہلی کے ٹرانسپورٹ ڈپارٹمنٹ کے ایڈیشنل چیف سکریٹری پرشانت گوئل کی طرف سے وزیر اعلیٰ کو بھیجے گئے انتظامی نوٹ (جس میں انہوں نے واضح کیا ہے کہ محکمہ ٹرانسپورٹ میں وزیر اعلیٰ کے خلاف کسی بھی قسم کی جانچ نہیں ہو رہی ہے) سابق وزیر اعلیٰ کے جھوٹے دعووں کو بے نقاب کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کافی عرصے سے کہہ رہے ہیں کہ مسٹر کیجریوال اپنے ساتھی لیڈروں کو خوفزدہ اور سیاسی طور پر الجھائے رکھتے ہیں اور انہوں نے یہی کنفیوژن محترمہ آتشی کی تحقیقات اور ممکنہ گرفتاری کے حوالے سے پھیلانے کی کوشش کی لیکن محکمہ ٹرانسپورٹ کے اہلکار نے ان کی سازش کو بے نقاب کر دیا ہے۔ دہلی بی جے پی کے صدر نے کہا کہ یہ افسوسناک ہے کہ مسٹر کیجریوال نے اپنی گھٹیا سیاست کی وجہ سے پہلے وزیر اعلیٰ کے عہدے کے وقار کو خراب کیا اور اب وہ محترمہ آتشی کو متنازعہ مسائل میں ملوث کر رہے ہیں۔

شہری حقوق کی خلاف ورزی اور فرقہ پرستی ناقابل برداشت: پنارائی وجین

تریشور میں منعقدہ ایس وائی ایس کے تحت نیشنل یوتھ کانفرنس کے انسانی حقوق اجلاس سے کیرالا کے وزیر اعلیٰ کا خطاب، متعدد سیاسی رہنماں ومذہبی لیڈر سمیت بیرون ممالک کی عظیم شخصیات کی شرکت

کالی کٹ/تریشور۔ کیرالہ کے وزیر اعلیٰ پنارائی وجین نے شہریوں کے حقوق کی خلاف ورزی کی مذمت کرتے ہوئے فرقہ پرستی کو ملک وملت کے ناسور بتایا۔ کیرالہ کے تریشور میں منعقدہ سہ روزہ ایس وائی ایس کے پلاٹینم جبلی کانفرنس کے دوسرے روز انسانی حقوق اجلاس کے افتتاحی خطاب میں ملک بھر میں ہو رہے انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر سخت تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی کو بھی شہری حقوق کی خلاف ورزی کی اجازت ہرگز نہیں ہے، چاہے وہ کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو۔ پنارائی وجین نے بے گناہ معصوم افراد کی غیر منصفانہ قید اور بڑھتے ہوئے مظالم کے خلاف سخت انتباہ جاری کیا ہے۔ چیف منسٹر نے اجمیر درگاہ پر حالیہ دعوں کو تفرقہ انگیز اور شر پسند عناصر کی مبینہ کوششوں کے خلاف بھی خبردار کیا ہے۔ انہوں نے اس طرح کے واقعات کو روکنے کے لئے 1991 کے خصوصی ایکٹ پر زور دیا۔ وزیر اعلیٰ نے وقف ایکٹ میں مجوزہ ترمیم اور مدارس کو فرقہ وارانہ سرگرمیوں کے طور پر نشانے بنانے والوں کی بھی سخت مذمت کی۔ فرقہ پرست عناصر کی مسلم دشمنی خطرناک ہیں ۔ ہمیں ایسے عناصر سے ہوشیار رہنا ہوگا۔ کانفرنس کی صدارت گرانڈ مفتی آف انڈیا شیخ ابوبکر احمد نے کیا ۔اہم مقررین میں ایڈوکیٹ وایم پی شامل رہے ہیں، حارث بیرن، ایم ایل اے کے کے رام چندرن، حج کمیٹی کے چیئرمین ایڈوکیٹ ڈاکٹر حسین ثقافی، محمد علی، سید ابراہی خلیل بخاری، ڈاکٹر محمد قاسم، سابق ایم پی ٹی این پرتھاپن، پیروڈ عبدالرحمن ثقافی، اقلیتی کمیشن کے رکن سیف الدین حاجی، سید طحہ ثقافی اور ایس وائی ایس کے ریاستی جنرل سکریٹری ڈاکٹر محمد عبدالحکیم ازہری نے بھی خطاب کیا۔ واضح رہے کہ سنی یواجنا سنگم کے تحت کیرالہ یوتھ نیشنل کانفرنس کا دوروز مختلف سیشن اور الگ الگ اجلاس کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ آج تریشور میں سہ روزہ نیشنل یوتھ کانفرنس اختتامیہ اجلاس میں ہوگا جس میں ریاست بھر سے علما، مشائخ، ملی ومذہبی رہنما ں تنظیموں کے سربراہاں اور اہلقولم ودانشوراں کثیر تعداد میں شریک ہو رہے ہیں۔

دھلی ایئر پورٹ پر محکمہ کسٹم نے 17 کروڑ روپے کی کوکین کے ساتھ دو غیر ملکی شہریوں کو گرفتار کیا

نئی دہلی۔ دہلی کے اندرا گاندھی انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر کسٹم کی ٹیم نے بڑی کارروائی کرتے ہوئے کوکین کی اسمگلنگ میں ملوث 2 غیر ملکی افراد کو گرفتار کیا ہے۔ ان دونوں اسمگلر کے پاس سے 1179 گرام کوکین برآمد کی گئی جس کی کل مالیت 17 کروڑ روپے سے زائد بتائی جا رہی ہے۔ کسٹم افسران نے معاملے کی جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ کسٹم انٹیلی جنس کی ٹیم نے 13 دسمبر 2024 کو منشیات نگلنے کے شبہ میں 2 فلپائنی شہریوں کو گرفتار کیا تھا۔ فلپائنی شہریوں کو بینکاک سے عدیس ابابا کے راستے فلائٹ نمبر ای ٹی 688 سے دہلی ایئر پورٹ پہنچنے کے بعد گرفتار کیا گیا تھا۔ ایئر پورٹ پہنچنے کے ساتھ ہی کسٹم افسران نے ان کو گرفتار کر کے صفدر جنگ اسپتال میں طبی نگرانی میں رکھا تھا۔ اسپتال میں طبی عمل کے ذریعے سفید پاؤڈر والے کل 156 کیپسول نکالے گئے۔ ان کیپسول سے کل 676 گرام سفید پاؤڈر برآمد ہوئے۔ ان کیپسول کی تحقیق کے بعد پتہ چلا کہ اس کے اندر کوکین ہے۔ دونوں فلپائنی شہریوں سے برآمد کوکین کی انٹرنیشنل مارکیٹ میں 17 کروڑ روپے قیمت بتائی جا رہی ہے۔ ان دونوں کے پاس سے برآمد کوکین کو ضبط کر لیا گیا ہے اور ان دونوں غیر ملکی ملزمان پر این ڈی پی ایس اور اسمگلنگ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ اس معاملے میں کسٹم کی ٹیم مزید تحقیقات کر رہی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اسمگلر منشیات کو بیرون ملک سے فراہمی میں الگ الگ ممالک کے لوگوں کا استعمال کرتے آ رہے تھے۔ پہلے اسمگلر افریقی شہریوں کو منشیات کو ایک ملک سے دوسرے ملک تک پہنچانے کے لیے استعمال کرتے تھے۔ لیکن اب اسمگلروں نے فلپائنی شہریوں کو بھی اس غیر قانونی دھندے میں داخل کر دیا ہے۔ محکمہ کسٹمز کے مطابق اسمگلنگ کا طریقہ پرانا ہے لیکن اسمگلنگ میں فلپائنی شہریوں کو استعمال کرنے کا معاملہ ابھی نیا ہے۔

تمل ناڈو: مبینہ اندھی عقیدت نے لی چار افراد کی جان، ایک ہی خاندان کے چار افراد نے کی خودکشی

تروونامالائی: تروونامالائی کریوالا روڈ پر واقع ایک فارم ہاؤس میں رہنے والے چنئی کے ایک ہی خاندان کے چار افراد کی خودکشی کا واقعہ سامنے آیا ہے۔ تروونامالائی کریوالا روڈ پر بہت سے ہاسٹل، اپارٹمنٹس اور فارم ہاؤس ہیں۔ چنئی کے ویاسار پاڈی سے تعلق رکھنے والے چار لوگوں نے 26 تاریخ کو آن لائن کریوالا روڈ پر ایک فارم ہاؤس بک کیا۔ اس کے بعد وہ ہفتہ کے روز دوپہر ایک بجے کے قریب فارم ہاؤس پہنچے۔ کمرہ کافی دیر تک بند تھا اس لئے آج صبح عملے نے اس کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ کافی دیر تک دستک دینے کے بعد بھی دروازہ نہ کھلا تو بکنگ کے دوران دیئے گئے موبائل نمبر پر رابطہ کیا گیا۔ سیل فون پر بھی کسی نے کال ریسیو نہیں کی۔ عملے نے کمرے کی کھڑکی سے جھانکا تو پتہ چلا کہ چاروں افراد بے ہوش پڑے تھے۔ اس کے بعد پولیس کو اطلاع دی گئی۔

شکایت پر کارروائی کرتے ہوئے پولیس تروونامالائی ضلع کے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس ستیش کمار کی قیادت میں موقع پر پہنچی۔ پولیس نے مذکورہ کمرے کا تالہ توڑ دیا۔ ای ٹی وی بھارت سے بات کرنے والے ایک پولیس افسر نے بتایا کہ ہم اس کمرے میں داخل ہوئے جہاں چاروں ٹھہرے ہوئے تھے۔ وہاں موجود چاروں افراد مردہ پائے گئے۔ مہلوکین کی پہچان رکمنی پریا (45)، مہاکال ویاس (55)، مکند آکاش کمار (17) اور جالندھری (20) کے طور پر ہوئی ہے۔ یہ چاروں سیوا گنگائی ضلع کے رہنے والے ہیں اور چنئی میں رہ رہے ہیں۔ وہ چنئی سے تروونامالائی آئے تھے۔ پولیس نے بتایا کہ، ہم نے چار لوگوں کی لاشیں برآمد کیں اور انہیں پوسٹ مارٹم کے لیے تروونامالائی گورنمنٹ میڈیکل کالج اسپتال بھیج دیا۔ ہم نے اس کمرے میں ایک خط اور ایک ویڈیو حاصل کی جہاں وہ ٹھہرے ہوئے تھے۔

'وقف ترمیمی بل: اوقاف کی خود مختاری اور منصفانہ نظام کو ختم کرنے کی منظم سازش'

مونگیر۔ وقف ترمیمی بل 2024 کے مضر اثرات سے عوام کو آگاہ کرتے ہوئے مولانا احمد ولی فیصل رحمانی نے کہا کہ یہ بل مسلمانوں کے اوقاف پر ایک غیر منصفانہ حملہ ہے جبکہ وقف ایک دینی عبادت اور امانت ہے، جو مسلمانوں نے اپنے اجتماعی، دینی اور سماجی مقاصد کے لیے قائم کیا ہے۔ یہ بات انہوں نے نارتھ چھوٹا ناگپور کمشنری کے مختلف اضلاع ہزاری باغ، کوڈرما، دھنباد، رام گڑھ، چترا، گریڈیہ اور بوکارو کے علماء، ائمہ، دانشوران اور سماجی کارکنان سے "تحفظِ اوقاف" کے عنوان پر ایک اہم ویبنار کی صدارت کرتے ہوئے کہی۔ واضح رہے کہ یہ ویبنارز مختلف مراحل میں وقف ترمیمی بل 2024 کے مضر اثرات سے عوام کو آگاہ کرنے اور اوقاف کے تحفظ کے لیے بیداری مہم کو مزید مستحکم ومضبوط کرنے کیلئے منعقد کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ بل اوقاف کی خود مختاری اور عدل وانصاف پر مبنی نظام کو ختم کرنے کی ایک بڑی سازش ہے۔ اگر یہ بل پاس ہو گیا تو اوقاف کی جائیدادوں پر ناجائز قبضے کو قانونی حیثیت حاصل ہو جائے گی، جو مسلمانوں کے لیے ناقابل تلافی نقصان ہوگا۔ انہوں نے واضح کیا کہ وقف مسلمانوں کی دینی، تعلیمی اور سماجی ترقی کا ایک اہم ذریعہ ہے، جسے ختم کرنے کی کوششیں آئین کے اصولوں، اقلیتوں کے حقوق اور عدل وانصاف کے تقاضوں کے خلاف ہیں۔ انہوں نے بل میں شامل ان شقوں کو نمایاں کیا جو حکومت کو اوقاف کی جائیدادوں کی منتقلی، ان کی حیثیت بدلنے، اور وقف کے نظام کو سرکاری کنٹرول میں لینے کے وسیع اختیارات دیتی ہیں۔ انہوں نے تمام مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اس غیر منصفانہ بل کے تمام نکات کو پہلے سمجھ لیں پھر گھر گھر لوگوں کو بیدار کریں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ مسلمان کبھی اپنے دینی معاملات میں کسی قسم کی مداخلت برداشت نہیں کر سکتے۔ امیر شریعت نے زور دیا کہ وقف کا تحفظ شرعی ذمہ داری ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کی اجتماعی ترقی کے لیے بھی ناگزیر ہے۔" ویبنار میں شریک علماء، ائمہ، وکلاء، دانشوران، اور دیگر افراد نے اس بات پر اتفاق کیا کہ وقف ترمیمی بل کے مضر اثرات کے خلاف بیداری مہم کو تیز کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ شرکاء نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں عوام کو اس بل کے خطرناک نتائج سے آگاہ کرنے کے لیے سرگرم رہیں گے اور تحفظِ اوقاف کی تحریک کو گھر گھر پہنچائیں گے۔

عوام وخواص سبھی میں اقبال ہی سب سے زیادہ مقبول ہیں: پروفیسر خالد محمود

'بانگ درا' کے سو سال مکمل ہونے پر اردو اکادمی دھلی کے زیر اہتمام سہ روزہ قومی سمینار اختتام پذیر

نئی دہلی۔ اردو اکادمی، دہلی کے زیر اہتمام 'بانگِ درا' کے سو سال مکمل ہونے پر سہ روزہ قومی سمینار میں ملک بھر کے دانشوران وادیب شریک ہو کر ان کی شاعری اور خصوصاً بانگِ درا کے حوالے سے اقبال کی شاعری کا سماج، تاریخ اور خصوصی طور پر ادب میں کیا اثرات مرتب ہوئے ہیں بھرپور گفتگو سننے کو ملی۔ پہلے اجلاس میں بطور مقالہ نگار پروفیسر توقیر احمد خاں (بانگِ درا کی اشاعت: ایک تعارف) ڈاکٹر الطاف انجم (کلامِ اقبال اور نوتاریخیت)، ڈاکٹر عرفان اللہ فاروقی (علاقائی قومیت کا تصور اور اقبال کی اسلامی اردو شعریات)، ڈاکٹر معید الرحمن (اقبال کی نظموں کا نوآبادیاتی مطالعہ)۔ دوسرے اجلاس میں پروفیسر اسلم اصلاحی (آیاتِ بینات)، ڈاکٹر مشتاق احمد گنائی (شکوہ وجواب شکوہ: فنی جائزہ)، ڈاکٹر عبدالسمیع (نظم فلسفۂ غم کا فنی وفکری مطالعہ)، ڈاکٹر امیر حمزہ (بانگِ درا میں بچوں کی نظمیں اور تشبیہاتی نظام) نے مقالات پیش کیے۔ ان دونوں اجلاس کی صدارت بالترتیب پروفیسر شریف حسین قاسمی اور پروفیسر خالد علوی نے کی۔

اتوار کی صبح ساڑھے دس بجے قمر رئیس سلور جبلی ہال میں تیسرا اجلاس پروفیسر خالد محمود کی صدارت اور ڈاکٹر محمد شاداب شمیم کی نظامت میں شروع ہوا۔ اس اجلاس میں پروفیسر رحمت یوسف زئی نے 'غلام قادر روہیلہ' پر فنی وفکری جائزہ پیش کرتے ہوئے اس وقت کے تاریخی پس منظر اور اس نظم کے تحت کلام اقبال کی خصوصیات اور اس کے امتیازات پر بھی گفتگو کی۔ پروفیسر احمد محفوظ نے 'تصویر درد' کے آہنگ کا مطالعہ پیش کرتے ہوئے اس نظم کے آہنگ اور عروض پر سیر حاصل گفتگو کی۔ ڈاکٹر معید رشیدی نے 'غالب، داغ اور اقبال کی تثلیث میں بانگ درا کی غزلوں کی شناخت' کے عنوان سے پر مغز مقالہ پیش کیا، اس میں انھوں نے کلام اقبال پر غالب اور داغ کے اثرات پر گفتگو اور خصوصی طور پر اقبال کے متروک کلام کو موضوع بناتے ہوئے نئے زاویوں پر بات کرنے کی کوشش کی۔ ڈاکٹر محمد شاہد خاں نے 'نظم والدہ مرحومہ کی یاد میں' کا فکری وفنی جائزہ بہت ہی جامع انداز میں پیش کرتے ہوئے انگریزی متون سے تقابل بھی پیش کیا۔ ڈاکٹر محمد احسان حسن نے 'بانگِ درا کے سو سال: ایک اجمالی جائزہ' پر اپنا مقالہ پیش کرتے ہوئے بانگِ درا کے تحریکات ورجحانات پر کیا اثرات مرتب ہوئے، اس پر بھی گفتگو کی۔ صدارتی تقریر میں پروفیسر خالد محمود نے سبھی مقالات پر گفتگو کرتے ہوئے اقبال کے اختصاص پر خصوصی گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ اقبال کو ہی یہ اختصاص ہے کہ مکتب سے لے کر تا زندگی سب سے زیادہ قاری آپ کو اقبال کے ہی ملیں گے۔ اقبال کے کلام کا ہی یہ آہنگ ہے کہ سب سے زیادہ وہ اپنی جانب راغب کرتا ہے، اگر آپ سروے کریں گے تو معلوم ہوگا کہ لوگوں کو سب سے زیادہ اقبال کے ہی اشعار یاد ہوں گے، عوام وخواص میں اقبال ہی سب سے زیادہ مقبول ہیں اور انہیں کے اشعار سب سے زیادہ لوگوں کو یاد بھی ہیں۔

ظہرانے کے بعد سمینار کا چوتھا اور آخری اجلاس پروفیسر معین الدین جینابڑے اور پروفیسر مظہر احمد کی صدارت وڈاکٹر عالیہ کی نظامت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں پروفیسر سید محمد عزیز الدین حسین نے 'بانگ درا کا تاریخی تجزیہ' پر مقالہ پیش کرتے ہوئے تاریخی نظموں کے حوالے سے اقبال کے یہاں تاریخ کو شاعری میں پیش کرنے کا جو شعور پایا جاتا ہے اس پر بھرپور روشنی ڈالی۔ پروفیسر محمد معظم الدین نے 'اقبال اور درسی نصاب: بانگ درا کے حوالے سے' پر اپنا مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ اب تک بانگ درا کو نصاب تعلیم میں جو اہمیت حاصل ہوئی ہے وہ شاید کسی دوسرے شعری مجموعے یا شاعر کو ملی ہو۔ صدارتی تقریر میں پروفیسر مظہر احمد نے اقبال کے حوالے سے اپنے تجربات کا اظہار کیا اور مزید کہا کہ اب نصاب تعلیم میں اقبال جس طریقے سے نشانے پر آئے ہیں اس کے تدارک کے لیے بھی غور کرنا ہوگا۔ پروفیسر معین الدین جینابڑے نے سمینار کے کنوینر کے طور پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ گورننگ کونسل کے قیام سے پہلے ہی اس سمینار کا خاکہ تیار ہو چکا تھا اس کے لیے اکادمی کے سکریٹری مبارکباد کے مستحق ہیں کہ اس ناسازگار دور میں اقبال کے صرف ایک مجموعہ پر سہ روزہ قومی سمینار منعقد کیا گیا۔

سمینار میں گورننگ کونسل کے ممبران میں پروفیسر خواجہ محمد اکرام الدین، خورشید اکرم، شیخ علیم الدین اسعدی اور محمد فیروز صدیقی کے علاوہ پروفیسر شہزاد انجم، ڈاکٹر نگار عظیم، سہیل انجم، حبیب سیفی، ڈاکٹر عادل حیات، ڈاکٹر محمد مستمر، ڈاکٹر محمد ارشد، ڈاکٹر افسانہ حیات، ڈاکٹر خان محمد رضوان، ڈاکٹر ابراہیم افسر، عرفان راہی اور یونیورسٹیز کے طلباء وطالبات موجود تھے۔

سنبھل جامع مسجد کے سامنے بن رہی پولیس چوکی میں ہوگا کنٹرول روم

سنبھل: شاہی جامع مسجد کے سامنے بننے والی پولیس چوکی سی سی ٹی وی کیمروں سے لیس ہوگی۔ پولیس چوکی میں ہی کنٹرول روم بنایا جائے گا۔ اس کے علاوہ پولیس چوکی میں دیگر کئی سہولیات بھی فراہم کی جائیں گی۔ پولیس چوکی کی تعمیر کا کام تیز رفتاری سے جاری ہے۔ ایک اندازے کے مطابق پولیس چوکی کی عمارت کی تعمیر آئندہ 15 سے 20 دنوں میں مکمل ہو جائے گی۔ سنبھل کے اے ایس پی شریش چندر نے کہا کہ یہ قدم مستقبل کی سیکورٹی کے نقطہ نظر سے اٹھایا گیا ہے۔ نئی پولیس چوکی کی تعمیر کا کام جلد مکمل کر لیا جائے گا۔ پولیس چوکی کے تعمیراتی کام کو تیز کرنے کے لیے 10 مستریوں اور 20 مزدوروں کو تعینات کیا گیا ہے۔ سنیچر کو بھومی پوجن کے بعد رات تقریباً ایک بجے تک کام جاری رہا۔ اسی دوران اتوار کی صبح سے ہی نئی پولیس چوکی کی تعمیر کا عمل جنگی بنیادوں پر شروع کر دیا گیا۔ اے ایس پی شریش چندر نے کہا کہ نئی پولیس چوکی میں پولیس کنٹرول روم بنایا جائے گا۔ یہ پولیس چوکی سی سی ٹی وی کیمروں سے لیس ہوگی۔ کیمرے ارد گرد کی نگرانی کے لیے تیسری آنکھ کا کام کریں گے۔ انہوں نے بتایا کہ اس پولیس چوکی میں رہائشی بیرکیں بھی تعمیر کی جائیں گی۔ پولیس اہلکار 24 گھنٹے چوکی پر موجود رہیں گے۔ یہ قدم مستقبل کی سلامتی کے لیے اٹھایا گیا ہے۔ آپ کو بتا دیں کہ نئی پولیس چوکی کا نام ستیہ ورت نگر رکھا گیا ہے۔ درحقیقت 24 نومبر کو شاہی جامع مسجد کے سروے کے دوران ہونے والے ہنگامے کے بعد انتظامیہ نے اس بات کو یقینی بنانے کی مشق کی ہے کہ مستقبل اب سنبھل کے انتہائی حساس علاقوں میں پولس چوکیاں قائم کرنے کا کام شروع کر دیا ہے۔ جامع مسجد کے قریب پولیس چوکی کی تعمیر کا کام ہفتہ کو شروع ہو گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اب اگلی پولس چوکی سماج وادی پارٹی کے ایم پی ضیاء الرحمان کیگھر کے سامنے بنائی جائے گی ہے۔ انتظامیہ نے کی جامع مسجد کے نزدیک کوٹگاروی علاقے میں پولیس چوکی بنائی جا رہی ہے۔ پولیس چوکی 1100 مربع گز اراضی پر تعمیر کی جا رہی ہے۔ سنبھل کا یہ علاقہ انتہائی حساس صورتحال کو دیکھتے میں یہ واقعہ دوبارہ نہ ہو۔ پولیس چوکی کی تعمیر کا کام تیز رفتاری سے جاری ہے۔ اگلے 15 سے 20 دنوں میں اس جگہ پر پولیس اہلکاروں کی تعیناتی کے امکانات ہیں۔ تاہم ابھی تک پولیس اہلکاروں کی تعداد کا فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ 19 نومبر کو جامع مسجد کے سروے کے حکم کے بعد 24 نومبر کو ہوئے تشدد کے پیش نظر اس علاقے میں پولیس چوکی کی ضرورت محسوس کی گئی۔

سنبھل کے حساس علاقوں پر خاص نظر، اگلی پولیس چوکی برق کے گھر کے سامنے

سنبھل: 29 دسمبر (پی این ایس) ایک گانے کا مصرع تھا، ایک گھر بناؤں گا تیرے گھر کے سامنے اب یہ کچھ یوں ہو گیا ہے، ایک پولیس چوکی بناؤں گا ترے گھر کے سامنے تو اب سنبھل کے مسلم علاقوں میں یوگی سرکار پولیس چوکیاں بنانے کے منصوبہ آگے بڑھا رہی ہے چنانچہ شاہی جامع مسجد کے بعد اب ایم پی برق کے گھر کے سامنے پولیس چوکی بنانے کی بات سامنے آئی ہے۔ خبر میں کہا گیا ہے کہ اتر پردیش کے سنبھل ضلع میں تشدد کے بعد پولیس سپر ایکشن موڈ میں ہے۔ اب تک، پولیس تشدد میں ملوث 50 مشتبہ فسادیوں کو سلاخوں کے پیچھے بھیج چکی ہے۔ اس کے علاوہ پولیس نے اب سنبھل کے انتہائی حساس علاقوں میں پولس چوکیاں قائم کرنے کا کام شروع کر دیا ہے۔ جامع مسجد کے قریب پولیس چوکی کی تعمیر کا کام ہفتہ کو شروع ہو گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اب اگلی پولس چوکی سماج وادی پارٹی کے ایم پی ضیاء الرحمان کیگھر کے سامنے بنائی جائے گی ہے۔ انتظامیہ نے صورتحال کو دیکھتے ہوئے پولیس چوکی قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس پوسٹ کی تعمیر سے پولیس کو علاقے میں امن و امان کی بحالی میں بہت مدد ملے گی۔ کیونکہ کھگّو سرائے میں جہاں پولیس چوکی بنانے جا رہی ہے۔ سالوں سے بند بجرنگ بلی کے مندر میں دوبارہ پوجا شروع ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ مندر کے سامنے ایک کنواں بھی ملا ہے، جو برق کے گھر سے صرف 200 میٹر کے فاصلے پر ہے۔ انتظامیہ پولیس چوکی قائم کر کے ماحول خراب کرنے والوں کو سخت پیغام دینا چاہتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انتظامیہ کا بنیادی کام علاقے میں امن و امان کو بحال کرنا ہے۔ دوسرا بجلی چوری کے واقعات کو روکنا ہے۔ تیسرا کام سرکاری محکمے کے ملازمین کو تحفظ فراہم کرنا ہے۔

پولس چوکی کا نام 'ستیہ ورت' رکھا ہے یہ پولیس چوکی جامع مسجد کے سامنے گراؤنڈ میں بنائی جا رہی ہے۔ اس پولیس چوکی کا نام 'ستیہ ورت پولیس چوکی' رکھا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ ستیہ یگ میں سنبھل کو ستیہ ورت نگر کے نام سے جانا جاتا تھا۔ قدیم کتابوں میں سنبھل کا ذکر صرف ستیہ ورت نگر کے نام سے ملتا ہے۔ سنبھل کی جامع مسجد کے نزدیک کوٹگاروی علاقے میں پولیس چوکی بنائی جا رہی ہے۔ پولیس چوکی 1100 مربع گز اراضی پر تعمیر کی جا رہی ہے۔ سنبھل کا یہ علاقہ انتہائی حساس علاقوں کی فہرست میں شمار ہوتا ہے۔ انتظامیہ نے اب یہاں پولیس چوکی قائم کر کے علاقے کو انتہائی حساسیت کے زمرے سے نکالنے کی کوشش شروع کر دی ہے۔

شاہجہاں پور میں رائفل پوائنٹ پر دلت خاتون کی عصمت دری

شور مچانے پر کپڑے اور موبائل چھوڑ کر بھاگ گیا ملزم

شاہ جہاں پور: 29 دسمبر (پی این ایس) اتر پردیش کے شاہجہاں پور ضلع میں ایک خطرناک واقعہ دیکھنے میں آیا ہے۔ درحقیقت ضلع کے کانٹ تھانہ علاقے میں ایک شخص نے ایک دلت خاتون کی طرف رائفل دکھا کر اس کی مبینہ عصمت دری کی۔ اس واقعہ کی جانکاری دیتے ہوئے پولیس نے بتایا کہ جب خاتون نے چیخ ماری تو ملزم اپنی رائفل اور کپڑے چھوڑ کر بھاگ گیا۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (سٹی) سنجے کمار نے میڈیا کو بتایا کہ تھانہ کانٹ علاقہ کے ایک گاؤں میں رہنے والی ایک 32 سالہ خاتون اپنے شوہر اور بچوں کے ساتھ گھر کے برآمدے میں سو رہی تھی جب ملزم نیرج ٹھاکر دیوار سے چھلانگ لگا کر گھر میں داخل ہوا۔

اس واقعے کے بارے میں اے ایس پی نے بتایا کہ ملزم خاتون کو اٹھانے کے بعد پہلے اسے رائفل کے ساتھ کچن میں لے گیا اور پھر اس کے ساتھ زیادتی کی۔ اس دوران خاتون چیخ رہی تھی۔ خاتون کی چیخ و پکار سن کر گھر والے بیدار ہوئے تو ملزم اپنی رائفل، پینٹ، جیکٹ اور موبائل وہیں چھوڑ کر فرار ہو گیا۔ پولیس نے جمعہ کو ملزم نیرج ٹھاکر کے خلاف انڈین جسٹس کوڈ اور شیڈول کاسٹ ٹرائب ایکٹ کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا ہے جس میں عصمت دری، گھر میں داخل ہونا شامل ہے۔ افسر نے بتایا کہ ملزم واردات کے بعد فرار ہے۔ اس کی تلاش جاری ہے۔ بتا دیں کہ اس سے پہلے ریاست کے بدایوں ضلع کی بلسی اسمبلی سیٹ سے بی جے پی ایم ایل اے ہریش شاکیا اور ان سمیت 16 لوگوں کے خلاف سول لائن تھانے میں کیس درج کیا گیا ہے۔ ان لوگوں پر جنسی ہراسانی، فرضی مقدمات میں پھنسانے اور کروڑوں کی زمین ہتھیانے کے الزامات ہیں۔ سی جے ایم دوسری عدالت نے اس معاملے میں مقدمہ درج کرنے کا حکم دیا تھا۔ پولیس کو حکم پر عمل کرتے ہوئے 10 دن میں رپورٹ پیش کرنے کا بھی حکم دیا گیا۔ جس کے بعد ان کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ متاثرہ نے ACJM-2 کی عدالت میں انصاف کی اپیل کی تھی۔ عدالت نے پولیس کو مقدمہ درج کر کے تفتیش کا حکم دیا ہے۔ ساتھ ہی ایم ایل اے کا کہنا ہے کہ ان کے خلاف سازش رچی جا رہی ہے۔

اسکولی وین پر الیکٹرک کیبل ٹوٹ کر گرنے سے افراتفری

دیوبند، 29 دسمبر (ایچ ایف خان)۔ گاندھی کالونی روڈ پر واقع اسکولی وین پر الیکٹرک کیبل ٹوٹ کر گرنے سے افراتفری کا ماحول بن گیا۔ غنیمت یہ رہی کہ جب یہ حادثہ پیش آیا تب تک اسکول کے بچے وین میں نہیں بیٹھے تھے ورنہ کوئی بڑا حادثہ رونما ہو سکتا تھا، اطلاع کے مطابق گاندھی کالونی روڈ پر واقع کے سی جین اسکول کے باہر کھڑی اسکولی وین پر چھٹی سے چند منٹ قبل بجلی کی تار ٹوٹ کر گر گئی۔ کیبل کے وین کو چھونے پر نکلنے والی چنگاریوں کی وجہ سے سڑک پر افراتفری مچ گئی۔ اس دوران گاڑی ڈرائیور نے لکڑی کی مدد سے وین پر گری کیبل ہٹائی اور وین کو وہاں سے باہر نکالا۔ اسکول کے منیجر رتن جین نے بتایا کہ وہ پہلے ہی کئی مرتبہ بجلی محکمہ کے افسران کو تحریری طور پر اسکول کے قریب نصب ٹرانسفارمر کو کہیں اور منتقل کرنے کے لیے کہہ چکے ہیں۔ ان کے مطابق اوور لوڈنگ کی وجہ سے آئے روز ٹرانسفارمر سے چنگاریاں نکلتی رہتی ہیں۔ یہی نہیں کئی بار کیبل بھی ٹوٹ کر سڑک پر گر چکی ہے وہیں بجلی محکمہ کے ایس ڈی او انیل کمار چورسیا نے کہا کہ یہ معاملہ ان کے علم میں نہیں ہے وہ اس معاملے کا نوٹس لیں گے اور خراب کیبل کو تبدیل کرائیں گے۔

این ٹی پی سی کے ڈائریکٹر کے ایس سندرم نے کیا ٹانڈہ پروجیکٹ کا معائنہ

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) این ٹی پی سی لمیٹڈ کے ڈائریکٹر (پروجیکٹ) کے ایس سندرم نے این ٹی پی سی ٹانڈہ کا جائزہ لیا۔ سریو بھون گیسٹ ہاؤس پہنچنے پر ٹانڈہ پروجیکٹ کے چیف جنرل منیجر جے دیو پریدا، نیل کمار شرما، جنرل منیجر (آپریشن اینڈ مینٹیننس) اور دیگر سینئر عہدیداروں نے ان کا زوردار استقبال کیا۔ اپنے مختصر قیام کے دوران سندرم نے چیف جنرل منیجر پریدا اور دیگر افسران کے ساتھ پروجیکٹ کے پہلے اور دوسرے پلانٹوں کا بھی دورہ کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کنٹرول روم ایف جی ڈی وغیرہ کا معائنہ کرتے ہوئے تعینات ملازمین سے بات چیت کی اور انکی رہنمائی بھی کی۔ اس دوران سندرم نے این ٹی پی سی کالونی میں واقع نئے تعمیر شدہ گیٹ کمپلیکس کا افتتاح کیا اور کالونی میں جاری تعمیراتی کام کا بھی مشاہدہ کیا اور ضروری تجاویز پیش کی۔ اس کے بعد این ٹی پی سی کی انتظامی عمارت کے کانفرنس روم میں یونین، ایسوسی ایشن اور ایس ایم سی کے ممبران کے ساتھ میٹنگ بھی کی۔ میٹنگ میں مکمل جائزہ لینے کے بعد ہدایات دیں۔ روانگی سے قبل سندرم نے این ٹی پی سی کے گیسٹ ہاؤس کے صحن میں درخت بھی لگائے۔

بزم ناظم قریشی کے زیر اہتمام شعری نشست

امروہہ (پریس ریلیز) بزم ناظم قریشی کے زیر اہتمام ایک مخصوص شعری نشست بر مکان جرار احمد محلہ سرائے کہنہ منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت ذیشان احمد شوق نے فرمائی۔ مہمان خصوصی سید محبوب حسین زیدی رہے۔ نظامت کے فرائض شاہ فضل نے انجام دیے۔ شعراء نے کلام پیش کر خوب داد و تحسین حاصل کی۔ شعراء کے منتخب اشعار پیش خدمت ہیں۔

جفا جو کچھ بھی کرنی ہے وہ مجھ پر آج ہی کر لو
وفا کے نام پر دھوکہ کسی کے ساتھ مت کرنا
(ذیشان احمد شوق)

دنیا کی محبت میں گرفتار ہیں ہم لوگ
دنیا کسی درویش کے پیروں میں پڑی ہے
(ڈاکٹر ناصر امروہوی)

شعبدہ بازو بتاؤ تو سہی کیا تم لوگ
میرے ماضی کو مرا حال بنا پاؤ گے
(سید شیبان قادری)

ہونا خفا تو ہونا ذرا دیکھ بھال کے
رکھا ہے تیرے سارے خطوں کو سنبھال کے
(انیس امروہوی)

کوئی سلیقہ مجھ کو نہیں تھا جینے کا
غم آئے تو مجھ کو جینا آیا ہے
(جرار احمد)

حوصلہ دیتا ہے ہر شخص بھری محفل میں
کس کو آتا ہے ترے غم کا مداوا کرنا
(تاجدار احمد)

اداس چہرہ یہ بہتے آنسو، یہ بکھری زلفیں بتا رہی ہیں
بچھڑ گیا ہے جو شخص مجھ سے اسی کی یادیں ستا رہی ہیں
(نازش مصطفی)

اک طرف شہر بھر کے سارے گھر
میرا کچا مکان ایک طرف
(مہربان امروہوی)

سخن ور تو نہیں اتنا بڑا پر تیری محفل میں
زیادہ داد ملتی ہے فراز و میر سے مجھ کو
(مائل آفندی)

مدت ہوئی کہ مجھ کو ترا انتظار ہے
آجا کہ زندگی کا بھروسہ نہیں کوئی
(فیض عالم فیض)

حیثیت دیکھ کے کرتی ہے سلام اب دُنیا
ایک قطرہ ہوں سمندر سے ملا دے مجھ کو
(گلریز عباسی)

سرفرازی ملے گی یقیناً اُسے
اُن کے کردار میں جو بھی ڈھل جائے گا
(محمد قاسم)

ان کے علاوہ مکارم علی، نواب انصاری، کونین اصغر، شاہ فضل، اقرار سیفی، محمد اویس، زید زیدی وغیرہ نے کلام پیش کیا۔ محفل میں بڑی تعداد میں باذوق حضرات موجود رہے۔ آخر میں محفل کے کنوینر محمد قاسم نے سبھی کا شکریہ ادا کیا۔

پیغمبر اسلام کا پیغام امن و محبت ہر گھر تک پہنچائیں: قاری انس

گورکھپور، پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے پوری دنیا کو دین اسلام کے مطابق ایمان کے ساتھ نیک اعمال کرنے کا درس دیا، آیئے اپنی زندگیوں کو نیکیوں سے سجائیں اور برائیوں سے دوری اختیار کریں، پیغمبر اسلام اور ان کے صحابہ کی حمایت ہماری اولین ذمہ داری ہے اس لیے ہم سب کو پیغمبر اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے، نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہنے والے خاص صحابہ میں خلفائے راشدین حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہم شامل ہیں ان حضرات کی خدمات کو رہتی دنیا تک بھلایا نہیں جا سکتا ہے۔ یہ باتیں قاری محمد انس رضوی نے اتوار

کوتر کمان پور میں اصلاح ملت کانفرنس میں لوگوں کو دینی تعلیم سے آشنا کراتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ پیغمبر اسلام نے اپنی زندگی میں ہی سچے اور اچھے صحابہ کا ایک خالص گروہ تیار کیا جن میں سے ہر ایک نے پیغمبر اسلام کے ہر پیغام کو پوری دنیا تک پہنچایا، آج دنیا جن حالات سے گزر رہی ہے اس میں ہر کلمہ پڑھنے والے کی ذمہ داری ہے کہ وہ پیغمبر اسلام کے امن و محبت کے پیغام کو ہر گھر تک پہنچائے۔ انہوں نے کہا کہ نماز، روزہ، زکوۃ، حج دین اسلام کے ستون ہیں، ان کی حفاظت اور ان پر عمل کیا جائے، ہر حال میں اللہ تعالی کا شکر ادا کریں، انہوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ مسلمان بے ہودہ باتوں سے دور رہیں اور اپنے والدین، اساتذہ، علما اور بڑوں کی عزت کریں، علم حاصل کرنے پر زور دیں، بچوں کو دینی تعلیم ہر صورت فراہم کرنے کا انتظام کریں، دنیوی تعلیم پر بھی توجہ دیں، اپنی بیٹی کو برائیوں بچائیں اور انہیں تعلیم بھی دیں، عورت کو ہر حال میں عزت دیں، صفائی اپنائیں، ماحولیات کے تئیں اپنی ذمہ داریاں پوری کریں، زمین کو سرسبز رکھیں اور پانی بچائیں، بے آواز جانوروں اور پرندوں پر رحم فرمائیں، پڑوسیوں، عام لوگوں اور مزدوروں کے حقوق ادا کریں، یتیموں، مسکینوں، بیواؤں پر رحم کریں، غریبوں کو کھانا کھلانا اور کپڑے پہنائیں، مریضوں کی بیمار پرسی کریں، سچ بولیں، اپنے ملک سے محبت کریں، وفادار بنیں۔ قرآن پاک کی تلاوت کی گئی، نعت پاک پیش کی گئی، آخر میں درود و سلام کی تلاوت کے بعد ملک میں امن و سلامتی کے لیے دعائیں مانگی گئیں، محفل میں سید فرحان احمد، انضمام خان، محمد اسد، حافظ اشرف رضا وغیرہ موجود رہے۔

قطب اللہ شہرہ آفاق صحافی کے ساتھ کئی کتابوں کے مصنف بھی تھے: پروفیسر انوار الحق

مسیحا عبید سدھارتھ ٹرسٹ کی جانب سے 'یاد قطب اللہ' پروگرام کا انعقاد

سدھارتھ نگر۔ 28 دسمبر۔ (پریس ریلیز) مسیحا عبید سدھارتھ ٹرسٹ کی جانب سے نمایاں صحافی قطب اللہ خان کی یاد میں 'یاد قطب اللہ' کے عنوان سے ایک یادگاری پروگرام کا انعقاد موضع تیسم میں ماسٹر عبید اللہ خاں کی رہائش گاہ پر کیا گیا، پروگرام میں مہمان ذی وقار کی حیثیت سے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سابق طلبا یونین کے صدر پروفیسر ڈاکٹر انوار الحق نے شرکت کی۔ پروگرام کی صدارت ٹرسٹ کے سرپرست اعلیٰ ماسٹر عبید الراللہ خان نے کی۔ جب کہ نظامت کے فرائض پروگرام کے آرگنائزر وبانی ڈاکٹر مسیح الدین خاں نے انجام دیے۔ ٹرسٹ کے نائب صدر عبد الحلیم کی تلاوت کلام پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ ٹرسٹ کے دیگر اراکین غیاث الدین خان وصلاح الدین خان نے پروگرام کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کئے۔ اس یادگاری پروگرام میں پروفیسر انوار الحق نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ قطب اللہ خاں ایک شہرہ آفاق صحافی کے ساتھ ساتھ کئی کتابوں کے مصنف بھی تھے۔ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری علوم کے بھی ماہر تھے۔ اس لئے ان کی تحریریں جہاں دین کی پاسبانی تھیں وہیں دوسری جانب عصری علوم سے آگاہی کے سبب ان کے قلم کی نوک تلوار سے کم کاٹ دار نہیں تھی۔ لکھنؤ کے عالمی شہرت یافتہ ندوۃ العلماء سے اعلیٰ سند حاصل کی اور بعد میں لکھنؤ یونیورسٹی سے بی اے اور ایل ایل بی کیا۔ اسی لئے حالات حاضرہ پر گہری نظر ہونے کے سبب انہوں نے صحافت کے میدان کو اپنی جدوجہد کا مرکز بنایا۔ صدارتی گفتگو میں ماسٹر عبید اللہ خان نے کہا کہ قطب اللہ خان ندوی ایک ذہین شخص تھے وہ اردو صحافت کے ایک ستون تھے۔ ان کی وفات سے اردو صحافت کو ناقابل تلافی خسارہ ہوا ہے۔ پروگرام کی نظامت کرتے ہوئے ڈاکٹر مسیح الدین خاں نے کہا کہ جب بھی اردو صحافت کے حوالے سے گفتگو ہوگی تو قطب اللہ خاں کا ذکر کیا جائے گا، وہ صحافت کے ساتھ ساتھ ادب میں بھی اپنی خدمات انجام دے رہے تھے، ان کے اداریہ اور مضامین آج بھی ہماری نگاہوں کے سامنے ہیں اور پچھلے چھ مہینے سے وہ زبردست انداز میں موضوعات کو قلم بند کر رہے تھے۔ اس یادگاری پروگرام میں خصوصی طور سے قطب اللہ خان کے بھتیجے امام الدین گڈو، محبوب عالم خان، اکرام الحق، عبد القدوس، سراج احمد، شہزاد عالم، اشرف خاں، عرفات، خاں، ایان خان وغیرہ موجود رہے۔

رجسٹرار آفس میں ہنگامہ آرائی

فرضی طریقہ سے بیعنامہ کرانے کا الزام

دیوبند، 29 دسمبر (ایچ ایف خان)۔ رجسٹرار آفس میں بیعنامہ کرانے پہنچے ایک فریق کی دوسرے فریق نے شدید مخالفت کرتے ہوئے ہنگامہ کھڑا کر دیا۔ الزام تھا کہ بیعنامہ دھوکہ دہی سے کرایا جا رہا ہے۔ معاملے میں ایک فریق کے محسن نے ایس ڈی ایم سے کارروائی کا مطالبہ کیا ہے، اطلاع کے مطابق دیوبند کے محلہ لبسواڑا کے رہنے والے مبین اور محسن نے خاندان کی کئی خواتین کے ساتھ رجسٹرار آفس پہنچ کر وہاں موجود دوسرے فریق پر زمین کا فرضی طریقہ سے بیعنامہ کرنے کا الزام لگاتے ہوئے ہنگامہ آرائی شروع کر دی۔ اس دوران دونوں اطراف کے لوگوں میں گرما گرم بحث ہوئی اور دفتری کام بھی کافی دیر تک متاثر رہا۔ بعد ازیں موقع پر پہنچی پولیس نے دونوں فریقین کو سمجھا کر معاملہ ختم کرایا۔ بعد میں محسن فریق نے ایس ڈی ایم دیپک کمار سے ملاقات کی اور معاملے کی جانچ اور کارروائی کا مطالبہ کیا۔ ایس ڈی ایم نے مناسب یقین دہانی کے بعد مشتعل افراد کو سمجھا بجھا کر واپس بھیج دیا۔ محسن کے مطابق خاندان کے کچھ افراد ان کی زمین کا فرضی طریقہ سے بیعنامہ کرانا چاہتے ہیں۔ محسن کے مطابق خاندان کے دیگر لوگوں کی زمین تقریباً 13 بیگھہ ہے اور وہ اپنے حصے کی زمین فروخت کرنے کے بعد اب وہ ان کا حصہ ہتھیانا چاہتے ہیں۔ محسن کا کہنا تھا کہ اگر اس کو انصاف نہ ملا تو وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ خودکشی کرنے پر مجبور ہوگا۔

مقدس مقامات پر حاضری کا بتایا گیا طریقہ، "لبیک اللھم لبیک" کی ہوئی مشق

گورکھپور۔ ضلع کے عازمین حج کو دعوت اسلامی انڈیا کی طرف سے اتوار کو درگاہ حضرت مبارک خاں شہید نارمل میں آخری حج ٹریننگ دی گئی، جس میں مدینہ منورہ کے فضائل، پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک پر درود و سلام پڑھنے کا طریقہ بیان کیا گیا، مسجد نبوی کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی، خلیفہ اول حضرت سیدنا ابوبکر، خلیفہ دوم حضرت سیدنا عمر اور جنت البقیع قبرستان میں مدفون مقدس ہستیوں کی آخری آرام گاہ پر زیارت و سلام پیش کرنے کا طریقہ بھی بتایا گیا، لبیک اللھم لبیک کی مشق جاری رہی، احرام باندھنے کا طریقہ ایک بار پھر بتایا گیا، لوگوں کے مسائل اور سوالات کے جوابات بھی دیے گئے۔ حج ٹرینر حاجی محمد اعظم عطاری نے بتایا کہ مدینہ منورہ بے شمار فضائل و برکات کا حامل ہے، مدینہ منورہ میں ایک نیکی کے بدلے کئی نیکیاں ملتی ہیں، جب پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو یہ سرزمین رحمت و نور کا گہوارہ بن گئی، مدینہ شریف کو طیبہ نام سے بھی جانا جاتا ہے، اس کا معنی پاکیزگی کے ہیں، مدینہ منورہ میں مسجد نبوی شریف کے ایک دروازے کا نام باب السلام ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مسجد نبوی میں پیغمبر اسلام کا مبارک روضہ اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا مبارک روضہ ہے، مدینہ منورہ میں بہت سی مقدس مساجد اور جنت البقیع کا قبرستان ہے، اس کے علاوہ یہاں اور بھی بہت سے مقدس مقامات ہیں، یہاں بہت سے مقدس پہاڑ اور کھجور کے باغات بھی ہیں۔ حج ٹریننگ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا، نعت پاک پیش کی گئی، آخر میں درود و سلام پڑھنے کے بعد ملک میں امن و سلامتی کے لیے دعائیں مانگی گئیں۔

رنجش کے سبب کھیت میں کھڑے پاپولر کے 50 درخت کاٹنے کا الزام

دیوبند۔ دیوبند کے نزدیکی گاؤں مجھول زبردست پور کے رہنے والے اجے کمار نے کوتوالی دیوبند میں تحریر دیتے ہوئے گاؤں کے ہی کچھ لوگوں پر رنجش کے سبب اس کے کھیت میں کھڑے پاپولر کے 50 درخت کاٹ لینے کا الزام لگایا ہے۔ کوتوالی میں دی گئی تحریر میں اجے کمار نے ملزمان پر دھمکیاں دینے اور مار پیٹ کرنے کا الزام بھی عائد کیا ہے، متاثرہ نے پولیس سے ملزمان کے خلاف کارروائی کئے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ وہیں ایک دوسرے معاملہ میں سائبر ٹھگوں نے ایک لڑکی کو ورغلا کر اس سے بیس ہزار روپے کی ٹھگی کر لی، متاثرہ لڑکی نے تحریر دیکر کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ گاؤں خدا بخش پور کی رہنے والی لڑکی نے کوتوالی میں دی گئی تحریر میں بتایا ہے کہ اس کے موبائل فون پر کسی شخص نے فون کر کے کہا کہ تمہارے بینک اکاؤنٹ میں غلطی سے 45 ہزار روپے کی رقم ٹرانسفر ہو گئی ہے، اس نے اپنا موبائل نمبر دیکر آن لائن رقم واپس کرنے کی درخواست کی اور اس کو ایک لنک بھیج دیا جب اس نے مذکورہ لنک کو ٹچ کیا تو اس کے اکاؤنٹ سے بیس ہزار روپے کٹ گئے۔

شاعر توقیر کے شعری مجموعہ میرا دل مجھ سے کہے کا اجراء

شاہجہاں پور (پریس ریلیز) ممتاز مصور محمد توقیر کی یاد میں توقیر آرٹ کیڈ، آرٹ فیملی مارگ، باڑوزئی میں شاعر توقیر سا کے شعری مجموعہ "میرا دل مجھ سے کہے" کا اجراء عمل میں آیا۔ پروگرام کے مہمان خصوصی منیجر جی ایف کالج ملک عبد الواحد خان، مہمان خصوصی اشفاق اللہ خاں اور تاریخ داں ڈاکٹر ابھینندن سوروپ (لکھنؤ)، پروفیسر ایس۔ اے۔ جعفر (علی گڑھ) نے توقیر سا کے شعری مجموعہ میرا دل مجھ سے کہے کا اجراء کیا۔ اس دوران مجموعے کے مدیر پروفیسر ایس اے جعفر نے مجموعہ پر روشنی ڈالی اور توقیر سا کے چند اشعار بھی سنائے۔ مہمان اعزازی اشفاق اللہ خاں اور ڈاکٹر ابھینندن سوروپ نے شعری مجموعے کے لیے ایڈیٹر ایس اے ظفر کو مبارکباد دی۔ آرگنائزر ڈاکٹر محمد قمر، کوآرڈینیٹر راشد حسین راہی، کنوینر خلیق احمد شوق نے اسٹیج پر مہمانوں کو گلدستے اور شال پہنا کر خیر مقدم کیا۔ اس دوران ڈاکٹر محمد قمر نے کہا کہ شاعری تمثیل کے بغیر ادھوری ہے اور شاعری کے بغیر تمثیل نہیں۔ اس لیے اس نے دونوں فنون کو ایک پلیٹ فارم پر لانے کی کوشش کی ہے۔ نظامت ایڈوکیٹ اور معروف شاعر گلستان خان نے کی۔ محفل میں آنے والے مہمانوں میں اُمیش ڈکشٹ، راجارام، پروفیسر صابرہ سلطانہ، محمد رفیع، ڈاکٹر اوشا گرگ، نریندر سکسینہ، پرمود پرمل، سید محمد اسلم، عرفان احمد انصاری، صغیر رضا، دنیش سنگھ، جلیل احمد، سید مشرف، اور دیگر شامل تھے۔ سنیشتھا سریواستو، انامیکا سنگھ، ڈاکٹر محمد طیب، مجیب خان، احسن جلیل، الشفاء، یاسر رضا وغیرہ موجود تھے۔

جرمنی کے رکن پارلیمنٹ راہل کمبوج سے ملاقات کے بعد

اکھلیش یادو نے ایک بار پھر ای وی ایم پر اٹھایا سوال

آج بھی جرمنی میں بیلٹ پیپر کے ذریعہ ووٹنگ ہوتی ہے لیکن ہندوستان میں ای وی ایم کا کھیل جاری ہے: سماج وادی پارٹی کے صدر

لکھنؤ۔سماج وادی پارٹی کے صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اتر پردیش نے ایک بار پھر ای وی ایم پر سوال اٹھایا ہے۔انہوں نے یہ باتیں جرمنی کے فرینکفرٹ سے رکن پارلیمنٹ راہل کمار کمبوج سے ملاقات کے بعد کہی ہے۔ راہل کمار کمبوج اور اکھلیش یادو کے دوران لمبی گفتگو ہوئی۔اکھلیش یادو سے ملاقات کے بعد راہل کمبوج نے کہا کہ اتر پردیش کے لیے اکھلیش یادو کے ساتھ کام کرنے کی خواہش ہے۔ساتھ ہی راہل نے کہا کہ وہ دوستی کی خاطر اکھلیش یادو سے ملنے آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کو بڑے مواقع فراہم ہونے والے ہیں۔اس کی سمت میں مل کر کام کریں گے۔دونوں ممالک کے درمیان جو دوستی ہے اس کو ایک موقع کے طور پر استعمال کر کے کام کرنے کی ضرورت ہے۔راہل کمبوج سے ملاقات کرنے کے بعد پریس کانفرنس کرتے ہوئے اکھلیش یادو نے ای وی ایم سے انتخاب کو لے کر ایک بار پھر مرکزی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔انہوں نے کہا کہ آج بھی جرمنی میں بیلٹ پیپر کے ذریعہ ووٹنگ ہوتی ہے لیکن ہندوستان میں ای وی ایم کا کھیل جاری ہے۔ وہیں راہل کمار کمبوج نے ای وی ایم کے حوالے سے کہا کہ ہمارے جرمنی میں آج بھی ووٹنگ بیلٹ پیپر سے ہوتی ہے۔ساتھ ہی راہل نے واضح کردیا کہ جرمنی میں ہونے والے تمام انتخاب خواہ وہ بڑے ہوں یا چھوٹے بیلٹ پیپر سے ہی ہوتے ہیں۔اگر کبھی ووٹوں کی گنتی دوبارہ کی جاتی ہے تو بھی ایک ووٹ کا فرق نہیں آتا ہے۔

شیو پال یادو نے اس دوران کہا کہ ہمارے درمیان جرمنی سے ہمارے مہمان آئے ہیں میں ان کا استقبال کرتا ہوں۔ 2025 میں ہم ملک اور ریاست کے مفاد کے لیے نئی پیش قدمی کریں گے۔ اتر پردیش میں 2027 میں سماج وادی حکومت بنانے کے مشن ہے۔ انہوں نے آگے کہا کہ اکھلیش یادو ایک بار پھر ریاست کے وزیر اعلیٰ کی کرسی پر براجمان ہوں جس سے یہاں کے غریبوں اور کسانوں کو موجودہ حکومت کی استحصال سے نجات ملے۔ ساتھ ہی انہوں نے جرمنی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وہاں کی سپریم کورٹ نے ای وی ایم کے استعمال کو غیر قانونی قرار دیا ہے۔ ہمارے یہاں ہارنے والے اور جیتنے والے امیدواروں کو ای وی ایم پر بھروسہ ہی نہیں ہو پاتا ہے۔

اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ بی جے پی حکومت اتر پردیش کو قرض لینے میں نمبر ون بنا رہی ہے۔سارا خزانہ خالی کردیا گیا ہے۔مہنگائی مسلسل بڑھ رہی ہے۔حکومت کسانوں کو دھوکہ دے رہی ہے۔اس کرشنگ سیزن کے لیے گنے کی قیمت کا ابھی تک فیصلہ نہیں کیا گیا۔کسانوں کو گنے کی قیمت کس نرخ پر ادا کی جائے گی؟ مہنگائی کی وجہ سے گنے کی کاشت کی لاگت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔حکومت بتائے کہ اس نے کرشنگ سیزن میں گنے کی قیمت ابھی تک کیوں مقرر نہیں کی؟ کسانوں کی آمدنی دگنی کہاں ہوئی؟ آج سماج وادی پارٹی کے ریاستی ہیڈکوارٹر لکھنؤ کے ڈاکٹر رام منوہر لوہیا آڈیٹوریم میں میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے شری اکھلیش یادو نے کہا کہ بلڈوزر سے بے قصور لوگوں کے گھروں کو غیر قانونی طور پر گرایا جا رہا ہے۔ یہ ترقی نہیں تباہی ہے۔وزیر اعلیٰ کے ہاتھ میں ترقی کی لکیر نہیں، تباہی کی لکیر ہے۔ بی جے پی حکومت نے کوئی ترقیاتی کام نہیں کیا۔ مہنگائی، بے روزگاری اور کرپشن اپنے عروج پر ہے۔ کسان اور نوجوان سب اداس ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت اپنی ناکامی چھپانے اور عوامی مسائل سے توجہ ہٹانے کے لیے کئی مقامات پر کھدائی کر رہی ہے۔ شری اکھلیش یادو نے کہا کہ وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ میں بھی شیولنگ ہے، وہاں بھی کھدائی ہونی چاہیے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ حکومت اشتہارات کے ذریعے دعویٰ کر رہی ہے کہ وہ سرمایہ کاروں کے لیے 1.5 لاکھ ایکڑ زمین حاصل کر رہی ہے۔ حکومت زمین کی ملکیت نہیں ہے۔ اب حکومت کسانوں کو برباد کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ ڈیڑھ لاکھ ایکڑ زمین حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ بی جے پی حکومت سرمایہ کاری کے نام پر جھوٹ بول کر لوگوں کو گمراہ کر رہی ہے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ جب ہم دوسرے ملکوں میں جاتے ہیں تو ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔ دنیا کہاں سے آ گئی ہے؟ لوگ یہاں کس چیز میں الجھے ہوئے ہیں؟ ہمیں امید ہے کہ آنے والے وقت میں اتر پردیش کے لوگ تبدیلی لانے کے لیے کام کریں گے۔ ایک بار پھر ترقی اور خوشحالی کی راہ پر گامزن ہوں گے۔

نئے سال پر مندروں اور بازاروں میں خواتین کی حفاظت کے حوالے سے الرٹ

سوشل میڈیا کے مختلف ذرائع پر کڑی نظر رکھیں، یوپی کے ڈی جی پی نے سخت ہدایات دیں

لکھنؤ۔ڈی جی پی پرشانت کمار نے نئے سال کے موقع پر مندروں اور بازاروں میں خواتین کی حفاظت کے حوالے سے خصوصی احتیاط برتنے کی ہدایت دی ہے۔انہوں نے فائر ڈیپارٹمنٹ سے بھی کہا ہے کہ وہ نئے سال کی تقریبات کے دوران آتشزدگی وغیرہ کے واقعات سے بچنے کے لیے چوکس رہیں۔ نئے سال کے موقع پر ہی پی اے سی فورس کے ساتھ فلیگ مارچ کرنے کی بھی ہدایات دی گئی ہیں۔ڈی جی پی نے تمام پولیس کمشنروں، اے ڈی جی زون، آئی جی رینج اور اضلاع کے پولیس کپتانوں کو ہدایت دی کہ وہ نئے سال کے پروگرامز کی فہرست بنا کر ہاٹ سپاٹ کی نشاندہی کریں اور گزیٹیڈ افسران کی قیادت میں مناسب پولیس فورس تعینات کریں اور پیدل گشت کریں۔حساس مقامات اور تقریب کے مقامات، ہوٹلوں، کلبوں، تفریح گاہوں اور مختلف عوامی مقامات پر جہاں نئے سال کے اجتماعی پروگراموں کا اہتمام کیا جاتا ہے، پر پولیس کے انتظامات کرتے ہوئے خصوصی سکیورٹی فراہم کی جائے۔خواتین کی نقل وحرکت کے راستوں پر گشت کیا جائے، ڈکیتی، چین اسنیچنگ وغیرہ کی وارداتوں کو روکنے کے لیے سادہ لباس میں خواتین پولیس اہلکار اور اینٹی رومیو سکواڈز کو متحرک رکھا جائے۔شراب پی کر گاڑی چلانے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔

رانی لکشمی بائی سیلف ڈیفنس مقابلے کا انعقاد

اودھ نامہ بیورو

لکھنؤ۔آج 26 دسمبر کو رانی لکشمی بائی سیلف ڈیفنس مقابلہ گورنمنٹ گرلز انٹر کالج، چھوٹی جوبلی، لکھنؤ میں منعقد کیا گیا۔تین ماہ کی سیلف ڈیفنس ٹریننگ کے بعد مقابلے میں طالبات نے اپنے دفاع کی مختلف مہارتوں کا مظاہرہ کیا۔ ماسٹر ٹرینر محترمہ فاطمہ زہرہ کی قیادت میں طالبات نے گروپ فائٹ میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

پروگرام کی مہمان خصوصی ڈاکٹر بشریٰ الویرا، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ تعلیم، خواجہ معین الدین چشتی، بھاشا یونیورسٹی نے اپنے زوردار تقریر سے طالبات کی حوصلہ افزائی کی۔ مقابلے میں پہلا مقام عالیہ کلاس-7 نے حاصل کیا، دوسرا مقام سپنا شرما کلاس-10 نے حاصل کیا اور تیسرا مقام راگنی کلاس-8 نے حاصل کیا۔گلفشا، انجلی گپتا اور ہما کو بھی نوازا گیا۔ پروگرام کی نظامت اسرتی سریواستو نے کی۔ پروگرام انچارج آکانکشا سونکر نے پروگرام کو کامیابی سے منعقد کرنے کے لیے سبھی کا شکریہ ادا کیا۔ مہمان خصوصی کو ادارہ کی سربراہ ڈاکٹر انکیتا سنگھ نے اعزاز سے نوازا اور شکریہ ادا کیا۔

لکھنؤ میں میونسپل کارپوریشن کی ٹیم پر حملہ، خاتون ملازم سے مار پیٹ، موقع پر پہنچیں میئر

لکھنؤ۔(پی این ایس) راجدھانی میں میونسپل کارپوریشن کی خاتون ملازم کے ساتھ مار پیٹ کا معاملہ سامنے آیا ہے۔میونسپل کارپوریشن کے حکام سے موصولہ اطلاع کے مطابق خاتون ملازم اپنی ٹیم کے ساتھ زون 7 کے تحت صفائی کا کام کروانے پہنچی تھیں۔ بتایا جاتا ہے کہ ایک بنگلہ دیشی اور ایک خاتون افسر کے درمیان صفائی کے دوران جھگڑا ہو گیا جو یہاں غیر قانونی گاڑیاں کھڑی کر رہے تھے۔ جھگڑے کے بعد غیر قانونی کاروبار کرنے والے بنگلہ دیشیوں نے خاتون ملازم اور اس کی ٹیم کو گھیر لیا اور ان کی پٹائی کی۔اس دوران خاتون ملازم کے سر پر چوٹ آئی۔میونسپل کمشنر اندرجیت سنگھ نے کہا کہ خاتون ملازم ایس ایف آئی وجیتا دویدی اور ٹیم کو غیر قانونی طور پر کام کرنے والے بنگلہ دیشیوں نے مارا پیٹا۔ اس معاملے میں پولیس افسران کے خلاف ایف آئی آر درج کر کے سنگین کارروائی کی جائے گی۔ یہاں میونسپل کارپوریشن کے ملازمین کے درمیان لڑائی کی اطلاع ملتے ہی میئر سشما کھرکوال نے فوراً موقع پر پہنچ کر صورتحال کا جائزہ لیا۔ اس دوران میئر نے کہا کہ ملازمین کے ساتھ بدتمیزی اور مار پیٹ ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی۔ اس معاملے میں ہم پولیس افسران سے بات کریں گے اور ہم پر حملہ کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کریں گے۔

رائے بریلی: آٹا چکی کی زد میں آ کر ہوئی مالک کی موت

رائے بریلی۔(یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع رائے بریلی کے مہاراج گنج علاقے میں آٹا چکی کی زد میں آ کر مالک کی موت ہو گئی ہے۔ پولیس ذرائع سے اتوار کو ملی جانکاری کے مطابق مہاراج گنج علاقے میں آٹا چکی کے مالک مشتبہ حالات میں چلی آٹا چکی کے نزدیک شدید طور سے زخمی حالت میں پایا گیا جس سے گھر والوں نے فوراً اسپتال میں داخل کرایا جہاں علاج کے دوران اس کی موت ہوگئی۔ بتایا گیا کہ کشن (55) کی آٹا چکی ہے۔ جہاں وہ اپنی چکی پر تنہا پسائی کا کام کر رہا تھا۔ جب لوگوں نے کشن کو دیکھا تو وہ چکی کے نزدیک مشتبہ حالات میں نازک حالت میں زخمی پائے گئے۔ اندازہ لگایا جا رہا ہے کہ کشن چلتی آٹا چکی کی زد میں آ گئے جس کی وجہ سے وہ شدید طور سے زخمی ہو گئے۔ پولیس اس معاملے میں آگے کی قانونی کارروائی کر رہی ہے۔

پچھوا ہواؤں سے یوپی میں گلن میں اضافہ، کہرا اور پارہ گرنے سے مزید بڑھے گی سردی

لکھنؤ۔(پی این ایس) یوپی میں ویسٹرن ڈسٹربنس کے گزرتے ہی پچھوا ہوائیں چلنا شروع ہو گئی ہیں۔ اس کی وجہ سے ریاست میں مشرق سے مغرب تک گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران رات کے پارے میں 2 سے 4 ڈگری سیلسیس کی گراوٹ درج کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دھند کی موجودگی کے باعث دن کے وقت بھی سردی میں اضافہ ہو گیا۔ اتوار کو اکثر مقامات پر ہلکی دھوپ تاخیر سے نکلی اور بعض مقامات پر سورج نظر نہیں آیا۔ ہوا چلنے کے باعث دن کے درجہ حرارت میں بھی کمی آئی۔ اتوار کو گھنے دھند کی وجہ سے پریاگ راج، اعظم گڑھ اور کشی نگر میں حد نگاہ صفر ہو گئی۔ اسے امیٹھی، بلیا میں 20 میٹر، وارانسی اور چک میں 50 میٹر اور علی گڑھ، مراد آباد اور چترکوٹ وغیرہ میں 100 میٹر تک گھٹا دیا گیا۔

راجدھانی لکھنؤ کی بات کریں تو اتوار کی صبح سے ہی ٹھنڈی مغربی ہوائیں چلتی رہیں اور دوپہر تک دھوپ نظر نہیں آئی۔ بادلوں کے ساتھ گھنا دھند بھی تھا۔ یہاں بھی اگلے چند دنوں میں دن اور رات دونوں کے درجہ حرارت میں بتدریج کمی ہو گی۔ محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ ریاست میں آئندہ 3-4 دنوں تک درمیانے سے گھنی دھند اور ٹھنڈی ہوائیں چلیں گی اور سردی میں اضافہ دیکھا جائے گا۔ لکھنؤ کے زونل میٹرولوجیکل سینٹر کے سائنسدان اتل کمار سنگھ کا کہنا ہے کہ شمال مغربی ہواؤں کی وجہ سے اگلے 72 گھنٹوں میں رات کے درجہ حرارت میں 5 ڈگری کی کمی واقع ہوگی۔ اس کے ساتھ ساتھ دن کے وقت دھند اور مدھم سورج کی روشنی کی وجہ سے دن کے درجہ حرارت میں مسلسل کمی واقع ہو گی۔ 31 دسمبر کے بعد مغربی ہواؤں کی رفتار بڑھ جائے گی۔ اس سے دھند صاف ہو جائے گی اور سورج چمکے گا۔ آئندہ چند روز تک موسم خشک رہے گا۔

یوپی میں معیار پر پوری نہیں اتر رہی ہیں اسمارٹ پری پیڈ میٹر کمپنیاں

پھر بھی لگائے جا رہے ہیں اندھا دھند میٹر، اب تک پانچ لاکھ سے زیادہ اسمارٹ پری پیڈ میٹر لگائے گئے ہیں

لکھنؤ۔(پی این ایس) اتر پردیش کی تمام بجلی کمپنیوں کی جانب سے جہاں صارفین کے گھروں میں اسمارٹ پری پیڈ میٹر لگائے جانے ہیں، وہیں پوری ریاست میں صارفین کے گھروں میں پانچ لاکھ سے زیادہ اسمارٹ پری پیڈ میٹر لگائے گئے ہیں۔ ماڈل اسٹینڈرڈ بڈنگ دستاویز کے سیکشن 9.6.1 کے تحت، اسمارٹ پری پیڈ میٹر کی تنصیب کے بعد 25000 روپے میں سے جو بھی پہلے ہو، پاس کرنا لازمی ہوگا۔ SAT ٹیسٹ دینے سے پہلے، فیلڈ انسٹالیشن اینڈ انٹیگریشن ٹیسٹ (FIIT) پاس کرنا لازمی ہے۔ اب تک ایس اے ٹی پاس کو بھول جائیں، میٹر بنانے والی کمپنیوں کے میٹرز میں بڑے پیمانے پر خامیاں سامنے آئی ہیں۔ فی الحال، اسمارٹ پری پیڈ میٹرز لگانے والی کمپنیوں میں سے کوئی بھی ان دونوں ٹیسٹوں میں کامیاب نہیں ہوئی ہے۔ کنزیومر کونسل کا کہنا ہے کہ پاور کارپوریشن انتظامیہ کو پوری ریاست میں صارفین کے احاطے پر اسمارٹ پری پیڈ میٹروں کی تنصیب کو فوری طور پر روکنا چاہیے۔ یہ ماڈل بولی کی دستاویز کا حصہ ہے اور ایسا نہ کرنا خلاف ورزی ہوگی۔ اتر پردیش اسٹیٹ الیکٹرسٹی کنزیومر کونسل کے چیئرمین اودھیش کمار ورما نے پاور کارپوریشن کے ڈائرکٹر آف کامرس ندھی نارنگ کو بولی کے دستاویز میں دی گئی پروویژن کے بارے میں معلومات دیتے ہوئے فوری طور پر صارفین کے احاطے میں اسمارٹ پری پیڈ میٹر لگانے پر پابندی لگانے کا فیصلہ کیا۔ SAT ٹیسٹ پاس کیے بغیر مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ جو اسمارٹ پری پیڈ میٹر ابھی تک SAT ٹیسٹ پاس نہیں کر پائے ہیں انہیں صارفین کے احاطے میں ہرگز نصب نہ کیا جائے۔

اودھیش کمار ورما کا کہنا ہے کہ ایس اے ٹی پاس کرنے کے بعد پاور کارپوریشن کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ صارفین کے احاطے میں نصب اسمارٹ پری پیڈ میٹر مکمل طور پر ہارڈ ویئر، سافٹ ویئر آلات اور سائبر سکیورٹی میں پاس ہوں۔ قانون کے مطابق اب SAT پاس کیے بغیر صارفین کے گھروں میں سمارٹ پری پیڈ میٹر لگانا غلط ہے۔ 25000 میٹر انسٹال کرنے کی قانونی ضرورت تھی، کیونکہ اس کے بعد ہی لائیو جانے سے پہلے کیے جانے والے ٹیسٹوں کو چیک کیا جا سکتا ہے، کیونکہ لائیو ہونے کے لیے اسے ٹیسٹ کرنا لازمی ہے، اب جب SAT ٹیسٹ پاس نہیں ہوا تو یہ غلط ہے۔ کنزیومر کونسل کے صدر نے کہا کہ اس سے قبل اتر پردیش میں بھی جب 50 لاکھ سمارٹ میٹروں کے لیے ٹینڈر کو حتمی شکل دی گئی تھی اور انرجی ایفیشینسی سروسز لمیٹڈ (ای ای ایس ایل) نے 12 لاکھ میٹر لگائے تھے۔ جس کے بعد کوتاہیاں سامنے آئیں اور آج پورا منصوبہ روک دیا گیا۔ اس کا خمیازہ صارفین کو بھگتنا پڑ رہا ہے، اس کے باوجود پاور کارپوریشن کی جانب سے بغیر ٹیسٹ پاس کیے صارفین کے احاطے میں میٹر لگائے جا رہے ہیں، اتر پردیش پاور آفیسرز ایسوسی ایشن نے بجلی کمپنیوں میں مسلسل معطلی کی کارروائی پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ سے اس کو مکمل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ تنظیم نے کہا کہ توانائی کے شعبے کی تاریخ میں پہلی بار آٹھ چیف انجینئرز، جن میں زیادہ تر تقسیم کے شعبے سے ہیں، رضا کارانہ ریٹائرمنٹ (BRS) کے لیے لائن میں ہیں۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس وقت پاور کارپوریشنز میں انجینئرز اپنی عزت و آبرو بچانے کے لیے نوکری چھوڑ کر گھر بیٹھنا ہی مناسب سمجھتے ہیں، جب کہ توانائی کا شعبہ ایک تکنیکی شعبہ ہے جس میں ایسے تجربات ممکن نہیں ہیں، پاور کارپوریشن انتظامیہ کو انجینئرز کی ایمانداری اور عزت بچانے کے لیے آگے آنا چاہیے تھا، لیکن ایسا نہیں ہو رہا۔ اتر پردیش پاور آفیسرز ایسوسی ایشن کے عہدیدار اودھیش کمار ورما نے اعلان کیا ہے کہ یکم جنوری کو پورے اتر پردیش میں نجکاری کے خلاف احتجاج میں دلت اور پسماندہ طبقے کے انجینئر سیاہ پٹیاں باندھ کر اپنا باقاعدہ کام کریں گے۔

ادارہ مقصد حسینی کا مولانا محمد مہدی افتخاری کو خراج عقیدت

مولانا رضا حسین کی نگرانی میں قرآن خوانی و مجلس منعقد کر کے کیا گیا ایصال ثواب

لکھنؤ۔کشمیری محلہ واقع ادارہ مقصد حسینی کے زیر اہتمام گذشتہ روز بعد نماز ظہرین کشمیری محلہ واقع مسجد قدم رسول میں مولانا سید رضا حسین رضوی، رکن شیعہ سینٹرل وقف بورڈ اور امام جمعہ عالم نگر جامع مسجد کی زیر نگرانی قرآن خوانی کا اہتمام کر کے مولانا محمد مہدی افتخاری کو ایصال ثواب کیا گیا۔ادارہ کے ترجمان ایس ایم امن کے مطابق ادارہ کے تحت چلنے والے مدارس کے طلبا نے تلاوت کلام پاک کیا۔ ادارہ کے صدر مولانا رضا حسین رضوی نے مولانا افتخاری کو یاد کرتے ہوئے جذباتی ہو گئے اور ان کی خدمات کا ذکر کیا۔ مولانا رضا حسین نے مولانا مرحوم کے اہل خانہ سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے پروردگار کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ رب کریم ان کی مغفرت فرمائے، جوار معصومین میں جگہ عنایت ہو اور اہل خانہ کو صبر جمیل عطا ہو۔ قرآن خوانی کے بعد مجلس ایصال ثواب منعقد ہوئی جس کو مولانا شہاب زیدی نے خطاب کیا۔ اس موقع پر مولانا احمد علی نقوی، مولانا جعفر حیدر زیدی، مولانا گلفام حیدر زیدی نے بھی مولانا محمد مہدی افتخاری کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر مولانا حاشر زیدی، مولانا جعفر زیدی، مولانا احمد علی نقوی، ڈاکٹر حیدر مہدی، شاذ رضوی، ایس ایم امن، قاری شیخ کمیل، قاری جون، احسن مرزا، وسیم میاں، جیو نواب کے علاوہ ادارہ کا پورا عملہ موجود تھا۔

متھرا: گاڑیوں کی ٹکر میں تین افراد کی موت، ایک زخمی

متھرا۔(یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع متھرا میں نیشنل ہائی وے 19 پر چھاتہ کوتوالی کے تحت چھاتا چینی مل کے سامنے اتوار کی صبح ٹرکٹر۔ اور ایک ڈی سی ایم کینٹر کے درمیان ہوئی ٹکر میں تین افراد کی موت ہو گئی جبکہ دیگر ایک شخص زخمی ہو گیا۔ پولیس کے مطابق حادثہ اس وقت ہوا جب کہ چھاتہ سے متھرا کی طرف جا رہا کینٹر اپنے آگے جا رہے اینٹوں سے بھری ٹرکٹر۔ ٹرالی کو اوورٹیک کرنے کی کوشش میں ٹریکٹر کی ٹرالی سے ٹکرا گیا۔ ٹکر اتنی زبردست تھی کہ کینٹر آگ سے تباہ ہو گیا۔ اس ٹکر میں امیش ولد کیشو دیو باشندہ سہار تھانہ برسانا متھرا کی موقع پر ہی موت ہو گی۔ چھاتا کوتوالی انسپکٹر سنجے کمار تیاگی نے بتایا کہ زخمیوں میں سوار کے طور پر بیٹھے پورن سنگھ ولد سریا باشندہ بلوانا ہوڈل ہریانہ، کینٹر ڈرائیور پرنس ولد راج کمار سنگھ باشندہ اعظم گڑھ اور دھرمیندر یادو باشندہ مہی پال پور دہلی کو زخمی حالت میں کے ڈی میڈیکل کالج لے جایا گیا لیکن پورن نے اسپتال کے راستے میں ہی دم توڑ دیا۔ کینٹر ڈرائیور کو ڈاکٹروں نے اسپتال میں مردہ قرار دے دیا۔

اولیاء اللہ کی بارگاہ سے تمام پریشانیوں سے نجات ملتی ہے: مفتی عرفان میاں

شاہ دوست محمد رحمۃ اللہ علیہ کھدرا کا تین روزہ عرس کا آغاز

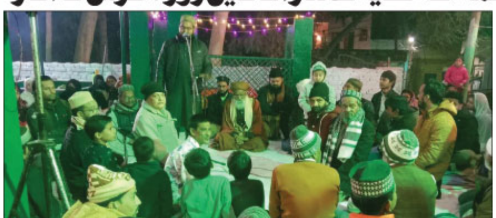

لکھنؤ۔حضرت شاہ دوست محمد عرف شاہ روہی بابا رحمۃ اللہ علیہ واقع ٹی جی ہاسپٹل کھدرا لکھنؤ کا سالانہ عرس کا آغاز مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی کی سرپرستی میں محفل میلاد النبی کیا گیا۔ محفل کا آغاز قاری فیاض صاحب نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ نعت بہت مخصوص اور پیارے انداز میں قاری عبدالرحمان، قاری رضوان عطاری، قاری شمشاد برکاتی، قاری شرف الدین، مولانا مسعود، قاری طاہر اور حافظ انس نے پیش کی۔ نظامت کے فرائض قاری توصیف رضا نے انجام دیے۔ درگاہ انتظامیہ کمیٹی کے صدر محمد فاروق عرف بابو نے تمام مہمانوں کی گل پوشی کر خیر مقدم کیا۔ مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی قاضی شہر لکھنؤ نے اپنے خطاب میں فرمایا کی انسان کو اللہ نے اشرف المخلوقات بنایا ہے اور دنیا میں اپنا خلیفہ بنایا ہے، اس کے لئے علم کو ضروری قرار دیا ہے یہ قرآنی پیغام حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ رہتی دنیا تک جاری ہے۔ اقرہ باسم ربک کے ذریعے تعلیم یافتہ آدمی خدا کو شاہد و موجود جانتا ہے اور اس کے حرام اور حلال پر عمل کرتا ہے تبھی اچھا معاشرہ بنتا ہے۔ یہی پیغام اللہ کے رسول صحابہ، اہل بیت، علماء اور اولیاء اللہ ابھی تک دیتے آ رہے ہیں۔

مفتی عرفان میاں نے فرمایا کی قرآنی چیلنج ہے کیا عالم کی برابری جاہل کر سکتا ہے اور آقا کی حدیث مبارکہ ہے کہ عالم کو عابد پر ایسی فضیلت حاصل ہے کہ چودھویں رات کے چاند کو ستاروں پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ علم حاصل کرو اگرچہ وہ چین میں ملے۔ اس روشنی میں مسلمان کیا خدا اور رسول کے کلاموں کی نافرمانی کرتے ہوئے کیا اشرف المخلوقات بن پا رہے ہیں جب کی سارا معاشرہ طرح طرح کی خرابیوں کا شکار ہے۔ حضرت شاہ دوست محمد عرف شاہ دوہی کی درگاہ سے لوگ ابھی بھی فیض یاب ہو کر طرح طرح کی پریشانیوں سے نجات پا رہے ہیں یہی کام اولیاء اللہ اور بزرگوں نے حتی الامکان کوشش کی کے پریشان لوگوں کی پریشانیاں دور کی جہاں ضرورت ہوئی دینی تعلیم دی اور جہاں ضرورت ہوئی روحانیت سے لوگوں کی پریشانیاں دور کر اللہ کے پیغام کو عام طریقے سے عام لوگوں تک پہنچایا۔ مفتی ابوالعرفان میاں میں کہا کہ مومن کی زندگی اس شعر کا عکس ہے، زندگی نام خدا ہے، مردہ دل دنیا میں ڈوبا ہوا انسان ہے۔ اور خصوصاً اولیاء اللہ اور علامہ ربانی اپنی زندگی کا کوئی گوشہ غلط فہمیوں میں نہیں گزارتے تھے اور حصول علم کے بعد دنیا میں عمل آوری بقدر ضرورت کرتے تھے۔ مفتی ابوالعرفان میاں نے اپنی تقریر میں کہا کی آج دنیا تعلیمات رسول سے غافل ہو کر آخرت کی جنت کے بجائے دنیا کو جنت بنانے میں مصروف ہے، حقیقت کو قبول کریں اور خوف خدا میں آنسو بہائیں تا کہ دل نرم ہو جائے اور اخروی زندگی کی تیاری کریں۔ اور اپنی قبروں کو عذاب سے بچائیں۔ محفل میلاد النبی کا اختتام مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی کی خصوصی دعا جس میں ملک و ملت کی سلامتی اور معاشرے کی بھلائیوں اور تمام بیمار، آزار لوگوں کی پریشانیوں کو دور کرنے اور ان کی صحت یابی اور بھائی چارہ، محبت کو بڑھاوا اور قائم دائم رکھنے کے لیے کی گئی۔ محفل میں شرکت کرنے والوں میں حضرت مولانا عفان عتیق فرنگی محلی، محمد صغیر خان بارشد، محمد فاروق عرف بابو، محمد سلیم، محمد اشتیاق، حافظ شکیل نظامی، وارث علی، محمد منیر، ایڈوکیٹ فیضان فرنگی محلی وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

مشتبہ حالات میں بچی نے پھانسی لگا کر دی جان

بھدوہی۔اتر پردیش کے ضلع بھدوہی کے شہر کتوالی علاقے میں اتوار کی صبح 08 سالہ لڑکی نے مشتبہ حالات میں پھانسی لگا کر خودکشی کرلی۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ ضلع کے شہر کتوالی علاقے کے سروئی بازار میں اتوار کی صبح ایک 8 سالہ لڑکی ریا نے پھانسی لگا کر خودکشی کر لی ہے۔ معاملے کی جانچ کی جا رہی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ کچھوا باشندہ رام ساگر سروج تھانہ علاقے کے سروئی بازار میں کنبے کے ساتھ رہ کر مزدور کا کام کرتا تھا۔ اس کے ساتھ بیوی کے علاوہ بیٹی بندیا (13)، ریا (08)، نندنی (06) او رلڑکا شیوا (04) بھی رہتے تھے۔ صبح میاں۔ بیوی مزدوری کے لئے نکل گئے۔ سبھی بچے گھر کے باہر کھیل رہے تھے۔ اسی درمیان ریا نے کمرہ اندر سے بند پنکھے میں ساڑی سے لٹک کر پھانسی لگا لیا یا دھوکے سے کھیل کھیل میں پھانسی لگ گئی۔ اس کی جانکاری کسی کو نہیں ہوسکی۔ بچوں نے پہلے تو کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا جب دروازہ نہیں کھلا تو شور مچانا شروع کیا۔ بچوں کا شور سن کر موقع پر بھیڑ جمع ہو گئی۔ لوگوں کو کچھ انہونی کا شبہ ہوا۔ پڑوسیوں نے کمرے کے پیچھے لگی کھڑکی سے دیکھا تو پھانسی کے پھندے سے لٹک رہی تھی۔ مقامی افراد نے اس کے ماں۔ باپ کو فون کرنے کے بعد پولیس کو مطلع کیا۔ موقع پر پہنچی پولیس مکان کی چھت پر لگے ٹن کو ہٹا کر کمرے میں داخل ہو گئی۔